غلام احمد پرویز

شخصیت اور کردار

مؤلف

مولانا سید خلیق ساجد بخاری

اسٹاکسٹ

مکتبہ قاسمیہ

الفضل مارکیٹ، ۱۷۔ اُردو بازار لاہور۔

042-37232536 — 0321-4220554

ناشر

غلام احمد پرویز

(شخصیت و کردار)

تالیف:

مولانا سید خلیق ساجد بخاری

ناشر:

منشورات قلم

دوسری منزل، مسلم سنٹر، اردو بازار، لاہور

E.mail: manshoorateqalam@yahoo.com

حدیث

لا تفعلی یاقیلة اذا اردت ان تبتاعی شیاً فاستامی بہ الذی تریدین۔ اعطیت او منعت۔

ابن ماجہ۔ کتاب التجارات۔ باب السوم ۲۲۰۴۔ المسند الجامع ۱۰۹۸۰۔

ترجمہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قَیْلَہ (اُم بَنِی اَنْمَار رضی اللہ عنہا) یہ فعل اچھا نہیں۔ جو چیز جتنے میں فروخت کرنا چاہتی ہوا تنے ہی دام کہہ دو۔ لینے والے کی خوشی ہوگی تو لے لے گا۔ ورنہ نہیں۔ اور جو چیز خریدو اس کی ایک قیمت کہہ دو خریدار چاہے تو لے لے ورنہ نہ لے۔

نام کتاب	:	غلام احمد پرویز (شخصیت و کردار)
تالیف	:	مولانا سید خلیق ساجد بخاری
ناشر	:	منشورات قلم۔ دوسری منزل، مسلم سنٹر، اردو بازار، لاہور۔
سن اشاعت	:	اپریل 2011ء۔ جمادی الاول 1432ھ
طباعت	:	مشتاق پریس
قیمت	:	125 روپے (طبع شدہ قیمت پر بحث نہ کیجیے)
اسٹاکسٹ	:	مکتبہ قاسمیہ، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔

0321-4220554 042-3732536

حرف چند

چوہدری غلام احمد پرویز 1903ء میں ضلع گورداس پور کی تحصیل بٹالہ میں پیدا ہوئے۔ نام کی مشابہت کے علاوہ غلام احمد قادیانی کے ساتھ علاقہ کی مناسبت بھی ہے۔ چنانچہ دونوں نے اسلام کی بہت سی باتوں میں تاویلات کر کے موڑ توڑ کر پیش کیا۔

اتفاق دیکھئے کہ مودودی صاحب اور پرویز صاحب کا سن پیدائش ایک ہی ہے۔ دونوں کی روحوں کو آپس میں اس قدر انسیت رہی کہ ایک دوسرے کے خیالات میں کئی جگہ ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ خاص طور پر ترک تقلید اور تنقید حدیث کے سلسلہ میں قدر مشترک ہے۔ خاص طور پر حدیث پر جرح ہی ان دونوں حضرات کا موضوع سخن رہی۔ چنانچہ مودودی صاحب نے تفہیمات جلد اول کے صفحہ 318 تا 322 پر جو کچھ لکھا ہے اسے باوجود بہت سے اختلافات کے پرویز صاحب نے من وعن اپنی کتاب مقام حدیث میں نقل کیا ہے۔ ''محدثین کی خدمات مسلم۔ یہ بھی مسلم کی نقد حدیث کے لیے جو مواد انہوں نے فراہم کیا ہے وہ صدر اول کے اخبار و آثار کی تحقیق میں بہت کار آمد ہے۔ کلام اس میں نہیں بلکہ صرف اس امر میں ہے کہ کلیتاً ان پر اعتماد کرنا کہاں تک درست ہے۔ وہ بہر حال تھے تو انسان ہی۔ انسانی علم کے لیے جو حدیں فطرتاً اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھی ہیں۔ ان سے آگے تو وہ نہیں جا سکتے۔ انسانی کاموں میں جو نقص فطری طور پر رہ جاتا ہے اس سے تو ان کے کلام محفوظ نہ تھے۔ پھر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ جس کو وہ صحیح قرار دیتے ہیں وہ حقیقت میں بھی صحیح ہے۔ صحت کا کامل یقین تو خود ان کو بھی نہ تھا............ محدثین کرام نے اسماء الرجال کا عظیم الشان ذخیرہ فراہم کیا۔ جو بلاشبہ بیش قیمت ہے۔ مگر ان میں کون سی ایسی چیز ہے جس میں غلطی کا احتمال نہ ہو۔ نفس ہر ایک کے ساتھ لگا ہوا تھا اور اس بات کا قوی امکان تھا کہ اشخاص کے متعلق رائے قائم کرنے میں ان کے ذاتی رجحانات کا بھی کسی حد تک دخل ہو جائے۔ یہ امکان محض امکان عقلی نہیں بلکہ اس امر کا ثبوت موجود ہے۔ اس قسم کی مثالیں پیش کرنے سے ہمارا مقصد یہ

نہیں ہے کہ اسماء الرجال کا سارا علم غلط ہے بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ جن حضرات نے اسماء الرجال کی جرح و تعدیل کی ہے۔ وہ بھی تو آخر انسان تھے۔ بشری کمزوریاں ان کے ساتھ لگی ہوئی تھیں۔ کیا ضرور ہے کہ جس کو انہوں نے ثقہ قرار دیا ہو وہ بالیقین ثقہ اور تمام روایتوں میں ثقہ ہے اور جس کو انہوں نے غیر ثقہ ٹھہرایا ہے وہ غیر ثقہ ہو............ان سب چیزوں کی تحقیق انہوں نے اس حد تک کی ہے جس حد تک وہ کر سکتے تھے۔ مگر لازم نہیں کہ روایت کی تحقیق میں یہ سب امور ان کو ٹھیک ٹھاک معلوم ہو گئے ہوں۔ بہت ممکن ہے کہ جس روایت کو وہ متصل السند قرار دے رہے ہیں وہ درحقیقت منقطع ہو۔ یہ اور ایسے ہی بہت سے امور ہیں جن کی بناء پر اسناد اور جرح و تعدیل کے علم کو کلیتاً صحیح نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ مواد اس حد تک قابل اعتماد ضرور ہے کہ سنت نبوی اور آثار صحابہ کی تحقیق میں اس سے مدد لی جائے اور اس کا مناسب لحاظ کیا جائے مگر اس قابل نہیں ہے کہ بالکل اسی پر اعتماد کر لیا جائے۔'' (مقام حدیث از پرویز۔ صفحہ 23-22 بحوالہ تفہیمات جلد اول صفحہ 318 تا 322)

پرویز صاحب کے دادا کا تعلق چشتی سلسلہ سے تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر میں اپنے دادا سے حاصل کی۔ بی اے کرنے کے بعد پنجاب سول سیکرٹریٹ انڈیا کے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں سیکشن آفیسر کے طور پر کام کیا۔

مشہور غیر مقلد میاں نذیر حسین دہلوی کے شاگرد سلامت اللہ جیراجپوری کا بیٹا اسلم جیراجپوری (1299ھ)1882ء میں جیراج پور ضلع اعظم گڑھ یوپی بھارت میں پیدا ہوا۔ 1906ء میں علی گڑھ کالج میں لیکچرار لگ گیا۔ وہاں سرسید کے فاسد خیالات کو حرز جاں بنالیا۔ پھر جامعہ ملیہ دہلی میں تاریخ اسلام کا استاد بن کر تاریخ اسلام کو مسخ کرنا شروع کیا۔ تاریخ القرآن، تاریخ امت 8 جلدیں اور الوراثہ فی الاسلام لکھ کر نظریہ انکار حدیث میں ایک مقام پیدا کیا۔ پرویز صاحب نے اسلم جیراجپوری سے عرصہ چھ ماہ حدیث پر تنقید کرنا سیکھا۔

تمنا عمادی صاحب جو اسی قبیل سے تعلق رکھتے تھے اور پرویز کے نزدیک انہیں فن اسماء

الرجال کا ماہر سمجھا جاتا تھا ان کے نظریات نے پرویز کی مکمل تائید کی۔ نیاز فتح پوری کے خیالات و نظریات بھی پرویز صاحب کے لیے کافی مفید ثابت ہوئے اُن کی جھلک اِن کی تحریروں میں عام ہے۔ موصوف 1877ء کو فتح پور بھارت میں پیدا ہوئے۔ مختلف رسائل میں کام کیا پھر لکھنؤ سے اپنا رسالہ ''نگار'' نکال کر اپنی نگارشات پیش کرنے لگے۔ مغربی فلاسفر ٹیگور کی کتاب کا اردو ترجمہ کرتے ہوئے فلسفہ کا رنگ اتنا غالب آیا کہ پہلے منکر حدیث، پھر منکر قرآن اور آخر میں منکر اسلام ہو گئے۔ عقائد میں سر سید احمد خان کی پیروی کرتے تھے۔ اپنی کتاب ''من و یزداں'' میں اپنے عقائد و نظریات کو خوب واضح کر کے بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔ '' کلام مجید کو نہ میں کلام خداوندی سمجھتا ہوں اور نہ الہام ربانی بلکہ ایک انسان کا کلام جانتا ہوں اور اس مسئلہ پر میں اس سے قبل کئی بار مفصل گفتگو کر چکا ہوں۔'' (من و یزداں حصہ اول ص45)

اسلم جیراجپوری کے فیض یافتہ ہونے کی وجہ سے پرویز صاحب نے اپنے اوپر انکار حدیث کا رنگ غالب کر لیا۔ دوران ملازمت ''رازی'' اور ''ایک مسلمان'' کے نام سے مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔

1938ء میں علامہ اقبال کی وفات پر ان کے ایک شیدائی نذیر نیازی نے کراچی سے ماہنامہ ''طلوع اسلام'' کا اجراء کیا۔ لطائف الحیل سے کچھ عرصہ بعد پرویز صاحب اس ماہنامہ کے سر پرست بن گئے اور اس میں اپنے مضامین ''رازی'' اور ''ایک مسلمان'' کے نام سے دیتے ہوئے اپنے خیالات کا پرچار شروع کر دیا۔ 1941ء میں اپنے انہی فاسد خیالات کو معارف القرآن جلد اول کے نام سے طلوع اسلام کراچی سے شائع کیا۔ مشہور منکر حدیث اسلم جیراجپوری نے اس کا دیباچہ لکھا۔ دوسری اور تیسری جلد بھی کراچی سے شائع ہوئی۔ پاکستان بننے کے بعد چوتھی جلد شائع کی۔ تو حضرت مولانا یوسف نبوری رحمہ اللہ نے 1960ء میں اس کی تحریرات پر ایک ہزار سے زائد علماء سے فتویٰ لے کر 1962ء میں جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے شائع کیا۔ چنانچہ چوہدری پرویز نے ''معارف القرآن'' کی ترتیب اور عبارتیں بدل کر آگے پیچھے

کر دیں۔ کچھ ترامیم و تنسیخ بھی کی۔ اور عنوانات کی ترتیب سے دوبارہ ''سلسلہ معارف القرآن'' کی تصانیف ،من ویزداں، ابلیس و آدم، جوئے نور، برق طور، شعلہ مستور، معراج انسانیت ،انسان نے کیا سوچا،اسلام کیا ہے ،جہان فردا،کتاب التقدیر کے نام سے شائع کیا۔(اس فتوی میں موجود حوالہ جات اصل طباعت کے ساتھ محفوظ ہیں)

1947ء میں پاکستان بننے کے بعد دہلی سے کراچی منتقل ہو کر اس ماہنامہ طلوع اسلام کو کراچی سے خود شائع کرنا شروع کر دیا۔1955ء میں انڈر سیکرٹری کے عہدہ سے قبل از وقت پینشن حاصل کر کے اپنے ماہنامہ طلوع اسلام سمیت 25 بی بلاک گلبرگ لاہور میں اپنے افکار و نظریات کی نشر و اشاعت شروع کر دی۔ بعد میں طلوع اسلام کو ادارہ کی شکل دے دی۔فتویٰ کے بعد اپنی کوٹھی میں ہی مقید ہو کر رہ گئے۔ ڈر کی وجہ سے سیر تک ترک کر دی اور یہاں ہفتہ وار (اتوار)10 بجے سے 12 بجے تک درس قرآن کے نام سے اک عرصہ تک گمراہی پھیلاتے ہوئے 1985ء کو اپنے انجام کو پہنچے۔ جبکہ مودودی صاحب 1979ء میں سبقت حاصل کر کے راہی ملک عدم ہو گئے تھے۔

ادارہ طلوع اسلام نے پرویز صاحب کی مذکورہ بالا کتب (سلسلہ معارف القرآن کی تصانیف) کے علاوہ ان کے خطبات اور دیگر کتابیں مثلاً سلیم کے نام خطوط ،طاہرہ کے نام خطوط ،نظام ربوبیت ،اسلامی معاشرت ،اسباب زوال امت،مجلس اقبال (اول ودوم)، اقبال اورقرآن ،تصوف کی حقیقت،معراج انسانیت،مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں، جہاد، سلسبیل،فردوس گم گشتہ،قائد اعظم کے تصور کا پاکستان، خدا اور سرمایہ دار، بہارِنو،قتل مرتد،غلام اورلونڈیاں اوریتیم پوتے کی میراث،حسنِ کردار کانقش تابندہ، مفہوم القرآن (3 جلد) مطالب الفرقان (7 جلد) لغات القرآن،تبویب القرآن (3 جلد)،قرآنی فیصلے (2 جلد)،قرآنی قوانین بھی شائع کی ہیں۔

فلمی دنیا کی مشہور شخصیت عارف بٹالوی پرویز صاحب کے حقیقی بھائی کی حثیت سے پہچانی

جاتی ہے۔موصوف کا ادارہ ''مکتبہ دین ودانش'' آج بھی جلال دین ہسپتال اردو بازار لاہور کے باہران کے دین اور دنیا دونوں پر نوحہ کناں ہے۔

پرویز صاحب کو مسلمانوں سے یہ شکایت رہی کہ وہ احادیث اور تفاسیر کا بوجھ کیوں اٹھاتے ہیں۔ان کی تصنیف کردہ کتب کا بوجھ کیوں نہیں اٹھاتے؟ جو انہوں نے عوام الناس کو قرآن کے معنی ومطالب سمجھانے کے لیے لکھی ہیں جس طرح وہ خود اسے سمجھے ہیں۔اس نرالے انداز تفسیر کے لیے لغات القرآن، مطالب الفرقان، معارف القرآن، مفہوم القرآن اور تبویب القرآن کی کئی کئی جلدیں مرتب کیں۔ان کتب کی پذیرائی کا ایک واقعہ پرویز صاحب نے قرآنی فیصلے ص 240 پر ایک ہندو کے خط میں نقل کیا ہے کہ

''آپ نے جو میرے مطالعہ کے لیے قرآن مترجم بھیجا ہے۔یہ بیشتر مقامات پر اپنے معانی میں صاف ہے اور اس سے روح کو تسکین ہوتی ہے۔لیکن اس کی شرح وتفسیر میں پورا ''صندوق کتب'' موجود ہے۔میں اس کے مطالعہ کا بار نہیں اٹھا سکتا۔''

ایک غیر مسلم کا تبصرہ آپ نے پڑھ لیا اب عام مسلمان کی رائے بھی ملاحظہ ہو۔'' آپ کے مشورہ پر معارف القرآن کا مطالعہ کر رہا ہوں مگر اس کی تو پہلی ہی جلد نے میرا جی جلا دیا۔غضب خدا کا تفسیر بالرائے کی ایسی بھونڈی مثالیں نہ کبھی دیکھیں نہ سنیں۔ چلتے چلتے ایک لفظ کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔سن لیجیے کہ آپ کے پرویز صاحب کیسے کیسے حیلوں سے تفسیر بالرائے کرتے ہیں۔ایک لفظ ہے ''آلاء'' جو سورۃ رحمٰن میں تکرار کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔سلف سے لے کر خلف تک سب مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس کے معنی ''نعمت'' ہیں۔مگر وہ (پرویز) اس کے معنی ''قدرت'' کر دیتے ہیں۔اب کہیے کہ ایسی تفسیر کو اگر جائز رکھا جائے تو قرآن بچوں کا کھیل بن جاتا ہے یا نہیں۔کہ جو آئے اسے مروڑ دے۔(جناب پرویز کے معتقد خاص سید نصیر شاہ کے نام ایک کرم فرما کا خط۔بحوالہ ماہنامہ طلوع اسلام۔جون 1958ء)

اسلام دشمنی کی بناء پر جناب پرویز صاحب کی ایسی تاویلیں اور تعبیریں اہل مغرب نے

خوب پسند کیں۔اس حقیقت کا اعتراف پرویز صاحب کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔سلیم اور طاہرہ دو فرضی کرداروں کے نام خطوط کا ایک طویل سلسلہ شروع کیا تھا۔اس میں لکھتے ہیں۔''میرا اندازہ ہے کہ قرآن کو (پرویز صاحب کے مطابق) سمجھیں گے تو مغرب کے مفکرین سمجھیں گے۔'' (سلیم کے نام سولھواں خط ص277)

''مجھے مغربی اقوام کی سرزمین قرآنی پیغام کے لیے زیادہ سازگار معلوم ہوتی ہے۔کیونکہ وہاں ''عقل'' ہے۔مُلا اِزم کی جہالت اور تنگ نظری نہیں ہے..........میرا اندازہ ہے کہ مسلمانوں کی نسبت مغربی اقوام کے غیر مسلم قرآن کی آواز کو زیادہ توجہ سے سننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔اس لیے کہ مسلمانوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ جو کچھ ہزار برس سے ہوتا چلا آرہا ہے اسے کس طرح چھوڑ دیا جائے؟'' (سلیم کے نام سترہواں خط ص307)

''اس سے بھی بڑھ کر خوشی کا یہ مقام ہے کہ یہ آواز اب پاکستان کی حدود سے آگے نکل کر مغربی ممالک میں بھی پھیلتی جارہی ہے۔پچھلے سال میں نے آپ احباب سے ذکر کیا تھا کہ کس طرح ایک جرمن مصنف نے اپنی پاکستانی سیاحت کی روداد کے سلسلہ میں یہ لکھا تھا کہ یہاں ایک ہی تحریک قابل ذکر ہے اور وہ طلوع اسلام کی تحریک ہے۔اب حال ہی میں ایک کتاب ہالینڈ سے شائع ہوئی ہے۔کتاب کا نام Modern Muslim اور مصنف کا نام ہے J.M.S. Balton اس میں فاضل مصنف نے بتایا ہے کہ اس وقت دنیائے اسلام میں قرآن کی جدید تعبیرات کی کوششیں کہاں کہاں ہو رہی ہیں۔اس سلسلہ میں اس نے پاکستان سے صرف دو مصنفوں کو منتخب کیا ہے۔ایک علامہ مشرقی (سرسید کا پیروکار) اور دوسرے آپ کا یہ رفیق (پرویز)۔اس نے سلسلہ معارف القرآن اور سلیم کے نام خطوط وغیرہ کا براہ راست اردو سے مطالعہ کیا ہے اور اپنی کتاب میں ان کے اقتباس پر اقتباس دیے چلا جاتا ہے۔'' (پرویز صاحب کا خطاب طلوع اسلام کنونشن، بحوالہ ماہنامہ طلوع اسلام مئی، جون، 1963ء)

عبادات کے بارے میں پرویز صاحب کے خیالات بھی ملاحظہ فرمالیجیے۔''میرے نزدیک

نماز بے روح اور بے نتیجہ ہونے کے باوجود دین کے اجزاء ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کا قومی شعار سا بن گئی ہے۔'' (قرآنی فیصلے ص 32)

نمائندہ ہفت روزہ ''اخبار جہاں'' کراچی نے بزم طلوع اسلام کراچی کی عید ملن پارٹی اور اس میں ''قیام صلوٰۃ'' کے اہتمام کا جو نقشہ پیش کیا ہے ملاحظہ کیجیے۔ ''دور کہیں مغرب کی نماز ہوا کی ۔لیکن ہال میں سگرٹوں کا دھواں اور لاؤڈ سپیکر کی گونج اور محمد اسلام صاحب (نمائندہ بزم طلوع اسلام کراچی) کی گھن گرج، قرآنی فکر کے راستے ہموار کرتی رہی۔ اس کے بعد حیات النبی صاحب نے کہ وہ بھی ایک پرانے رفیق بزم کے ہیں، تقریر دلپذیر کی اور لوگوں کو قرآنی دعوت کی طرف بلایا۔ جلسہ جاری رہا کوئی گھنٹہ بھر گزر گیا تھا کہ ایک صاحب نام جن کا محمد شفیع تھا مائیک کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ''صاحبو! میرے ساتھ دو تین آدمی اور بھی آئے ہیں۔ میں انہیں قرآنی فکر سے روشناس کرنے کے لیے لایا تھا لیکن ان کا پہلا اعتراض یہ تھا کہ جناب پرویز کے ماننے والے نماز نہیں پڑھتے۔'' اب تو ہمیں بھرے جلسے میں اس بات کا ثبوت مل گیا ہے۔ بتایئے اب میں ان دوستوں کو کیا جواب دوں؟'' اس پر تو اسلام صاحب بہت چکرائے۔

انہوں نے اپنے اسلام کو بچانے کے لیے سات بجے یعنی نماز مغرب کے ٹھیک سوا گھنٹے بعد نماز کا وقفہ یوں کہہ کر کیا کہ۔ ''ہمیں بڑا افسوس ہے کہ ایسا ہوا۔ اب آپ حضرات نماز پڑھ لیں۔ خواہ قضا ہی سہی۔'' جلسے کی کارروائی دس منٹ کے لیے ملتوی ہوئی۔ اسی اللہ کے بندے محمد شفیع نے نماز با جماعت کا بندوبست کیا اور کل پانچ آدمیوں نے کہ ان میں سے ایک بھی بزم طلوع اسلام کا نمائندہ نہیں تھا۔ نماز پڑھی۔ بزم طلوع اسلام کے اراکین قرآنی گتھیاں سلجھاتے رہے اور محمد شفیع نماز پڑھاتا رہا۔ میں نے سوچا کہ صاحبو! کہ یہ قرآنی فکر بھی خوب ہے اگر صحابہ اس زمانہ میں ہوتے تو قرآن کی پیروی ان کے لیے کتنی آسان ہوتی۔ نہ انہیں راتوں کو قیام کرنا پڑتا اور نہ نماز پنجگانہ کے جھنجھٹ میں پڑنا پڑتا۔ بس نظام صلوٰۃ برپا کرنے کے لیے مصروف جہاد رہا کرتے۔ یہ مسلمانی بھی کیسی خوب اور عہد جدید کے مطابق ہے کہ اسلام پر تین حرف بھیجنے کے باوجود بھی مسلم

ہی رہے۔ یہ قرآنی فکر بھی خوب ہے کہ صحابہ کرامؓ اور ائمہ عظام بے چاروں کے ذہن اس تک رسائی حاصل نہ کر سکے۔ یار لوگوں نے بھی خوب خوب نفس کے بت تراشے ہیں اور انہیں اسلام کے نام پر پیش کرنے پر مصر ہیں۔ اگر نہ مانو تو گردن زدنی، مان لو تو اسلام کا خسارہ۔ اس کے بعد کچھ کام و دہن کی لذت کا سامان ہوا اور پھر ''ابلیس کی مجلس شوریٰ'' کے نام سے ایک ڈرامہ پیش کیا گیا۔ لیکن ہم ڈرامہ دیکھے بغیر ہی واپس چلے آئے۔ (اخبار جہاں کراچی۔ 8 جنوری 1969ء)

پرویز صاحب قربانی کو بھی ایک رسم کہتے ہیں۔ ''اجمال ہو یا تفصیل بات تو صرف اتنی ہے کہ یہ جو بقر عید کے موقعہ پر ہم ہر شہر اور ہر قریہ اور ہر گلی اور ہر کوچہ میں بکرے اور گائیں ذبح کرتے ہیں۔ یہ قرآن کے کس حکم کی تعمیل ہے؟ اور جواب یہ ہے کہ قرآن میں اس کے متعلق کوئی حکم نہیں یہ ایک رسم ہے جو متوارث چلی آ رہی ہے۔ (قرآنی فیصلے ص 57)

زکوٰۃ کے متعلق پرویز صاحب لکھتے ہیں۔ ''زکوٰۃ کے لیے قرآن میں حکومت کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کرے۔ (**خذ من اموالهم صدقة**۔ سورۃ توبہ آیت نمبر 103) اس لیے زکوٰۃ اس ٹیکس کے سوائے اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے۔ اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی۔ اس لیے کہ شرح زکوٰۃ کا انحصار ضروریات ملی پر ہے۔ حتیٰ کہ ہنگامی صورتوں میں وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضرورت سے زائد ہو۔ (**یسئلونك ماذا ینفقون قل العفو**۔ سورۃ بقرہ) لہٰذا جب کسی جگہ اسلامی حکومت نہ ہو تو زکوٰۃ بھی باقی نہیں رہتی۔ (قرآنی فیصلے ص 35)

پرویز نے جہاں سرسید احمد خاں (1817 تا 1898ء) کے ملحدانہ نظریات کی آبیاری کی وہاں دیگر یورپین مفکرین کے نظریات کو بھی زبردستی اسلام میں ٹھونسنے کی کوشش کی۔ چارلس ڈارون (1809 تا 1882ء) نے 1859ء میں ایک کتاب ''اصل الانواع'' (Origin of Spicies) لکھ کر اپنے نظریہ ارتقاء کو پھیلایا۔ چارلس اور سرسید دونوں کو انگریز نے ان کی ملحدانہ خدمات کے عوض سر کے خطاب سے نوازا تھا۔ اس لیے سرسید احمد خاں کو سر چارلس ڈارون کے

نظریہ اپنانے میں کوئی تردد نہ ہوا۔ اسی نظریہ سے متاثر ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کے فرد واحد یا نبی ہونے کا انکار کر دیا۔ فرشتوں اور ابلیس کے خارجی وجود سے منکر ہو گیا۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا کہیں تو سرے سے انکار کر دیا اور کہیں ایسی تاویل پیش کی کہ وہ معجزہ ہی نہ رہے۔ جنت و دوزخ کی کیفیات اور خارجی وجود کا بھی انکار کر دیا۔

پرویز صاحب نے بھی اسی نظریہ ارتقاء کو اپنایا اور قصہ آدم و ملائکہ اور ابلیس جو قرآن میں کئی مقامات پر ذکر کیا گیا ہے۔ ایک فرضی اور تمثیلی داستان قرار دے کر ''ابلیس و آدم'' کتاب تصنیف کر کے سرسید احمد خاں اور چارلس ڈارون کا خوشہ چیں ہونے کا ثبوت پیش کیا پھر آہستہ آہستہ پرویز کے ذہن پر ہیگل اور کارل مارکس جیسے یہودی فلاسفروں اور روسی مفکروں کا اثر چھا گیا تو ''قرآنی نظام ربوبیت'' لکھ کر اشتراکیت جیسے ملحدانہ نظام معیشت و سیاست کو قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔

ذہن مغربی مفکرین سے اس قدر متاثر تھا کہ ان کے نظریات قبول کر کے اپناتے ہوئے تضاد بھی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

''یعنی اللہ کا قانون ربوبیت توازن بدوش راہ پر جا رہا ہے اور جو معاشرہ اس قانون کی اتباع کرے گا اس میں بھی توازن قائم ہو جائے گا''۔ (نظام ربوبیت ص 5)

چنانچہ ''برگسان'' کے نظریہ ارتقاء کو اپنا کر (سورۃ ہود آیت 56۔ **ان ربی علی صراط مستقیم** کے تحت) لکھتے ہیں۔ ''یہی وہ معاشرہ ہے جس کے متعلق برگساں نے کہا ہے کہ وہ ہر وقت آگے بڑھتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنا توازن بھی قائم رکھتا ہے (Creative Evolution)''۔ (نظام ربوبیت ص259)۔

برگسان کا اقتباس نقل کر کے پرویز صاحب آگے لکھتے ہیں۔ ''یہ معاشرہ آگے بڑھے گا کیونکہ یہ اس خدا کی صفات کا مظہر ہو گا جو خود صراط مستقیم پر جا رہا ہے۔ (نظام ربوبیت ص260)

لیجیے پرویز صاحب کے پہلے اقتباس کی رو سے اللہ کا قانون ربوبیت توازن بدوش راہ پر جا

رہا تھا اور دوسرے اقتباس کی رو سے خدائی صفات کا مظہر معاشرہ صراط مستقیم پر جا رہا ہے۔ پرویز مفاہیم کی رو سے اللہ۔ قانون ربوبیت۔ اللہ کا قانون ربوبیت۔ نظام ربوبیت۔ یہ سب الفاظ مترادفات میں سے ہیں اور اللہ کے معنی میں ہیں۔

اس قرآنی فکر کا ماخذ بھی ایک مغربی مفکر پروفیسر الیگزینڈر کے خطبات (Time, Space+Deity) میں جسے پرویز صاحب نے ''انسان نے کیا سوچا'' کے صفحہ 222 کے حاشیہ پر یوں درج کیا ہے۔ '' کائنات کی جو سطح ہو۔ خدا اس سے بلند ہوتا ہے۔ مثلاً جب کائنات جماد کی سطح پر تھی تو خدا نباتاتی سطح پر تھا اور جب کائنات حیوان کی سطح پر آ گئی تو خدا انسان (یعنی شعور) کی سطح پر تھا۔ اب کائنات شعور کی سطح پر ہے تو خدا ملائکہ کی سطح پر ہے۔ اس طرح کائنات کی سطح کی بلندی کے ساتھ ساتھ خدا کی سطح بھی اونچی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ لہٰذا پروفیسر الیگزینڈر کے نزدیک خدا اس پوری کائنات کا نام ہے جو کائنات کی سطح سے بلندی کی تلاش میں ہو یہ بلند سطح الیگزینڈر کے نزدیک (Deity) کہلاتی ہے۔''

برگسان اور الیگزینڈر کے نظریہ ارتقاء کے تضاد کو اسی صورت میں دور کیا جا سکتا ہے جب یہ مان لیا جائے کہ خدا کبھی ساکن ہو کر کائنات کا انتظار کرنے لگتا ہے تا کہ وہ اس تک پہنچ جائے اور اگر خدا کو ساکن نہ مانا جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ خدا کبھی کبھی پیچھے کی طرف چل پڑتا ہے تا کہ معاشرہ اس سے مل جائے۔ یا خدا ایک ہی جگہ حرکت کرتا رہتا ہے۔ یا یہ ماننا پڑے گا کہ خدا خود ہی اپنے گرد گھومنے لگ جاتا ہے تا کہ پیچھے یا نیچے سے آنے والی کائنات اس سے مل جائے اور پھر خدا آگے بڑھ کر نہایت تیزی سے کائنات سے آگے نکل جائے۔

پرویز صاحب نے اس نظریہ ارتقاء میں جو تیسرا پیوند لگایا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو لکھتے ہیں۔

''پروفیسر مارگن (C.Liod Morgan) نے ''ارتقائے نفس'' کے عنوان سے ایک محققانہ مقالہ لکھا ہے۔ جس کے آخر میں وہ رقم طراز ہیں کہ............ میں ارتقائے نفس کے اندر یہی دیکھتا ہوں کہ اوپر سے نیچے اور اول سے آخر تک ایک عظیم الشان اسکیم (تدبیر) عمل پیرا ہے۔ میرا یہ بھی

عقیدہ ہے کہ فطرت کی ہر شے میں یہ ارتقائی بالیدگی خدائی عاملیت (Devine Egency) کا ہی مظاہرہ ہے اور چونکہ اس ارتقاء میں نفس انسانی بلند ترین مقام پر ہے اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ارتقائے نفس انسانی اس نفس اعلیٰ کی عاملیت کا آئینہ ہے۔'' (معارف القرآن جلد 3 ص 217-216)

پرویز صاحب نے پروفیسر مارگن کے نظریہ ارتقاء پر نظر ڈالنے سے پہلے سورۃ سجدہ کی آیت نمبر5 **یدبر الامر من السماء......** کا ترجمہ یوں کیا ہے۔''(اور دیکھو) وہ (ہر) امر کی تدبیر آسمان سے زمین کی طرف کرتا ہے پھر (ہر) امر اسی کے حضور میں پہنچ جائے گا۔ ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار برس ہوگی۔ (معارف القرآن جلد 2 ص 179)

اس ترجمہ میں پرویز صاحب نے معتزلہ کی تقلید میں ''یَعْرُجُ اِلَیْہِ'' کا ترجمہ ''اس کی طرف چڑھتا ہے'' کی بجائے ''اس کے حضور پہنچ جائے گا'' کیا ہے۔ کیونکہ معتزلہ اللہ کے استواء علی العرش کے منکر ہیں۔

پھر پروفیسر مارگن کو پڑھنے کے بعد اپنے الفاظ میں تبدیلی کر لی اور سورۃ سجدہ کی اسی آیت کا مفہوم یوں بیان کیا۔''وہ (اللہ) آسمان (کی بلندیوں) سے زمین (کی پستیوں) کی طرف ایک امر (اسکیم) کی تدبیر کرتا ہے جو (اپنے ارتقائی مراحل طے کرتی ہوئی) اس کی طرف بلند ہوتی ہے۔ ایسے مدارج جن کا عرصہ تمہارے حساب و شمار سے ہزار برس کا ہو۔'' (معارف القرآن جلد 3ص534)

اس کے بعد اس آیت کا ترجمہ لکھا ہے ''اللہ اپنے امر (اسکیم) کی ابتدا آسمان سے زمین کی طرف کرتا ہے۔ پھر وہ اسکیم (اپنے تدریجی مراحل طے کرتی ہوئی) اس کی طرف بلند ہو جاتی ہے۔''

پرویز صاحب تیسری جگہ اسی آیت کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں۔ ''اللہ اپنی اسکیم کی تدبیر

آسمان سے زمین کی طرف کرتا ہے۔ یعنی اس شے کا آغاز خدا کے مرتب کردہ نقشے کے مطابق سب سے پست نقطہ سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ قانون ربوبیت کے مطابق اوپر ابھرنی شروع ہو جاتی ہے۔" (نظام ربوبیت ص6)

پرویز صاحب نے پروفیسر مارگن کے نظریہ کی پیروی میں اسکیم کا لفظ استعمال کیا اور "امر" کا ترجمہ "اسکیم" کر دیا۔ مذکورہ بالا دونوں ترجموں میں "تدریجی یا ارتقائی مراحل طے کرتی ہوئی" کے الفاظ قرآن کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں بلکہ خود ساختہ ہیں۔ اس طرح تیسرے ترجمہ میں "قانون ربوبیت کے مطابق" کا اضافہ بھی پرویز صاحب کا اپنا ہے۔ اگر پہلے اور دوسرے ترجمہ کا تقابل کیا جائے تو پرویز صاحب کے مطابق ان میں تدبیر اور ابتدا مترادف الفاظ سامنے آتے ہیں۔ جبکہ تیسرے ترجمہ میں تضادات کی بھرمار ہے۔ کہ "اللہ اپنی اسکیم کی تدبیر آسمان سے زمین کی طرف کرتا ہے۔ یعنی اس کا آغاز خدا کے مرتب کردہ نقشے کے مطابق سب سے پست نقطہ سے ہوتا ہے۔" پرویز صاحب کے مطابق تدبیر اور ابتداء یا آغاز ہم معنی ہیں تو آسمان کا معنی سب سے پست نقطہ ہوگا۔ ایسی حماقتوں کے بعد لال بجھکڑ صاحب کا فرمان ہے۔ "میں نے جو کچھ لکھا ہے اسے سرسری نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔ اس کے ایک ایک لفظ پر غور کیجیے اور سوچئے کہ میں نے قرآن کا مفہوم صحیح طور پر سمجھا ہے یا نہیں؟" (نظام ربوبیت ص28)

اس بارے میں احمد ندیم قاسمی نے کیا خوب کہا ہے۔

وہ جو اک عمر سے مصروف عبادات میں تھے
آنکھ کھولی تو ابھی عرصہ ظلمات میں تھے

☆☆☆

ڈیرہ غازی خان سے 65 کلومیٹر کے فاصلہ پر رسول پور کے نام سے ایک گاؤں آباد ہے۔ جس کی شرح خواندگی 100% فیصد ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے برطانوی دور حکومت میں بلوچ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک سول جج سردار غلام رسول نے اپنی ذاتی جگہ پر یہ گاؤں آباد کیا۔ اور بلوچ قبائل پر ایک کتاب ''تاریخ بلوچاں'' بھی لکھی جو نایاب ہے۔ ان کے بیٹے محمد علی بلوچ نے پاکستان بننے سے پہلے گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی۔ کالج دور میں ادب سے دلچسپی نے انہیں کالج میگزین کے ایڈیٹر کے عہدہ تک پہنچادیا۔ (پطرس بخاری اس وقت گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر تھے۔ 1947ء سے 1950ء تک پرنسپل رہے)

شاعری سے بھی دلچسپی رہی لیکن مستقل شاعر نہ بن سکے۔ تعلیم مکمل کر کے مزنگ اڈہ لاہور کے چاہ پچھواڑہ محلّہ بلوچاں میں رہائش اختیار کی۔ محمد علی کے ہاں 1940ء میں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام جاوید رکھا۔ پھر اسی کے نام سے نسبت روڈ چوک پر ''جاوید کو'' کے نام سے فوٹو گرافی پیپرز درآمد کرنے کے لیے دفتر بنایا۔ اور بیرون ملک امپورٹ شروع کی۔ پاکستان بننے کے بعد ان کے ایک دوست امیر الدین ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تو انہیں کلیم میں ''ارجن سٹریٹ کرشن نگر لاہور'' میں ایک مکان الاٹ ہوا۔ بعد میں انہوں نے یہ مکان محمد علی بلوچ کو فروخت کر دیا۔ یہ مکان نیلی بار چوک سے پہلی دائیں سڑک مڑتے ہی حیدر روڈ پر بائیں طرف گلی کے کونے پر تھا۔ اب یہاں سونے کے زیورات کی صرافہ مارکیٹ بن چکی ہے۔ محمد علی بلوچ اپنی فیملی کے ساتھ یہاں منتقل ہو گئے۔ کراچی میں ان کے ایک قریبی دوست محمد حنیف ''بزم طلوع اسلام'' کے ممبر تھے۔ جس کی وجہ سے محمد علی صاحب بھی غلام احمد پرویز کی باتوں کو اہمیت دیتے تھے۔ پرویز کے لاہور منتقل ہونے پر محمد علی بلوچ نے کئی لوگوں کو ان سے متعارف کروایا۔ لاہور کے ممبران پر محمد علی بلوچ کا خاصہ اثر تھا۔ کاروباری سلسلہ میں اکثر کراچی جانا رہتا تھا۔ جب پرویز کی ''المیز ان لمیٹڈ'' میں مالی بدمعاملگی دیکھی اور اس کی کوئی درست وجہ بیان کرنے کی بجائے اس میں عطیات دینے والوں کو ہی منافق بنا دیا گیا تو اس وقت محمد علی بلوچ اپنے تمام رفقاء کو لے کر بزم طلوع اسلام سے علیحدہ ہو گئے اور ایک کتابچہ ''حدیث دل گداز ے'' شائع کیا۔ جس کے اقتباسات آگے پیش کیے جارہے ہیں تا کہ تقابل ہو سکے کہ لوگوں نے کس خلوص کا مظاہرہ کیا اور بظاہر قرآن کا درس دینے والے غلام

احمد پرویز نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ محمد علی بلوچ ایک با اصول شخص تھے۔ اگر کوئی ان سے بے اصولی کرتا تو اس سے سلسلہ منقطع کر لیتے تھے۔ گھر میں بھی رعب و دبدبہ کی وجہ سے ان سے کوئی فالتو بات نہ کر سکتا تھا۔ ان کے بڑے بیٹے جاوید بلوچ نے جب گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ ایس۔ سی مکمل کی تو ماسٹرز کرنے کا سوچا۔ جس کا ذکر ان کی والدہ نے رات کے کھانے پر ان کے والد سے کیا۔ محمد علی بلوچ نے اپنے بیٹے جاوید بلوچ کو کمرہ میں بلایا۔ ''تان سین ادھر آؤ'' (کبھی کبھی گنگنانے کی وجہ سے بیٹے کو یہ لقب دیا گیا تھا) ''صبح انجینئرنگ یونیورسٹی جا کر داخلہ فارم لے آؤ اور اگر وہاں داخلہ نہیں لینا تو میرے ساتھ کام پر لگ جاؤ اور اب کمرے سے چلے جاؤ۔ ماسٹرز میں داخلہ نہیں لینا''۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ محمد علی بلوچ کے ہاں درمیان کا راستہ نہیں تھا۔ اِدھر یا اُدھر۔ چنانچہ پرویز صاحب سے اختلاف کے بعد یہ سوچ کر تائب ہو گئے کہ جو شخص مالی معاملات میں بددیانتی کر رہا ہے وہ دین کے معاملہ میں بھی یقیناً بددیانت ہوگا۔ اور بلوچ صاحب نے اپنے کتابچہ ''حدیث دل گدازے'' میں پرویزی معاشرہ کی حالت زار اور ان حضرات کے بارے میں لوگوں آراء کو بھی نقل کر دیا ہے۔

ہم نے بلوچ صاحب کا ذکر تفصیل سے اس لئے کیا ہے تا کہ آئندہ صفحات پڑھنے والے حضرات کو یقین آ جائے کہ یہ فرضی شخصیت نہیں تھی۔ محمد علی بلوچ کے ایک بیٹے طارق بلوچ پاکستان ائیر فورس میں سکوارڈن لیڈر ریٹائرڈ ہوئے ہیں ۔ دوسرے بیٹے ہمایوں بلوچ آرمی میں کرنل کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ چوتھے بیٹے خاور اپنے والد کے پیشے کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ جبکہ بڑے بیٹے جاوید بلوچ نے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد برطانیہ کے شہر لیڈز (Leads) میں "Trybology" (دھاتی پرزوں کی آپس میں رگڑ کو کم کرنے کی تکنیک) میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی ۔ اور پاکستان واپس آ کر سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز فیصل آباد میں ملازمت کر لی۔ لیکن محکمہ کے لوگوں کا منافقت اور حسد والا مزاج پسند نہ آیا۔ چنانچہ ملازمت کو خیر باد کہہ کر کینیڈا چلا گئے۔ وہاں آئل ریفائنری میں کام کیا۔ پھر وہاں کی ایٹمی توانائی کے شعبہ میں ملازم ہو گئے۔ والد کے فوت ہونے پر جاوید بلوچ کینیڈا سے واپس پاکستان آ گئے۔ اور اب ڈیفنس میں رہائش پذیر ہیں۔

☆☆☆

بزم طلوع اسلام لاہور کے رکن جناب محمد علی بلوچ کا تعارف گذشتہ صفحات میں تفصیلا تحریر کیا جا چکا ہے۔

1938ء میں علامہ اقبال کی وفات پر ان کے ایک شیدائی نذیر نیازی نے کراچی سے ماہنامہ ''طلوع اسلام'' کا اجراء کیا۔ لطائف الحیل سے کچھ عرصہ بعد پرویز صاحب اس ماہنامہ کے سرپرست بن گئے ۔ کراچی کے بعد جب لاہور میں ''بزم طلوع اسلام'' قائم ہوئی تو کراچی کے حنیف صاحب کی وساطت سے محمد علی بلوچ اس کے رکن بن گئے

1960ء کے اواخر میں طلوع اسلام کے لٹریچر کی اشاعت کے لئے میزان پرائیویٹ لمٹیڈ کمپنی کے نام سے ایک ادارہ بنایا گیا جس کی معاونت کے لئے کراچی ''بزم طلوع اسلام'' کے احباب نے اس وقت ایک خطیر رقم عطا کی تھی۔ 1964ء میں کراچی کی بزم توڑی گئی۔ اور پرویز صاحب نے ''میزان'' کا سرمایہ ہضم کرنے کے بعد اپنے ایک خطاب میں جس کا نام انہوں نے '' حرف دلنواز'' رکھا ۔ سرمایہ فراہم کنندگان پر نازیبا الزامات بھی لگائے تاکہ ان کا اپنا عیب نظروں سے اوجھل ہو جائے۔

طلوع اسلام کے اس رکن کو میزان میں لگی ہوئی رقم کے خرد برد ہونے کی ذاتی طور پر کوفت ہوئی اگرچہ اس کا سرمایہ اس میں نہیں لگا تھا۔ تاہم وہ بعد میں کچھ عرصہ طلوع اسلام کا کارکن بھی رہا کیونکہ بزم صرف کراچی کی توڑی گئی تھی۔

اس نے 'غیر جانبدارانہ'' طور پر پرویز کے کردار کے مختلف پہلوؤں کی نشان دہی کے لئے ایک پمفلٹ نما کتاب'' حدیث دلگدازے'' تحریر کی اور ایسی حیلہ سازیوں کا بھی ذکر کیا ہے جو پرویز صاحب کی تحریروں میں عموماً ملتا ہے۔ اور ٹائٹل پر یہ عبارت لکھی ہے۔

حدیث دلگدازے

''جناب پرویز صاحب کی کاروباری دیانت اور منافق گری کا شاہکار''

''ایک غیر جانبدارانہ بے لاگ تبصرہ''

از

محمد علی بلوچ، بی اے (آنرز)

ارجن روڈ، کرشن نگر، لاہور

پمفلٹ نما کتاب ''حدیث دلگداز ے'' از محمد علی بلوچ سے اقتباسات ملاحظہ ہوں

''لیکن یہ حقیت اپنی جگہ پر انتہائی المناک اور تاسف انگیز ہے کہ باوجود قرآن کی یہ تحریک وقت کی اپنی پکار ہے، اور اس پکار کو خود اپنا زور دروں بھی اس کی کامیابی کا ضامن ہونا چاہئے اور باوجود یکہ مخلص، ایثار پیشہ اور تجربہ کار کارکنوں اور فنڈز اور سرمایہ کی اعانت بھی اسے پوری طرح حاصل رہی ہے۔ مگر تحریک آگے بڑھنے کے بجائے برابر ناکامیوں کا شکار ہوتی چلی جارہی ہے ۔ جو کارکن جتنا پرانا ہوتا جاتا ہے۔ اس کی ہمدردیاں تحریک سے ختم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ان کی جگہ کچھ نئے لوگ آجاتے ہیں۔ لیکن جب وہ پرانے ہونے لگتے ہیں تو وہ بھی تحریک کا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ صورت حال جتنی المناک اور تاسف انگیز ہے اس سے کہیں زیادہ مخلص کارکنوں کے لئے لائق غور وفکر بھی ہے''۔ (حدیث دلگداز ے۔ صفحہ 5)

''میرے سامنے اس وقت وہ طویل فہرست ہے جس میں ان بڑی بڑی شخصیتوں کے نام گنوائے گئے ہیں۔ جو ایک زمانہ میں تحریک کے روح رواں رہ چکے ہیں۔ اس میں اس شخصیت کا اسم گرامی بھی ہے جو طلوع اسلام کی ملک گیر بزموں کا بانی اور آرگنائزر تھا۔ اس میں وہ بزرگوار بھی شامل ہیں جنہیں محترم پرویز صاحب کا دست راست سمجھا جاتا تھا۔ اور جنہوں نے ان کے ہر اہم علمی کارنامے میں ان کا عرصہ دراز تک پورا پورا ہاتھ بٹایا تھا۔ ان میں وہ مخلص اور بے لوث جاں نثار بھی شامل ہیں جنہیں طلوع اسلام کی برادری کا بزرگ خاندان سمجھا اور کہا جاتا تھا اور جن کی تعریفیں کرتے کرتے پرویز صاحب کا منہ سوکھتا تھا۔ ان میں وہ پر خلوص جاں نثار بھی شامل تھے جنہیں ہفتوں محترم پرویز صاحب کی میزبانی کا شرف حاصل رہا کرتا تھا۔ ان میں وہ بزرگوار بھی شامل تھے جو ایک ہزار روپیہ سالانہ پرویز صاحب کو پابندی کے ساتھ نذر کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ بتایا گیا تھا کہ طلوع اسلام کو سالانہ چھ ہزار روپیہ کا خسارہ رہتا ہے۔ ان میں بانیان طلوع اسلام کنونشن اور ممبران مجلس اقبال بھی شامل ہیں۔ ان میں ممبران مجلس عاملہ، ممبران پبلسٹی کمیٹی صدر کالج کمیٹی اور قرآنی سفیر برائے ممالک یورپ کے اسمائے گرامی بھی شامل ہیں۔ اگر یہ تمام بڑی بڑی شخصیتیں تحریک سے کنارہ کش ہو جاتی ہیں یا انہیں بانی تحریک سے کچھ شکایت پیدا ہو جاتی ہے تو ہر شخص

ٹھٹھک کر سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ان جیسے واقفان راز تحریک سے کیوں بددل ہو کر حریم ناز سے رخصت ہوتے چلے گئے۔ ظاہر ہے کہ نہ تو اتنے آدمیوں کا ایک دم سر پھر گیا تھا۔ اور نہ ہی حکومت پاکستان کے محکمہ صحت کی طرف سے اس عرصہ میں کوئی ایسی رپورٹ آئی ہے کہ پاکستان میں ان دنوں مرض نفاق و غداری کوئی وبائی صورت اختیار کر گئی تھی (حدیث دلگداز ے۔ صفحہ 6)

بہر حال اسی سلسلہ دراز کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ آج کل محترم پرویز صاحب کے عتاب کا رخ ''میزان'' کے ممبران اور کراچی کے احباب کی طرف ہے۔ وہ برابر ہدف طعن و ملامت بنے ہوئے ہیں۔ چونکہ ان میں اکثریت کراچی والوں کی تھی۔ اس لئے کراچی کی بزم بھی توڑ دی گئی۔ طلوع اسلام کے قریبی حلقوں میں تحقیق کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ 3 اکتوبر 1964ء کو ایک مجلس مشاورت بلائی گئی۔ جس میں واقعات کو توڑ موڑ کر پیش کیا گیا۔ اور نام لے لے کر کراچی والوں کو منافق اور منافق اعظم بتایا گیا پھر 12 اکتوبر 64 کو بزم لاہور کے اراکین کو محترم پرویز صاحب نے چائے پر مدعو فرمایا۔ اور اس میں میزان اور کراچی والوں کے خلاف زہر سے بجھی ہوئی تقریر فرما کر حاضرین کے جذبات کو مشتعل کیا گیا۔ اس تقریب نامسعود کو ''یوم الفرقان'' کے نام سے یاد کیا گیا۔ کیونکہ اس دن ان کے خیال کے مطابق مومنین صادقین اور منافقین کا بٹوارہ ہو رہا تھا۔ اس مجلس کی تقریر بقول ایک حاضر جلسہ کے اس قدر اشتعال انگیز تھی کہ کراچی والوں میں سے کوئی وہاں موجود ہوتا تو حاضرین اس کی تکہ بوٹی کر ڈالتے''۔ (حدیث دلگداز ے۔ صفحہ 7)

اس کا پس منظر بلوچ صاحب کی زبانی سنئے:

''1960ء کے اواخر میں محترم پرویز صاحب اور چوہدری عبدالرحمان صاحب کراچی تشریف لائے اور پرویز صاحب نے احباب کراچی کے سامنے یہ تجویز پیش فرمائی کہ طلوع اسلام کے لٹریچر کی اشاعت کے لئے ایک پرائیویٹ لمٹیڈ کمپنی کی تشکیل ہونی چاہئے۔ جو موصوف کی کتابوں کو شائع اور فروخت کرے۔ اور اس طرح اشاعت و فروخت کی دردسری سے موصوف کو نجات حاصل ہو جائے۔ اور وہ ہمہ تن اپنے تصنیفی کاموں پر توجہ دے سکیں۔ حسب سابق کراچی کے احباب نے اس اپیل پر لبیک کہا۔ اور چون ہزار (54000) روپیہ فراہم کر دیا۔ جن احباب

نے یہ خطیر رقم فراہم کی تھی انہوں نے یہ بات واضح کر دی تھی کہ ان لوگوں کا مقصد اس ذریعہ سے کسی قسم کا نفع حاصل کرنا نہیں ہے۔ بلکہ ان کی خواہش یہ ہے کہ ان کی کمپنی کو جو کچھ منافع حاصل ہو وہ قرآنی لٹریچر کی اشاعت پر صرف کیا جا سکے۔ لیکن جب کچھ ہی عرصہ بعد کراچی کے احباب کو یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ تمام سرمایہ خرد برد ہو چکا ہے اور کمپنی الٹا مقروض ہو چکی ہے۔ تو فطری طور پر ان تمام لوگوں کے احساسات کو دھچکا لگا جنہوں نے سرمایہ فراہم کیا تھا۔ ایسا کیوں اور کس طرح ہوا ؟ یہ داستان بڑی طویل اور درد ناک ہے۔ جس کی مختصر سی تفصیل میزان لمٹیڈ کے سرکلر نمبر 2 مورخہ 2 نومبر 1964ء میں حافظ برکت اللہ صاحب آنریزی مینجنگ ڈائریکٹر نے پیش کر دی تھی۔ جس کی کوئی تردید محترم پرویز صاحب یا ادارہ کی طرف سے نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی معقول جواب دیا''۔

''احباب کراچی جنہیں پرویز صاحب سے انتہائی عقیدت تھی یہی سمجھتے رہے کہ یہ سب کچھ اور ارادا تاً نہیں بلکہ ناواقفیت یا بے توجہی کی بنا پر ہوا ہے اور اگر پرویز صاحب کو پوری حقیقت سمجھا دی گئی تو اس کی تلافی فرما دیں گے۔ چنانچہ طویل عرصہ اندر اندر مذاکرات ہوتے رہے۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اس کے بعد میزان لمٹیڈ کے ممبران نے عبدالرب صاحب سے رجوع کیا۔ جن کا پرویز صاحب پر کافی اثر تھا۔ اور وہ خود بھی اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ یہ سب کچھ پرویز صاحب سے غلط فہمی یا ناواقفیت کی بنا پر ہوا ہے اور وہ اس معاملہ میں بہتر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے جناب پرویز کو بڑی منت سماجت سے یہ سمجھانے کی کوشش فرمائی کہ۔

1- میزان انکا اپنے خون جگر سے پیدا کردہ بچہ ہے۔ اس پروان چڑھائیں اور اسے خاسرہ سے بچانے اور کاروباری انداز سے چلانے کے لئے جو طریق کار بھی تجویز ہوا ہے جبراً و قہراً اسے ہی اختیار کر لیں۔ توقع ہے آج کا نقصان کل کے فائدے میں بدل جائے گا۔

2- معاملہ کو ذاتی مفاد اور قانونی نظر سے دیکھنے کی بجائے قرآنی تحریک اور مخلص رفیقوں کے احساسات اور عزائم کے نقطہ سے دیکھیں۔ (واضح رہے کہ پرویز صاحب نے اپنے نظام ربوبیت کی بنیاد ہی ذاتی مفاد کے بجائے ایثار یا لینے کی بجائے دینے پر رکھی

ہے۔نظریات وہ ہیں اور عمل یہ)۔

3- رائلٹی پر اصرار سابقہ اعلانات کے خلاف ہے۔جن میں کہا گیا تھا کہ آپ کتابوں کی آمدنی میں سے ایک پیسہ تک نہیں لیتے اور رائلٹی بھی ایک پائی نہیں لیتے۔ رائلٹی کو میزان کی حیات و ممات کا مسئلہ نہ بنائیں۔

4- چھوٹے چھوٹے باہمی اختلاف مفید اداروں کو تباہ کر دیتے ہیں۔قدرے دوراندیشی اور وسعت نظر سے کام لیا جائے تو وہ دور ہو سکتے ہیں۔

5- مہنگائی میں آپ کے اخراجات کا دباؤ بڑھ گیا ہے لیکن قرآنی تعلیمات کی اشاعت کا مطالبہ بھی کم وزنی نہیں۔دونوں میں موافقت پیدا کریں۔

6- کراچی والوں کو پہلے صرف تحریک کو آگے بڑھانے کا سودا تھا اب وہ یہ بھی سوچتے ہیں کہ میزان کو مالی نقصان سے بچایا جائے۔

7- کراچی والے آپ کی سہولت کو بہر حال مقدم سمجھتے ہیں۔میزان کو خسارہ سے بچانے کی تجاویز میں بنیادی اور اہم ترین بات ان کے نزدیک یہ ہے کہ آپ کے اخراجات کو ضرور پورا کیا جائے۔خواہ چیئرمینز الاؤنس کی شکل میں ہو یا مقررہ رائلٹی کی صورت میں۔

8- میزان کو ہر حال میں اور ہر قیمت پر باقی رہنا چاہئے۔اس کے ٹوٹنے سے آپ کی قیادت پر بہت مضر اثر پڑے گا۔قرآنی تحریک بدنام اور اس کے حامی ذلیل ہوں گے۔اور مخالفین بغلیں بجائیں گے۔آپ کی کتابیں نیلام ہوں گی۔اور خریداروں کی کمی کے باعث ممکن ہے کہ تل کر بکیں۔ادارہ اور تحریک کی ہوا اکھڑے گی اور جگ ہنسائی ہوگی۔میزان اور بزم میں گہرے تعلق کے باعث مایوسی بزم کی کمر توڑ دے گی۔ کراچی والوں کی بے پناہ عقیدت کو زبردست دھچکا لگے گا۔اور ان کی باتیں زبان پر آنے لگیں گی۔مثلاً

(الف) پریس اور مکتبہ میں لگے ہوئے روپیہ کی بازیابی کے لئے پرائیویٹ لمٹیڈ کمپنی کی سکیم سوچی گئی اور اس کی تشکیل اس طرح کی گئی کہ حصص کا وصول شدہ روپیہ جلد از جلد اپنایا

جاسکے۔ (54,55 ہزار وصول شدہ رقم کا دوتہائی پرویز صاحب نے لے لیا)۔

(ب) رائلٹی نرالے ڈھنگ سے مقرر کی اور سولہ سترہ ہزار روپیہ پرویز صاحب نے ڈانٹ ڈپٹ کر وصول کر لئے

(ج) میزان کے حصص فروخت کرنے کی کوشش پرویز صاحب نے بالکل نہیں کی۔

(د) میزان سے میاں صاحب کو نکالنا پرویز صاحب نے ضروری سمجھا تا کہ میزان کے مفاد کو کچل ڈالنے میں وہ رکاوٹ نہ بن سکیں۔ (حدیث دلگداز ے۔ صفحہ 8,9,10)

اس بزرگ خاندان (عبدالرب) کی یہ تمام مساعی اور پندونصائح بے کار گئیں۔ اور ان سب باتوں کے جواب میں پرویز صاحب نے انہیں تحریر فرمایا کہ:

''میزان اور وہ ایک نہیں دو ہیں۔ اور دونوں کے مفاد میں ٹکراؤ ہے۔ اس لئے میزان کو ختم کر دینا چاہیئے تا کہ انہیں سہولت اور مالی فائدہ ہو''۔ (حدیث دلگداز ے۔ صفحہ 12)

میزان والوں کی طرف سے بار بار یہ الزام دہرایا جا رہا تھا کہ کس قدر غیر کاروباری، غلط، قابل اعتراض اور ناروا فیصلے کئے گئے ہیں۔ مثلاً:

-1 پرویز صاحب اپنے ساٹھ ہزار روپے کے حصص کی قیمت نقد صورت میں ادا کرنے کے بجائے کتابوں کی صورت میں ادا کریں۔

-2 پرویز صاحب کا نصب کردہ پریس اصل لاگت پر 12ء 22341 روپے میں میزان کے لئے خرید لیا جائے۔

-3 پرویز صاحب کے قائم کردہ مکتبہ کا فرنیچر 88ء 3542 میں خریدا گیا۔

-4 پرویز صاحب کے قائم کردہ مکتبہ کی کتب 39ء 9536ء میں خریدی گئی۔

-5 کتاب ضحیٰ الاسلام (اسلام کا عروج) کے ترجمہ اور کتابت کی اجرت پر جو رقم پرویز صاحب ادا کر چکے ہیں۔ یعنی 2307 روپے وہ انہیں ادا کئے جائیں۔ (مصری مصنف نے فجر الاسلام بھی لکھی ہے)

ان تمام معاملات میں چونکہ خود پرویز صاحب ایک پارٹی تھے اور چودھری عبدالرحمٰن

صاحب خود ان ہی کے ساختہ پرداختہ تھے۔جن کا ایک پیسہ بھی کمپنی میں نہیں لگا تھا۔لہذا یہ تمام نقصان دہ اور ضرر رساں فیصلے شرعاً اخلاقاً اور قانوناً انہیں از خود نہیں کرنے چاہئیں تھے۔اور اگر غلط طریقہ پر یہ فیصلے ان دونوں حضرات نے ملی بھگت سے کر بھی لئے تھے تو جس وقت ان بزرگوں نے ان فیصلوں پر اعتراض کیا تھا جن کی رقوم کمپنی میں لگی ہوئی تھیں۔تو ان فیصلوں کو کالعدم کر دینا چاہئے تھا۔لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔محترم پرویز صاحب کی طرف سے اصل اعتراضات کا تو کوئی جواب نہیں دیا جاتا الٹا میزان والوں کو منافقت، غداری، مفاد پرستی اور سرمایہ دارانہ ذہنیت کا طعن دیا جاتا ہے۔اور انہیں طرح طرح سے بدنام کیا جا رہا ہے۔ان کا سوشل بائیکاٹ کرنے کی ہدایات جاری کی جا رہی ہیں۔کیا قرآن کریم کے تیس سالہ تدبر و تفکر نے انہیں یہی کچھ سکھایا ہے اور کیا یہی قرآن کی تعلیم ہے؟۔(حدیث دلگداز ے۔صفحہ 15-14)

''دوسری بنیادی بات خود نفاق کے سلسلہ میں عرض کرنی ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اجتماعی طور پر علمائے اسلام کا فیصلہ یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کے بعد نفاق کا انسٹی ٹیوشن ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے۔یعنی آپؐ کی وفات کے بعد آدمی کو یا مسلمان کہا جا سکتا ہے یا کافر، منافق نہیں کہا جا سکتا۔کیونکہ نفاق کا تعلق خالصتاً آدمی کے دل سے ہوتا ہے جس کا علم کسی دوسرے کو نہیں ہو سکتا۔حضور اکرمؐ کو تو وحی کے ذریعے منافقین کا علم ہو جاتا تھا۔لیکن آپ کے بعد کوئی دوسرا شخص کسی کے نفاق کا فیصلہ کرنے کا مجاز نہیں .... (حدیث دلگداز ے۔صفحہ 21)

چنانچہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں علمائے اسلام نے لوگوں کے کفر اور فسق کے فتوے تو بے شمار دیئے۔لیکن جناب پرویز صاحب سے پہلے کسی بڑے سے بڑے عالم اور مجتہد کو بھی یہ جسارت نہں ہوسکی کہ وہ کسی آدمی کے خلاف نفاق کا فتویٰ صادر کر سکے۔ یہ نرالا اعزاز آج چودھویں صدی میں محض جناب پرویز کو حاصل ہوا ہے کہ وہ لوگوں کے متعلق نفاق کے فتوے صادر کر کے علیم بذات الصدور ہونے کے مدعی بن رہے ہیں''۔(حدیث دلگداز ے۔صفحہ 22)

جناب پرویز صاحب کے خلاف جب پورے پاکستان کے علمائے کرام نے متفقہ طور پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا تھا تو موصوف نے لکھا تھا کہ:

''اس سے بھی بڑھ کر ایک اور سوال سامنے آتا ہے اور یہ کہ ان حضرات کو (یا کسی اور کو) یہ اتھارٹی کہاں سے مل جاتی ہے کہ وہ کسی کے کفر اور اسلام کا فیصلہ صادر کریں؟ علماء کے معنی یہ ہیں کہ انہوں نے کسی مذہبی مدرسہ سے کچھ کتابیں پڑھی ہیں۔ تو کیا ان کتابوں کے پڑھ لینے سے کسی کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ جسے چاہے کافر قرار دے دے؟۔''۔ (کافر گری، صفحہ 23)

''تو کیا جناب پرویز صاحب یہ بتانے کی تکلیف فرمائیں گے کہ خود پرویز صاحب کو کسی مذہبی مدرسہ سے کچھ کتابیں پڑھے بغیر ہی یہ اتھارٹی کہاں سے حاصل ہوگئی ہے کہ وہ جسے ان کا جی چاہے منافق بنا دیں اور لوگوں کے خلاف نفاق کے فتوے صادر فرمائیں؟۔

جناب پرویز صاحب نے فرمایا تھا کہ:

''باقی رہے مفتی۔ سو اسلامی سلطنت میں یہ ایک منصب تھا کہ جس پر کوئی شخص حکومت کی طرف سے تعینات ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ مفتی نہیں ہوتا تھا۔ جس طرح آج کل ایڈووکیٹ جنرل یا اٹارنی جنرل حکومت کی طرف سے تعینات ہوتے ہیں۔ اور ہر وکیل اپنے آپ کو نہ ایڈووکیٹ جنرل وغیرہ قرار دے سکتا ہے اور نہ ہی اس منصب کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے مفتی کی حیثیت مشیر قانون کی ہوتی ہے۔ اس کا کام صرف مشورہ یا رائے دینا تھا۔ فیصلہ حکومت خود کرتی تھی یا اس کی طرف سے مقررہ کردہ قاضی۔ اب نہ وہ حکومتیں باقی ہیں نہ ان کی طرف سے مقرر کردہ مفتی۔ لیکن یہ حضرات ابھی تک اپنے آپ کو انہی معنوں میں مفتی سمجھتے ہیں۔ اور صرف مفتی کے فرائض ہی سرانجام نہیں دیتے۔ بلکہ قاضی کی حیثیت سے فیصلے بھی صادر کرتے ہیں''۔

''کیا محترم پرویز صاحب ہمیں بتائیں گے کہ ان کی طرف سے نفاق کے یہ فتویٰ کس اتھارٹی کی بناء پر صادر کئے جا رہے ہیں؟ کیا وہ خود حکومت ہیں؟ یا حکومت پاکستان کی کوئی صاحب اقتدار ہستی؟ یا حکومت پاکستان نے آپ کو اس مقصد کے لئے تعینات فرمایا ہے کہ آپ لوگوں کے دلوں میں جھانک کر ان کے متعلق پر ایمان کے فیصلے صادر فرمایا کریں؟ اگر ان میں سے ایک صورت بھی نہیں تو آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ آپ لوگوں پر نفاق کا گھناؤنا الزام لگائیں؟۔ واضح رہے کہ اسلام کی رو سے نفاق کا درجہ کفر واضح سے کہیں بدتر ہوتا ہے''۔

(حدیث دلگداز ے۔ صفحہ 22، 23)

''یہ گفتگو ان لوگوں کے متعلق ہے جنہیں پہچاننے میں جناب پرویز صاحب کو اتنا طویل عرصہ لگ گیا جیسا کہ بقول ان کے آنحضرتؐ کو بھی منافقین کو پہچاننے میں نو سال کا عرصہ لگ گیا تھا۔ حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضور اکرمؐ اور اکابر صحابہ، منافقین کو اچھی طرح پہچانتے تھے اور پہلے دن ہی سے پہچانتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرمؐ نے کبھی کسی منافق کو کوئی ذمہ داری کا کام نہیں سونپا۔ کبھی کسی منافق کے خلوص، دیانت اور تقویٰ کا اعتراف فرما کر اس کی تعریفیں نہیں فرمائیں۔ جس پر آگے چل کر آپ کو پچھتانا پڑا ہو کہ میں نے فلاں کام فلاں آدمی کو سونپ دیا تھا۔ مگر وہ تو منافق نکل آیا۔ کیا جناب پرویز صاحب حضور اکرمؐ کے صحابہ کرام سے کسی عبدالرب اور میاں عبدالخالق کی مثال پیش فرما سکتے ہیں۔ جنہیں آپ نے ناظم اور مینجنگ ڈائریکٹر کے عہدہ پر سرفراز کیا ہو لیکن بعد میں وہ منافق نکل آیا ہو۔ اس کے برخلاف پرویز ان لوگوں کو منافق قرار دے رہے ہیں۔ جنہیں اہم تر ذمہ داریوں کے کام سونپے گئے اور عرصہ دراز تک آپ ان کے خلوص، دیانت اور خدمات جلیلہ کے گن گاتے رہے''۔ (حدیث دلگداز ے صفحہ 24-25)

''حضور اکرمؐ اپنے دور کے منافقین کو پہلے ہی دن سے پہچانتے تھے۔ لیکن 9 سال تک انہیں برداشت فرماتے رہے۔ اور ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی اقدام نہیں فرمایا۔ بعض صحابہ کرامؓ اس بات کا اصرار بھی کرتے لیکن آپ یہی جواب دیا کرتے تھے کہ میں اسے پسند نہیں کرتا کہ لوگ باتیں بنائیں۔ کسی تحریک کے ایک سچے قائد کا یہ ظرف ہوتا ہے۔ جس کی جناب پرویز کو ہوا بھی نہیں لگی۔ ان میں تو! منافقت تو بڑی بات ہے۔ ذرا سی مخلصانہ تنقید یا دیانت دارانہ مخالفت کو برداشت کرنے کی بھی صلاحیت نہیں ہے''۔ (حدیث دلگداز ے۔ صفحہ 25)

''نفاق کے سلسلہ میں ایک اور بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے۔ نفاق دراصل ایک قسم کا جھوٹ ہی ہوتا ہے اور آدمی جھوٹ یا تو دفع مضرت کے لئے بولتا ہے یا جلب منفعت کے لئے۔ آدمی نفاق جیسے گھناؤنے جرم کا ارتکاب اس لئے کرتا ہے کہ مومنین کی جماعت سے اسے کوئی اندیشہ ہوتا ہے اور یا اس لئے کہ حکومت وسلطنت میں مجھے کوئی اچھا منصب حاصل ہو جائے گا یا

دولت ثروت یا عزت وشوکت حاصل ہو سکے گی۔ یہی وجہ ہے کہ منافقین کا گروہ ناپید تھا۔اب غور فرمایئے کہ محترم پرویز صاحب کی جماعت مومنین آج کس دور سے گزر رہی ہے کیا وہ مکی دور کی آئینہ دار ہے یا مدنی دور کی مظہر ہے؟ آپ کی جماعت مومنین میں شامل نہ ہونے سے منکرین کو کیا نقصان پہنچ رہا ہے اور جو لوگ اس جماعت میں شامل ہیں انہیں کون سے فائدے حاصل ہو رہے ہیں؟ ہمارا تجربہ تو یہ ہے کہ جو لوگ آپ کی جماعت کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں وہ اپنوں اور بیگانوں سب کی نظروں میں گر جاتے ہیں۔ انہیں منکر حدیث، منکر شان رسالت جیسے دل آزار القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ گھروں میں تفرقے پڑ جاتے ہیں۔ گھر والے بھی ان کے ساتھ اچھوتوں جیسا سلوک کرتے ہیں۔ لوگ انہیں مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔ وہ پورے معاشرہ سے کٹ کر رہ جاتے ہیں تو ان غریبوں کو وہ کون سا مادی یا غیر مادی فائدہ حاصل ہو جاتا ہے جس کی خاطر وہ منافقانہ طور پر آپ کی جماعت میں داخل ہوں گے ؟''۔ (حدیث دلگداز ے۔ صفحہ 27-26)

''دوسری بات ہمیں ان لوگوں سے متعلق کہنی ہے جن پر (Egoism) یا پندار نفس کا الزام لگایا گیا ہے۔ اگر یہ لوگ محض اس مقصد سے آپ کی تحریک میں شامل ہوئے کہ لوگ اس کی تعریف کریں؟ اور اس طرح وہ ان کی نگاہوں میں بڑا بن جائے اس سے اس کا نفس موٹا ہوتا ہے۔ اس کے پندار کو تسکین ہوتی ہے .... الخ''

''تو کیا ساری دنیا میں تعریف کرانے اور لوگوں کی نگاہوں میں بڑا آدمی بننے، اپنے نفس کو بھلانے اور اپنے اس پندار کو تسکین کرنے کے لئے محض پرویزی معاشرہ ہی رہ گیا تھا جس کی کل کائنات چند سو افراد سے زیادہ نہیں ہے؟ کیا پرویز صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اجتماعات صرف ان کے ہاں ہی ہوتے ہیں اور کہیں اجتماعات نہیں ہوتے' کیا وہ کہنا چاہتے ہیں کہ دریاں اور کرسیاں محض ان کے ہاں ہی بچھائی اور اٹھائی جاتی ہیں اور کسی جماعت کو نہ تو دریاں میسر ہیں اور نہ کرسیاں؟ کیا جھاڑو محض ان کے ہاں ہی دی جاتی ہے اور جوٹھے برتن محض ان ہی کے ہاں صاف کئے جاتے ہیں؟ کہ اس غریب کارکن کو یہ تمام کام اور کہیں میسر نہیں آسکتے تھے اس لئے وہ اپنے پندار نفس کی تسکین کے لئے آپ کے معاشرہ میں داخل ہونے پر مجبور ہو گیا تھا۔ محترم ....

وفا کیسی، کہاں کا عشق، جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل، تیرا ہی سنگ آستان کیوں ہو؟

(حدیث دلگداز ے۔صفحہ 30)

''کیا محترم پرویز صاحب بتائیں گے کہ وہ ان تمام حضرات کو کس چیز سے خارج کرنا چاہتے ہیں؟ کیا وہ انہیں اپنی کوٹھی سے نکالنا چاہتے ہیں یا لاہور بدر کرنا چاہتے ہیں یا پاکستان بدر کرنے پر تلے ہوئے ہیں؟ اگر یہ سب کچھ نہیں تو ظاہر ہے کہ وہ انہیں اپنی جماعت ہی سے خارج کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ انہیں واقعی پرویزی جماعت ہی سے خارج کرنا چاہتے ہیں تو خدا کے واسطے یہ تو بتائیں کہ پھر فرقہ اور پارٹی اور کسے کہتے ہیں؟ اگر آپ کی جماعت کوئی فرقہ یا پارٹی نہیں ہے۔ کیونکہ فرقہ پرستی اور پارٹی بازی قرآن کی نص صریح سے شرک ہے تو آپ کو ان لوگوں کے نکالنے پر کیوں اصرار ہے؟ جس طرح آپ کا جی چاہے قرآن کی دعوت دیجئے اور جس طرح ان لوگوں کا جی چاہے قرآن کی دعوت یہ لوگ دیتے جائیں۔ قرآن کریم کی دعوت دینا کوئی آپ ہی کی اجارہ داری نہیں ہے''۔ (حدیث دلگداز ے۔صفحہ 37-36)

''صحافتی بازی گری کی ایک تکنیک یہ بھی ہے کہ جب آپ کے کسی کام پر اعتراض کیا جائے تو آپ کسی مشہور ہستی کا نام لے دیجئے جس کا تقدس واحترام مخاطب کے لئے مسلم ہو۔ اور اس ہستی کی ایسی ہی مفروضہ غلطی کی نشان دہی کر دیجئے جیسی آپ سے سرزد ہوئی ہے اور کہہ دیجئے کہ یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اپنے جرم کو ہلکا کرنے کے لئے کسی مشہور ہستی کو اپنی سطح پر لا کھڑا کرنا تو دنیا کے بہت سے شاطروں کا شیوہ رہا ہے۔ لیکن اس مقصد کے لئے حضور اکرمؐ کی ہستی کو وہی شخص استعمال کر سکتا ہے جس کے دل میں خوف خدا بلکہ ایمان کا شائبہ بھی نہ رہا ہو۔

حسب عادت اس مقام پر بھی پرویز صاحب نے کتر بیونت اور تحریف سے کام لیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضور اکرمؐ پر اس انداز کا الزام بھی کبھی نہیں لگایا گیا کہ آپ معاذ اللہ پیسے کے معاملے میں گڑبڑ کرتے ہیں۔ آپ کے متعلق منافقین نے محض یہ الزام لگایا تھا کہ آپ صدقات میں سے ہم لوگوں کو کم دیتے ہیں اور دوسرے ضرورت مندوں کو زیادہ۔ یہ بات نہیں کہ انہیں یہ

شکایت پیدا ہوئی کہ آپ معاذ اللہ خود کچھ لے لیتے ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ حضور اکرمؐ نے صدقات کے اموال کو اپنے اور اپنے اہل وعیال پر حرام کرر کھا تھا''۔(حدیث دلگداز ے۔صفحہ 38-37)

''ایک ہی سطر میں دو بالکل متضاد دعوے کر جانا جناب پرویز صاحب ہی کا کمال ہے ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ'' غزوہ تبوک حضورؐ کی حیات طیبہ کی آخری مہم تھی۔ جو سن 9ھ میں واقع ہوئی تھی'' آخری مہم'' کے الفاظ کو ذہن میں رکھئے۔یعنی بعد میں کوئی مہم پیش نہیں آئی اور دوسری طرف یہ ادعا بھی ہے کہ اس کے بعد ان کے استیصال کلی کا انتظام کیا گیا۔کیا انتظام کیا گیا اور کہاں انتظام کیا گیا؟ اسی زمین پر یا ساتویں آسمان پر، پرویز صاحب نے یہ بتانے کی مطلق زحمت نہیں فرمائی۔ پرویز صاحب کو تسلیم فرمالینا چاہئے کہ ایک طرف قرآن کریم کی اس دھمکی اور دوسری طرف حضور اکرمؐ کے کریمانہ اخلاق عفوودرگزر اور حسن معاشرت نے ان منافقین پر یہ گہرا اثر چھوڑا کہ وہ خود ہی اپنے نفاق سے تائب ہو گئے اور انہوں نے اپنی اصلاح خود ہی کر لی کہ ان احکام پر عمل کرنے کی نہ تو نوبت آئی اور نہ اس کی ضرورت لاحق ہوئی۔ایک داعی کا کردار یہ ہوتا ہے وہ نہیں جس کا مظاہرہ محترم پرویز صاحب نے فرمایا جبھی تو لوگ ان کے گروہ سے چھٹتے جارہے ہیں۔ پرویز صاحب کو'' داعی انقلاب'' کہلوانے کا تو بہت شوق ہے اے کاش! وہ داعی انقلاب کا کردار بھی اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں''۔(حدیث دلگداز ے۔صفحہ 43 تا 47)

پرویز صاحب اپنی کتابوں میں سورہ یوسف کی آیت نمبر 108 کا حوالہ دے کر اسلامی تعلیمات کو علی وجہ البصیرت جانچنے اور پرکھنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ ایسی ہی چند آیات بمعہ ترجمہ درج کرنے کے بعد بلوچ صاحب لکھتے ہیں:

''لیکن پرویز صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے اس انداز کے دانا بینا اور شنوا لوگوں کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔میری قرآنی تحریک کو تو ایسے کارکن درکار ہیں جو۔

چشم بند لب بیند و گوش بند

کا مصداق ہوں۔ وہ بالکل الٹ کر نہ دیکھیں کہ جو فنڈ ہم نے دیا تھا اس کا کیا ہو؟ جو خدمات ہم نے سرانجام دیں تھیں ان کا کیا نتیجہ نکلا۔غرض وہ نہ آنکھوں سے دیکھیں اور نہ عقل و

شعور کو کام میں لائیں۔ البتہ کبھی کبھی اپنے دل کے دریچوں میں سے جھانک کر یہ دیکھ لیا کریں کہ ان میں کتنی تبدیلی آئی ہے۔ یا پھر اتنا دیکھ لیا کریں کہ تحریک کتنی پھیلی ہے اور بس۔ دل کے ان دریچوں کی بات ہی کیا ہے۔ایک خرقہ بدوش صوفی کی ہدایت پر جب آپ اس خیال سے ان میں جھانکتے رہیں گے کہ ان میں کتنا نور ولایت پیدا ہو گیا ہے تو کچھ دن کی مشق کے بعد ان دریچوں میں نور ولایت بھی نظر آنے لگتا ہے۔ وہ (پرویز صاحب) فرماتے ہیں کہ:

قرآنی تحریک کی پوری عمارت للّٰہیت کی بنیادوں پر استوار ہوتی ہے۔للّٰہیت کے یہ معنی ہیں کہ اس میں داخل ہونے والے کے سامنے صرف ایک مقصد ہو۔یعنی اس دعوت اور تحریک کا فروغ اور کامیابی اور اس کے ذریعے اپنی اصلاح نفس .... اگر اس مقصد کے علاوہ کوئی اور جذبہ دل میں پیدا ہو گیا تو للّٰہیت نہ رہی۔سودا بازی ہو گئی''۔(حدیث دلگداز ے۔صفحہ 69)

''محترم پرویز صاحب نے صورت حال کی اصلاح و درستی کے بجائے کراچی کے احباب کے خلاف اقدامات شروع کر دیئے۔تا آنکہ انہیں منافق قرار دے کر جماعت سے خارج کر دیا گیا چونکہ شکایت مالی معاملات سے متعلق تھیں۔اس لئے پرویز صاحب نے اس خطاب میں جس کا نام انہوں نے ''حرف دلنواز'' رکھا ہے۔شاطرانہ طور پر یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ (خاکم بدہن) حضور اکرمؐ پر بھی منافقین کی طرف سے اسی قسم کے گھناؤنے الزامات لگائے جایا کرتے تھے۔یعنی جب منافقین نے حضور اکرمؐ تک کو نہیں چھوڑا تو میری ہستی ہی کیا ہے؟ چنانچہ وہ (پرویز صاحب) فرماتے ہیں:۔

''اس قسم کے کینہ فطرت لوگوں کا آخری حربہ یہ ہوتا ہے کہ داعی انقلاب کے خلاف پیسے کے معاملہ میں الزامات لگا دیئے جائیں۔غور فرمایئے کہ ذات اقدس واعظم، جسے زمانہ قبل از نبوت لوگ امین کہہ کر پکارتے تھے۔جس کے متعلق ہرقل کے دربار میں ابوسفیانؓ جیسا سخت دشمن بھی اس کا اعتراف واعلان کرتا تھا کہ ہم نے اس میں جھوٹ اور بددیانتی کی کوئی بات نہیں دیکھی۔ اس ذات گرامی کے متعلق یہ بدنہاد یہ مشہور کرتے تھے کہ آپ (معاذ اللہ) پیسے لے کر معاملہ میں گڑ بڑ کرتے ہیں۔و منهم من يلمزك فى الصدقات (9-58) ان میں وہ بھی ہیں جو بیت المال

کے روپے کے معاملہ میں بھی تجھ پر الزام لگاتے ہیں۔ اور طعنے دیتے ہیں غور کیجئے کہ ان باتوں سے حضورؐ کا کلیجہ کس طرح چھلنی ہوتا ہوگا؟ (حدیث دلگداز ے۔صفحہ 74)

(اوپر حدیث دلگداز ے صفحہ 38 کے حوالہ سے گذر چکا ہے کہ پرویز نے یہاں تحریف کی ہے)

''تو حضرات! یہ ہے اس قرآنی تحریک کا انجام جو علم و بصیرت کے نام سے شروع کی گئی تھی اور خالصتاً کورانہ تقلید پر ختم ہو رہی ہے۔

دیدہ آغازم انجام بنگر

آپ سوچئے اور بار بار سوچئے کہ کیا آپ کو اس انداز پر اپنی بیش قیمت توانائیاں اور بیش قیمت سرمایہ ضائع کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے؟ کیونکہ اگر کچھ کھو لینے کے بعد کل کو کراچی والوں کی طرح آپ کو بھی مایوسی ہوئی تو یہ مایوسی مزید دل شکنی کا باعث ہوگی''۔

(حدیث دلگداز ے۔صفحہ 77-76)

جناب پرویز نے اپنے خطاب میں کراچی والوں سے معاشرتی بائیکاٹ پر زور دیتے ہوے فرمایا۔

''اس رسول سے یہی نہیں کہا گیا کہ وہ ان سے جنگ کرے یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے ہر قسم کے معاشرتی تعلقات منقطع کرے۔ معاشرتی تعلقات میں کسی کی موت پر تعزیت اور دعائے خیر آخری چیز ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے متعلق حکم کیا گیا کہ **لا تصل علی احد منھم مات ابدا و لا تقم علی قبرہ** (9-84) یوں اس گروہ سے جماعت مومنین پاک اور صاف ہوئی۔

''پرویز صاحب نے دعویٰ فرمایا ہے معاشرتی تعلقات کے انقطاع کا اور دلیل دی ہے اس کی قبر پر نہ کھڑا ہونے اور نماز نہ پڑھنے کی وہ بھی صرف حضور اکرمؐ سے خاص کیا۔ تو کیا یہ معاشرتی بائیکاٹ اس مردہ سے ہوگا جو مر چکا؟ یا اس کے اقارب سے جو اس جرم میں ملوث نہیں ہیں؟ .... لہٰذا اس آیت کریمہ سے معاشرتی تعلقات کے انقطاع پر دلیل لانا جاہلانہ استدلال ہے۔ اس آیت میں تو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ ان کے لئے دعائے مغفرت نہ کریں۔ یہاں معاشرتی بائیکاٹ کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے؟ پرویز صاحب فرماتے ہیں:

''غزوہ تبوک حضور اکرمؐ کی حیات طیبہ کی آخری مہم تھی جو سن 9 ھ میں واقع ہوئی تھی۔

یہ منافقین غزوہ تبوک تک میں شامل ہوئے۔اس کے بعد ان کے استیصال کا انتظام کیا گیا۔

(حدیث دلگداز ے۔صفحہ 77)

جناب پرویز کہتے ہیں۔"اخلاص کا معیار ایک ہی ہے یعنی للّٰہیت جس کا ذکر میں (پرو یز) نے شروع کیا ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کے سامنے صرف ایک مقصد ہو اور وہ یہ کہ قرآنی فکر سے وابستگی کے بعد میرے اپنے اندر کس قدر تبدیلی پیدا ہوگئی اور میری اس رفاقت سے اس آواز کے آگے بڑھنے میں کس حد تک مدد ملے گی"۔(حدیث دلگداز ے۔صفحہ 83)

جناب پرویز کہتے ہیں۔ "آپ کی تو تحریک کا مقصد ہی یہ ہے کہ قرآنی تعلیم کی رو سے آپ کے اندر اپنے تبدیلی کس قدر پیدا ہوئی ہے۔اس لئے آپ کے ہاں عزت اور فضیلت ماپنے کا معیار "تبدیلی" ہونا چاہئے۔ میں نے اس مرتبہ کھلے اجلاس میں اپنے ایک خطاب کا موضوع رکھا ہے کہ مومن کسے کہتے ہیں؟ آپ اسے بغور پڑھئے اور پھر اس کی روشنی میں اپنا محاسبہ کرتے رہئے کہ آپ کے اندر کس قدر تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔"(حدیث دلگداز ے۔صفحہ 85)

پرویز صاحب اپنے لٹریچر میں اکثر اس اعلان کا اعادہ فرماتے رہتے ہیں۔کہ پارٹی بازی کو قرآن کریم نے شرک قرار دیا ہے اور یہ کہ طلوع اسلام کوئی سیاسی پارٹی یا مذہبی فرقہ نہیں ہے۔بلکہ یہ محض ایک "بزم" ہے، جیسے بزم اقبال وغیرہ۔اب بلوچ صاحب کی زبانی یہ حقیقت بھی ملاحظہ فرمائیے۔

"پرویز صاحب نے اس پیراگراف میں اپنے قرآنی معاشرہ کے اندر کم از کم دو پارٹیوں یا دو فرقوں کا وجود خود ہی تسلیم فرما لیا ہے۔ایک پارٹی تو ان ناقدین کی ہے جو پرویز پر مالی اور تنظیمی معاملات میں تنقید کر رہی اور جسے وہ منافق قرار دے کر اپنے معاشرہ سے خارج کر رہے ہیں۔اور دوسری پارٹی متعبین مخلصین کی ہے جو ان سے اندھی عقیدت رکھتی ہے جس کے اجتماع میں وہ اپنا یہ (مندرجہ بالا) خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔تو خود اس قرآنی معاشرہ کو کیا کہا جائے گا جس میں یہ دونوں پارٹیاں یا فرقے پنپ رہے ہیں۔حالانکہ آپ پوری قوت سے سال ہا سال سے چیختے آ رہے ہیں کہ ہم کوئی فرقہ یا پارٹی نہیں ہیں اور ہمارے نزدیک فرقہ بندی یا پارٹی بازی

شرک کے مترادف ہے''۔

علاوہ ازیں پرویز صاحب اپنے اس خطبہ میں بار باران منافقین کو اپنے گروہ یا جماعت سے نکال دینے کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ کبھی فرماتے ہیں کہ:

''صحیح تدبیر یہ ہے کہ جو شخص آپ کی تحریک کا رکن بننا چاہے۔ اس کے متعلق بھی حتی الامکان تحقیق کر لی جائے کہ وہ کس ذہنیت کا انسان ہے۔ یہ اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ آپ ہر اس شخص کو جو آپ کے فارم ممبری پر دستخط کر دے ممبر بنالیں۔ اور بعد میں اسے رکنیت سے خارج کرنا پڑے''۔ (حدیث دلگدازے۔ صفحہ 87)

کہیں فرماتے ہیں کہ:

''زندگی میں آپ کے بیسیوں دوست بنتے ہیں اور ان میں سے کتنے ایسے ہوتے ہیں جن سے کچھ وقت کے تجربہ کے بعد آپ کے تعلقات باقی نہیں رہتے انہیں اپنے دوستوں کے حلقہ سے خارج کرنے میں آپ اپنے آپ کو کبھی مورد الزام نہیں ٹھہراتے۔ لیکن اگر کوئی تحریک انہی حالات میں کسی کو اپنے حلقہ سے خارج کر دیتی ہے تو آپ اس شخص کو نہیں بلکہ تحریک کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں''۔ (حدیث دلگدازے۔ صفحہ 87)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے تشریعی ارشادات کے ''حجت دینی'' ہونے سے انکار کرنے والے اور اسلام اور قرآن کی اس دور میں بالکل نئی تشریح کرنے والے غلام احمد صاحب پرویز اور ان کے خاص خیالات سے ہمارے اکثر ناظرین کرام واقف ہوں گے۔ ادھر کچھ عرصے سے پاکستان کے دینی اخبارات ورسائل میں ان سے متعلق ایک تکفیری فتوے کا بہت چرچا ہو رہا ہے جو مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے قریباً ایک ہزار علماء کی تصدیق اور توثیق کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اس فتوے سے متعلق بعض مباحث اور پرویز صاحب اور جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی ایک مختصر سی مراسلت بعض رسائل میں ہم نے پڑھی ہے لیکن وہ اصل فتویٰ ہماری نظر سے نہیں گزرا ہے اور نہ پرویز صاحب کے بارے میں رائے قائم کرنے یا رائے ظاہر کرنے کے لیے ہمیں اس خاص فتوے کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ ہم پرویز صاحب کے خاص نظریات وخیالات سے جس حد تک بطور خود واقف ہیں، انہی کی بنیاد پر پورے شرح صدر کے ساتھ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام میں ایسے خیالات کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جس شخص کے یہ خیالات ہوں اس کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام سے یقیناً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر ان افکار وخیالات کے بعد بھی آدمی مسلمان ہی رہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اسلام کوئی متعین اعتقادی وفکری نظام نہیں ہے بلکہ ہندوازم کی طرح اس میں بھی ہر مثبت ومنفی عقیدہ کی گنجائش ہے۔

ہمارے ملک کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اب سے بہت پہلے (جب وہ وزیراعظم بلکہ صرف سیاسی لیڈر تھے) اپنے خاص دلچسپ انداز میں لکھا تھا کہ ہندومت کے دائرہ میں بے حد مختلف اور بعض اوقات متضاد خیالات اور رسوم داخل ہیں اکثر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہندومت پر صحیح معنوں میں مذہب کا اطلاق نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود اس کی گرفت کتنی سخت

ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ایک شخص کھلم کھلا خدا کا منکر ہو لیکن یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ شخص ہندو نہیں رہا ۔ جو لوگ ہندو گھرانوں میں پیدا ہوئے ہیں وہ چاہے کتنی ہی کوشش کریں ہندو مت ان کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتا ۔ (پنڈت جی کی اصل تحریر اس وقت سامنے نہیں ہے ۔ یہ اس کا مضمون ہے جو حافظہ میں محفوظ ہے ۔ اب سے قریباً 25 سال پہلے ان کی خودنوشت سوانح ''میری کہانی'' کا اردو ترجمہ پڑھا تھا غالباً اسی میں انہوں نے یہ بات اپنے خاص دلچسپ انداز میں لکھی ہے) ۔

ہمیں بڑا تعجب اور ساتھ ہی دکھ ہوتا ہے جب ہم کسی ایسے صاحب سے جن کو ہم دین سے ناواقف اور نابلد نہیں قرار دے سکتے ، ایسی بات سنتے ہیں جس کا حاصل اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کوئی شخص جب تک اپنے کو مسلمان کہے اور توحید و رسالت کا اقرار کرے خواہ دین کی اساسی حقیقتوں کے بارے میں بھی اس کے خیالات میں کتنا ہی زیغ اور انحراف آجائے اور حقائق دین کی وہ کیسی ہی دوراز کار ملحدانہ تاویلیں کرے وہ مسلمان ہی رہتا ہے اور اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اسلام کی سرحد اور اس کے دائرہ سے نکل گیا ۔

ہم بار بار غور کرنے کے بعد بھی بالکل نہیں سمجھ سکے کہ اس مسئلہ میں ایسے حضرات کا واقعی موقف کیا ہے ۔ فرض کیجئے کہ ایک شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے ۔ کلمہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کا اقرار کرتا ہے لیکن کہتا ہے کہ وہ اللہ جس کی وحدانیت کا میں کلمہ میں اقرار کرتا ہوں مختلف زمانوں میں مختلف انسانی ہستیوں کے روپ میں آتا رہا ہے اور ہمارے اس زمانے میں فلاں ہستی کی شکل میں اس نے ظہور کیا ہے اس لئے میں اس ہستی کی پرستش کرتا ہوں ۔

خدارا بتایا جائے کیا اس گمراہانہ عقیدہ کے بعد بھی یہ کہا جائے گا کہ اس کا کلمہ شریف پر ایمان ہے اور یہ اب بھی مسلمان اور ملت محمدیہ کا ایک عضو ہے ؟ ۔ اسی طرح فرض کیجئے کہ ایک شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور کلمہ کے دونوں جز **ولا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کا اقرار کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کو واحد معبود اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول مانتا ہے لیکن کہتا ہے کہ لوگوں نے اپنے فرسودہ اور دقیانوسی خیالات کی بناء پر نبی و رسول کے معنی بالکل غلط سمجھے اور توہّم پرستی کے تحت جبرئیل ، فرشتے اور وحی کا ایک خاص تصور اس کے ساتھ جوڑ لیا ۔ حقیقت میں رسول بس قوم کا

روشن ضمیر لیڈر اور مصلح ہوتا ہے اور اپنی خداداد عقل اور فہم و فراست سے قوم کی راہنمائی کرتا ہے اور ایک دستور حیات وضع کر کے اس کو دیتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے سارے نبیوں رسولوں کی اصلی حیثیت بس یہی تھی، اعجوبہ پسند اور توہم پرست لوگوں نے نبوت و رسالت کا ایک محیّر العقول اور توہم پرستانہ تصور گھڑ کے اسلام میں داخل کر دیا۔ صحیح اسلامی عقیدہ وہ ہے جو میں پیش کر رہا ہوں اور سچا مسلمان میں ہی ہوں۔ فرمایا جائے کیا اس ملحدانہ عقیدے کے بعد بھی اس کو مسلمان ہی کہا جائے گا کیونکہ اپنے کو وہ مسلمان ہی کہتا ہے اور کلمہ کا انکاری بھی نہیں ہے؟۔

اسی طرح فرض کیجئے ایک شخص کلمہ پڑھتا ہے اپنے کو مسلمان کہتا ہے۔ قرآن کو ''خدا کی کتاب'' بھی مانتا ہے لیکن کہتا ہے کہ قرآن کے بارے میں ''کلام اللہ'' اور ''وحی الٰہی'' ہونے کا جو تصور عام مسلمانوں کا ہے وہ بالکل غلط اور جاہلانہ ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں نیک خیالات اور اچھی تجویزیں آتی تھیں۔ آپ ان کو ایک خاص خطیبانہ انداز سے مرتب کر کے قلمبند کرا دیتے تھے اور اس کو خدا کی طرف نسبت کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے کیونکہ ہر اچھائی کا سرچشمہ خدا ہی کی ذات ہے قرآن کے ''کتاب اللہ'' ہونے کا مطلب بس اتنا ہی ہے اور عام مولویوں اور مسلمانوں نے جو کچھ سمجھ رکھا ہے وہ ان کی جہالت ہے۔

فرمایا جائے کیا اس شخص کے اس عقیدہ کے باوجود یہ کہا جائے گا کہ قرآن کے کتاب اللہ ہونے پر اس کا ایمان ہے اور وہ صاحب ایمان اور مسلمان ہے؟۔

ہمارا خیال ہے کہ کوئی صاحب بھی جن کو دین کی ابجد کا بھی علم ہو ان سوالات کا جواب اثبات میں نہیں دیں گے اور مندرجہ بالا گمراہانہ خیالات رکھنے والے لوگوں کو مسلمان نہیں کہیں گے حالانکہ یہ سب اپنے کو مسلمان کہتے اور کلمہ پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔

جن لوگوں نے غور نہ کیا ہو انہیں سوچنا چاہئے کہ دعوائے اسلام اور بظاہر کلمہ کے اقرار کے باوجود ایسے لوگوں کو مسلمان کیوں نہیں کہا جا سکتا؟۔ وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے دین کی ایسی مسلّم باتوں کا انکار کیا ہے جن کا دینی حقیقت اور دینی عقیدہ ہونا پورے یقین اور قطعیت کے ساتھ امت کو معلوم ہے اگرچہ انہوں نے یہ انکار تاویل کے پردہ میں کیا ہے۔

علماء و مصنفین کی خاص اصطلاح میں دین کی ایسی حقیقتوں کو ''ضروریاتِ دین'' کہتے ہیں۔ یہاں ضروریات کے معنی فرائض و واجبات کے نہیں ہیں بلکہ ''ناقابل شک یقینیات'' اور ''بدیہیات'' کے ہیں۔ ایسی کسی ایک چیز کا بھی انکار کر دینے کے بعد آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اگرچہ یہ انکار تاویل کے پردہ میں اور لفظوں کے اقرار کے ساتھ ہو جیسا کہ مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہو چکا۔

پرویز صاحب کے مسئلہ کی نوعیت بھی یہی ہے۔ زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے ادھر چند برسوں سے منصب رسالت کی جو نئی تشریح کی ہے جس کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے تشریعی ارشادات کو ''امیر ملت'' کے وقتی اور ہنگامی احکام قرار دیتے ہوئے اس کے حجت شرعی ہونے سے انکار کیا ہے (جو ان کی دعوت کا مرکزی نقطہ بنا ہوا ہے)۔ ہمارے نزدیک اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ تاویل کے پردہ میں حقیقت رسالت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب رسالت کا انکار ہے۔

انکار کی ایک صورت تو یہ ہے کہ آدمی صاف کہے کہ میں فلاں کو نبی و رسول نہیں مانتا۔ یہ بالکل سیدھا سادہ کفر ہے جس میں کوئی دجل و فریب اور کوئی پردہ نہیں۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ رسول اور رسالت کے الفاظ کا تو انکار نہ کرے بلکہ اقرار کرے لیکن نبوت کی حقیقت اور رسول کے منصب کی بالکل نئی ایسی تشریح کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ رسول کی جو حیثیت قرآن مجید نے بیان کی ہے اور جو امت میں بلا اختلاف مسلّم چلی آ رہی ہے وہ باقی نہ رہے۔ یہ انکار رسالت کی نہایت خطرناک اور فریب کارانہ صورت ہے اور علمی و دینی اصطلاح میں کفر و انکار کی اس صورت کو الحاد و زندقہ کہا جاتا ہے۔

اگر دین کی مسلّم اور بنیادی حقیقتوں کی اس قسم کی ملحدانہ تاویلوں کو بھی کفر نہ کہا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ توحید و رسالت جیسی بنیادی دینی اصطلاح کی بھی کوئی حقیقت متعین نہیں ہے جس کا جو جی چاہے ان کے معنی تراش لے، اور اسلام کے بارے میں اس سے زیادہ غلط اور گمراہانہ بات کوئی نہیں کہی جا سکتی۔

ایک فریب یا مغالطہ

یہاں ایک مغالطہ کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔جب کسی محرف دین ملحد کے بارے میں محتاط اور خدا ترس علماء بھی اپنے منصبی فریضہ اور امت کی خیر خواہی کے تقاضے سے مجبور ہوکر یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ اس شخص نے اپنا رشتہ اسلام سے منقطع کرلیا اور یہ اسلامی برادری سے نکل گیا۔اس لئے اب مسلمان اس کے ساتھ مناکحت جیسے وہ معاملات نہ کریں جو صرف مسلمانوں کے ساتھ کئے جاسکتے ہیں۔تو اس کے حامیوں کی طرف سے علماء کے اس فیصلہ کو بے اثر و بے وقعت بنانے کے لئے ایک وکیلانہ چال یہ بھی چلی جاتی ہے کہ طبقہ علماء کے بعض غیر محتاط افراد یا بعض خاص حلقوں کی طرف سے تکفیر کے بارے میں جو بے احتیاطیاں اور افسوسناک زیادتیاں پچھلے دور میں ہوئی ہیں ان کی فہرست مرتب کر کے عوام کے سامنے رکھ دی جاتی ہے اور بڑے معصومانہ انداز میں کہا جاتا ہے کہ ان مولویوں مفتیوں کے فتووں کا کیا اعتبار ان لوگوں نے تو فلاں فلاں اکابر امت اور خادمانِ دین وملت کو کافر کہا ہے ...."۔

حالانکہ یہ محض مغالطہ یا فریب ہے۔اگر کچھ لوگوں نے اس بارے میں دانستہ یا نادانستہ غلطی کی تو کسی بھی منطق کی رو سے اس سے یہ تو لازم نہیں ہوجاتا کہ اب قیامت تک جس ملحد کے خلاف بھی فتویٰ دیا جائے وہ لازماً غلط ہی ہوگا۔

اگر یہ لوگ اپنی اس غلط منطق کے ذریعے سیدھے سادے بندگانِ خدا کی آنکھوں میں دیدہ ودانستہ خاک جھونکنا نہیں چاہتے ہیں بلکہ غلط فہمی یا کم عقلی کی وجہ سے یہ باتیں کرتے ہیں تو ہم ان سے کہنا چاہتے ہیں۔خدارا آپ سوچیں کہ انسانوں کا وہ کون سا معاملہ اور ہماری کتاب زندگی کا وہ کون سا باب ہے جس میں کبھی غلطی نہیں ہوئی اگر کسی معاملہ میں کچھ لوگوں سے غلطی ہوجانا یا دیدہ و دانستہ نفسانیت کے کسی تقاضہ کی بناء پر کسی کا کوئی غلط فیصلہ کرنا اس کی دلیل ہے کہ اس باب میں اب جو کوئی بھی کچھ کہے گا وہ لازماً غلط ہی ہوگا تو پھر تو زندگی کی گاڑی ایک قدم بھی نہیں چل سکے گی۔

کیا پولیس کی طرف سے مجرموں کے چالانوں اور عدالتوں کی طرف سے ان کے لئے سزاؤں کے فیصلوں میں کبھی کبھی غلطی ہوجانے کو بنیاد بنا کر پولیس کے ہر اُس چالان کو جو وہ کسی چور،ڈاکو یا دوسری قسم کے کسی مجرم کا کرے اور اس کی سزا کے ہر عدالتی فیصلہ کو غلط ہی کہا جائے گا اور محکمہ پولیس اور سارے عدالتی نظام کو لاحاصل اور بے اعتبار قرار دے کر اس کو ختم کردیا جائے گا؟۔

اور کیا طبیبوں، ڈاکٹروں کی تشخیص و تجویز میں کبھی کبھی غلطی ہو جانے کی وجہ سے سارے محکمہ صحت کو فضول اور نا قابل اعتبار قرار دے کر سارے ہسپتالوں کو توڑ ڈالا جائے گا؟۔

کیسی احمقانہ بات اور کتنا لچر مغالطہ ہے جس کو ہمارے زمانے کے ملحدوں اور ان کے حامیوں نے ''منطق'' بنالیا ہے؟۔

واقعہ یہ ہے کہ پرویز صاحب کے متعلق اب، اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کو نبی ماننے والے ان کے امتیوں کے بارے میں اب سے پہلے محتاط اور خدا ترس علماء نے جو فیصلہ کیا وہ اس وقت کیا جب یہ بات غیر مشکوک طور پر سامنے آ گئی کہ انہوں نے تحریف اور تاویل کے پردہ میں دین کی ان اساسی حقیقتوں کا انکار کیا ہے جن کے انکار کے بعد کسی شخص کے لئے اسلام کے نہایت وسیع دائرہ میں بھی کوئی گنجائش نہیں رہتی اور مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اسلامی برادری والے تعلقات ایسے شخص سے منقطع کر لیں اور دین و شریعت کے امین علماء کرام پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس صورت حال کے بارے میں بلا خوف لومۃ لائم مسلمانوں تک اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچا دیں۔

ظاہر ہے کہ تجدد اور ''روشن خیالی'' کے اس زمانے میں اس دینی ذمہ داری کا ادا کرنا اور فیشن کے خلاف اس طرح کے شرعی فیصلے کا اعلان کرنا کوئی خوشگوار اور ''نفع بخش'' کام نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو مُلائیت کے طعنوں اور ملامت کے تیروں کا نشانہ بنانا ہے۔ اگر علماء فیشن سے مرعوب ہو کر اس فرض کا ادا کرنا چھوڑ دیں تو اسلام اور کفر کا امتیاز ہی ختم ہو جائے گا۔ اور اللہ و رسول اور دین کے ساتھ یہ علماء کی غداری ہو گی۔

ہاں اسی کے ساتھ ہم کہتے ہیں کہ علماء کرام کا یہ بھی فرض ہے کہ اس طرح کا کوئی فیصلہ انتہائی احتیاط، پوری خدا ترسی اور ذمہ داری کے پورے احساس کے ساتھ صرف اسی وقت کریں جب شرعاً وہ اس کے لئے بالکل مجبور ہوں اور اس میں بھی ملت اور امت کی خیر خواہی کو ''رہنما'' اصول کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔

واللہ یقول الحق و ھو یھدی السبیل

مولانا محمد منظور نعمانی

مدیر ''الفرقان''، لکھنو

پیش لفظ

تمام مذاہب عالم میں یہ فخر اسلام اور صرف اسلام کو حاصل ہے کہ وہ بغیر کسی ادنی تغیر و تبدل کے آج بھی مسلمانوں کے پاس اسی طرح محفوظ ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں اس کو امت مسلمہ کے سامنے پیش کیا تھا۔

هنوز آں ابر رحمت درفشان است
خم وخمخانہ بامہر ونشان است

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کی جو امانت امتِ مسلمہ کے سپرد کی تھی اس کی امت نے جس طرح حفاظت کی دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ حافظ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو زبانی یاد کیا۔ قراء نے وجوہ قرات، رسم خط اور الفاظ کی ادائیگی اور لہجہ کی حفاظت کی۔ مفسرین نے اس کی تشریح وتفسیر کو ضبط کیا محدثین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، اعمال اور احوال کو محفوظ رکھا۔ فقہاء نے تمام احکام کو مدون کیا۔ متکلمین نے ایمانیات وعقائد کو ہر قسم کی تحریف وتغیر سے بچایا۔ صوفیاء کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی کیفیات اندرونی سوز وگداز اور نسبت احسانی کو باقی رکھا۔ اہل عربیت نے زبان عربی کا تحفظ کیا اور صرَف ونحو اشتقاق اور لغت وغیرہ کی تدوین کی۔ غرض تعلیم نبوی کی حفاظت کے لئے جس گوشہ سے بھی کسی خدمت کی ضرورت تھی امت نے اس کی تکمیل کی۔

اور اس طرح گلشن اسلام ہمیشہ سدا بہار رہا کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود حق تعالیٰ نے اپنے ذمے لی تھی۔ لیکن جس طرح ہر باغ میں کچھ خودرَو پودے اور بے کار درخت اور بیل بوٹے اُگ آتے ہیں جن کا وجود اس باغ کی بہار پر اثر انداز ہوتا ہے اور اگر مالی ان کو بیخ وبن سے اکھاڑ کر نہ پھینکے تو باغ کی بہار کا ستیاناس ہو کر رہ جائے۔ اسی طرح اسلام میں بھی حاملینِ ملت

کے بالمقابل ہر دور میں کچھ نوابت ملت پیدا ہوتے رہے جن سے باغِ اسلام کی بہار پر برابر زوال کا خطرہ منڈلاتا رہا اور حاملین ملت ان نوابت ملت کا برابر استیصال کرتے رہے جس سے اس باغ کی بہار ہمیشہ بے خزاں رہی۔ ''یہ نوابت'' یعنی خودرَو خودساختہ افکار و خیالات کے حامل کبھی اس امت میں اندر ہی سے پیدا ہوئے اور کبھی غیروں کے افکار و نظریات کو لے کر باہر سے اس امت میں آشامل ہوئے۔

پھر جس طرح باغ کے خودرَو پودوں میں بعض کا ضرر کم ہوتا ہے اور بعض کا زیادہ اسی طرح ان نوابت میں بھی بعض کا ضرر کم تھا اور بعض کا زیادہ۔ ملل ونحل کی تاریخ جن لوگوں کے سامنے ہے وہ بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے فرق باطلہ میں سے کس فرقہ کا اس امت پر کتنا ضرر مرتب ہوا ہے۔ ان تمام فرقوں میں سب سے زیادہ جس فرقہ سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا وہ فرقہ باطنیہ ہے جس نے سارے اسلام کی تحریف کر کے یکسر اسے الحاد زندقہ اور اباحیت کا ہم آہنگ بنانے کی مذموم کوشش کی لیکن حاملین ملت نے فتنہ باطنیہ کا بیخ وبن سے استیصال کر کے رکھ دیا اور ان کے تمام افکار و خیالات کا قلع قمع کر کے ملت کو اس کے ضرر سے نجات دی۔

انگریز کے عہد نحوست مہد میں یہاں جو تحریکیں اسلام کو مسخ ومحرف کرنے کے لئے اٹھیں ان میں سب سے پہلے تحریک نیچریت کی ہے۔ پھر ایک طرف قادیانیت نے نئی نبوت کے روپ میں جنم لیا اور دوسری طرف چکڑالویت نے انکارِ حدیث کا فتنہ برپا کیا۔ اس کے بعد خاکسار تحریک نے سر اٹھایا اور پھر ان سب تحریکوں کا سڑا ہوا مغلوبہ مسٹر پرویز کے حصہ میں آیا اور ان سب پر کمیونزم کا تعفن اور مستزاد ہوا۔ چنانچہ پرویزی لٹریچر میں کمیونزم کا پورا معاشی ڈھانچہ اور اس کی مذہب بیزاری۔ نیچریت کی مادہ پرستی، قادیانیت کا انکار وجود۔ چکڑالویت کا انکار سنت، خاکسار کی تحریف وتاویل سب خرابیاں یکجا موجود ہیں اور مسٹر پرویز کے قلم کے روانی نے ان غلاظتوں میں اور اضافہ کر دیا ہے **فزادتھم رجسا علی رجسھم**۔

علماء کرام نے اگرچہ فتنہ پرویزی کے نمودار ہوتے ہی اس کے خلاف آواز بلند کر دی تھی لیکن جب اس فتنہ کا زور بڑھنے لگا اور پانی سر سے اونچا ہو گیا تو تمام علماء کی خدمت میں مسٹر

پرویز کے عقائد و نظریات کے بارے میں ایک استفتاء پیش کیا گیا اور ہر مکتب فکر کے علماء نے بلا کسی ادنیٰ اختلاف کے ان عقائد و نظریات کے کفر صریح ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی اور صاف لکھ دیا کہ جو شخص اس قسم کے عقائد و خیالات کا اظہار کرے اس کے کافر و ملحد ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ علماء کرام کا جب یہ متفقہ فتویٰ شائع ہوا تو مسٹر پرویز جو ساری عمر مسلمانوں کی کافر گری میں مشغول رہے اور ان کو اپنے خود ساختہ دین کی طرف دعوت دیتے رہے اپنی تکفیر پر اس قدر سخت برہم ہوئے کہ یارائے ضبط نہ رہا اور لگے علما کی تحقیر کرنے کہ ان کا تو کام ہی ہے لوگوں کو کافر بنانا۔ مسٹر موصوف سے غصہ میں اور کچھ نہ بن سکا تو وہی پرانا زنگ آلود حربہ نکال لیا جو ان سے پہلے ان کے پیش رو خاکسار استعمال کر چکے تھے اور خاکساروں کا بھی یہ حربہ اپنا نہیں تھا بلکہ وہ اسے قادیانیوں سے مانگ کر لائے تھے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جس وقت قادیانیوں کے خلاف تمام علماء کا متفقہ فتوی ان کی تکفیر کے متعلق شائع کیا گیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کے مشہور چیلے محمد حسین امروہوی نے ایک رسالہ اس مضمون کا مرتب کیا کہ تکفیر تو ہمیشہ سے ہوتی چلی آئی ہے۔ چنانچہ فلاں فرقہ نے فلاں فرقہ کے لئے یہ لکھا ہے اور فلاں شخص نے فلاں کو کافر کہہ دیا لہذا اس فتویٰ تکفیر سے بالکل متاثر نہ ہونا چاہئے۔

پھر جب خاکساروں کے خلاف فتویٰ نکلا تو انہوں نے اپنے مرکز نشر و اشاعت ''ادارہ عالیہ ہندیہ'' سے ایک طویل مقالہ اسی مضمون کا شائع کیا اور اس میں وہ تمام باتیں بتمام وکمال دہرائیں جو محمد حسین قادیانی کے رسالہ میں مذکور تھیں۔ اب مسٹر پرویز کے خلاف کفر کا فتوی شائع ہوا تو انہیں بھی بمصداق **اتواصوبه بل هم قوم طاغون** اپنے پیش رووں کی یہی غوغا آرائی دل سے پسند آئی اور لگے ان کی لے میں لے ملانے **تشابهت قلوبهم قاتلهم الله انی یوفکون**۔ چنانچہ مسٹر موصوف نے ''ادارہ عالیہ ہندیہ'' کے مقالہ کی مدد سے فوراً ایک مقالہ ''کافر گری'' کے نام سے لکھا اور اس کو جابجا شائع کیا تا کہ کسی نہ کسی طرح اس فتویٰ کی اہمیت کم کر دی جائے۔ (مسٹر پرویز نے اپنے اس مقالہ کی تیاری کے سلسلہ میں ''ادارہ عالیہ ہندیہ'' کا جن الفاظ میں شکریہ ادا کیا ہے وہ یہ ہیں: ..... ''ہم نے ان فتووں میں سے بیشتر کو محترم پیر رشید الدولہ صاحب سجادہ نشین

حضرت شاہ دولہ صاحب گجرات کے ایک مقالہ سے لیا ہے جسے ادارہ عالیہ ہندیہ اچھرہ لاہور نے شائع کیا اور جس کا عنوان ''کفر زار اسلام'' یعنی مولوی کا غلط مذہب نمبر 10 ''۔حوالے بھی وہیں سے نقل کئے گئے ہیں ، اس کے لئے ہم پیر صاحب کے شکر گزار ہیں''۔طلوع اسلام ۔ اپریل 62ء۔)۔حالانکہ سیدھی سادی بات یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی کی غلط تکفیر کر دی تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ دنیا میں جب بھی کسی کی تکفیر کی گئی تو وہ غلط ہی کی گئی۔اور جب بھی کسی کی تکفیر کی جائے گی تو وہ ہمیشہ غلط ہوگی۔ روزانہ ڈاکٹروں سے علاج میں غلطی ہو جاتی ہے۔جج اپنے فیصلوں میں غلطی کرتے رہتے ہیں لیکن کتنا احمق ہے وہ شخص جو یہ کہنے لگے کہ ڈاکٹروں کا تو کام ہی غلط علاج کرنا اور ججوں کا تو شغل ہی ہے ہمیشہ غلط فیصلے دینا۔پھر ایک ہے کہ ایک دو ڈاکٹروں یا ایک دو ججوں کا غلطی کرنا اور ایک ہے تمام ڈاکٹروں اور تمام ججوں کا ایک فیصلہ پر متفق ہو جانا۔جو شخص ان دونوں میں فرق نہ کرے وہ کتنا بیوقوف ہے۔ پھر جس طرح علاج کا ایک اصول ہے مقدمات کے جانچنے کا ایک طریق ہے اس طرح کفر و اسلام کے امتیاز کا بھی ایک معیار ہے۔مسٹر پرویز کا کفر اتنا واضح ہے کہ ہر عامی جو اسلام کے مبادیات سے واقف ہو ان کے خیالات و عقائد پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کفر میں شک نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مسٹر پرویز کے عقائد و نظریات آپ کے سامنے ہیں آپ پڑھ کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔**اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ**

9 ربیع الثانی 1382 محمد عبدالرشید نعمانی

علماءِ امت کا متفقہ

فتویٰ

پرویز کافر ہے

(مع اضافات جدیدہ)

شائع کردہ

شعبہ تصنیف، مدرسہ عربیہ اسلامیہ جامع مسجد نیوٹاؤن کراچی 5

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

چودھری غلام احمد پرویز جو اپنے مخصوص خیالات، افکار اور معتقدات کے داعی ہیں جن کی ترجمانی ان کی ''دعوت'' کا نقیب ماہنامہ ''طلوع اسلام'' برابر کر رہا ہے اور جن کے نظریات و افکار کی اشاعت کیلئے ملک میں جا بجا ''بزمِ طلوعِ اسلام'' کے نام سے انجمنیں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف نے خود اپنے قلم سے متعدد ضخیم کتابیں لکھ کر شائع کی ہیں۔ علماء تو ان کے الحاد و زندقہ سے واقف ہیں مگر عوام آئے دن ان کی تلبیس کا شکار ہوتے رہتے ہیں اس لئے عوام کی آگاہی کے لئے حضرات علماء کرام سے مذکورہ ذیل استفتاء کیا جاتا ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس شخص کے مذکورہ ذیل عقائد ہوں اور وہ ان کی دعوت واشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی رو سے ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ آیا وہ دائرہ اسلام میں داخل اور مسلمان ہے یا ملحد زندیق اور کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ؟۔

چوہدری صاحب کے خیالات ونظریات اور عقائد ''مشتے نمونہ ازخروارے'' مع حوالہ کتب وصفحات درج ذیل ہیں:

اللہ ورسول:

1- ''اللہ و رسول'' سے مراد ہی ''مرکز ملت'' (Central Authority) اور ''اولی الامر'' سے مفہوم ''افسران ماتحت''۔ (معارف القرآن از پرویز، ج 4 ص 626۔ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

2- ''قرآن کریم میں جہاں اللہ اور رسول کا ذکر آیا ہے اس سے مراد ''مرکز نظام حکومت'' ہے۔ (معارف القرآن ج4 ص623)

3- ''بالکل واضح ہے کہ اللہ و رسول سے مراد ''مرکز حکومت'' ہے''۔

(معارف القرآن ج4 ص624)

4- ''اللہ اور رسول سے مراد ہی ''مرکز ملت'' ہے۔ (معارف القرآن ج4 ص654)

5- ''اللہ اور رسول سے مراد ''مسلمانوں کا امام'' ہے''۔

(معارف القرآن ج4 ص624)

6- بعض مقامات پر اللہ اور رسول کے الفاظ کی بجائے قرآن اور رسول کے الفاظ بھی آئے ہیں جن کا مفہوم بھی وہی ہے یعنی ''مرکز ملت'' جو قرآنی احکام کو نافذ کرے''۔

(معارف القرآن ج4 ص630)

7- قرآن کریم میں ''مرکز ملت'' کو اللہ اور رسول کے الفاظ میں تعبیر کیا گیا ہے۔

(معارف القرآن ج4 ص631)

اللہ اور رسول کی اطاعت:

1- ''اللہ اور رسول کی اطاعت'' سے مراد ''مرکزی حکومت کی اطاعت ہے جو قرآنی احکام کو نافذ کرے گی''۔ (اسلامی نظام از پرویز ص 86 شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

2- ''اللہ اور رسول یعنی ''مرکز نظام ملت'' کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے''۔

(معارف القرآن ج4 ص631)

3- ''رسول اللہ کے بعد ''خلیفۃ الرسول'' رسول اللہ کی جگہ لے لیتا ہے اور اب خدا اور رسول کی اطاعت سے مراد یہی جدید مرکز ملت کی اطاعت ہوتی ہے''۔

(معارف القرآن ج4 ص686)

4- ''اس آیت مقدسہ میں عام طور پر اولی الامر سے مراد لئے جاتے ہیں ارباب حکومت (مرکزی اور ماتحت سب کے سب) اور اس کی تشریح یوں کی جاتی ہے کہ اگر قوم کو حکومت سے اختلاف ہو جائے تو اس کے تصفیہ کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن (اللہ) اور حدیث (رسول) کو سامنے رکھ کر مناظرہ کیا جائے اور جو ہار جائے فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے۔ ذرا غور فرمایئے کہ دنیا میں کوئی نظام حکومت اس طرح قائم بھی رہ سکتا ہے کہ جس میں حالت یہ ہو کہ حکومت ایک قانون نافذ کرے اور جس کا جی چاہے اس کی مخالفت میں کھڑا ہو جائے اور قرآن و احادیث کی کتابیں بغل میں داب کر مناظرہ کا چیلنج دیدے۔

اس آیت مقدسہ کا مفہوم بالکل واضح ہے اس میں اللہ اور رسول سے مراد ''مرکز ملت'' (Central Authority) ہے اور اولی الامر سے مفہوم افسران ماتحت۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقامی افسر سے کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو بجائے اس کہ وہیں مناقشات شروع کر دو امر متناع فیہ کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کر دو اسے مرکزی حکومت کی طرف (Refer) کر دو مرکز کا فیصلہ سب کے لئے واجب التسلیم ہوگا''۔ (اسلامی نظام ص 110۔111)

رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے:

''یہ تصور قرآن کی بنیادی تعلیم کے منافی ہے کہ اطاعت اللہ کے سوا کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے۔ حتیٰ کہ خود رسول کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتلا دیا گیا ہے کہ اسے بھی قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے، لہٰذا اللہ اور رسول سے مراد وہ مرکز نظامِ دین ہے جہاں سے قرآنی احکام نافذ ہوں''۔ (معارف القرآن ج4 ص 616)

رسول کی حیثیت:

1- ''اور تو اور انسانوں میں سب سے زیادہ ممتاز ہستی (محمد) کی پوزیشن بھی اتنی ہے کہ وہ

اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے، اسے بھی کوئی حق نہیں کہ کسی پر اپنا حکم چلا ئے ، خدا اپنے قانون میں کسی کو شریک نہیں کرتا''۔ (''سلیم کے نام'' از پرویز ج 2 ص 34 شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

2- ''پھر اسے بھی سوچئے کہ محبت رسول سے مفہوم کیا ہے؟۔ یہ مفہوم قرآن نے خود متعین کر دیا ہے جب نبی اکرم خود موجود تھے تو ''بہ حیثیت مرکز ملت'' آپ کی اطاعت فرض اولین تھی''۔

(مقام حدیث از پرویز ج 1 ص 19 شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

رسول کی اطاعت اس لئے نہیں کہ وہ زندہ نہیں:

''عربی زبان میں اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔ اسلامی نظام میں اطاعت امام موجود کی ہوگی جو قائم مقام ہوگا'' خدا اور رسول کا'' یعنی ''مرکز نظام حکومت اسلامی''۔ (اسلامی نظام ص 112)

ختم نبوت کا مطلب:

1- ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کرے گی''۔ (''سلیم کے نام'' از پرویز پندرھواں خط ص 250 طبع اول اگست 1953ء۔ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

2- ''اب سلسلہ نبوت ختم ہو گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔ صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا کوئی فیصلہ ان غیر متبدل اصولوں کے خلاف نہ ہو جائے جو وحی نے عطا کئے ہیں اور جو اب قرآن کی دفتین میں محفوظ ہیں''۔ (''سلیم کے نام'' اکیسواں خط ج 2 ص 120)

3- ''تم نے دیکھ لیا سلیم! کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ تھا کہ اب انسانوں کو صرف اصولی

راہنمائی کی ضرورت ہے۔ ان اصولوں کی روشنی میں تفصیلات وہ خود متعین کریں گے لیکن ہمارے ہاں یہ عقیدہ پیدا ہوگیا (اور اسی عقیدہ پر مسلمانوں کا عمل چلا آرہا ہے) کہ زندگی کے ہر معاملہ کی ہر تفصیل بھی پہلے سے متعین کردی گئی ہے اور ان تفاصیل میں اب کسی قسم کا ردوبدل نہیں ہوسکتا۔ یہ عقیدہ اس عظیم مقصد کے منافی ہے جس کے لئے ختم نبوت کا انقلاب عمل میں لایا گیا تھا''۔ (''سلیم کے نام'' بیسواں خط ج 2 ص 103)

قرآن عبوری دور کے لئے:

1- ''اب رہا یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت نہیں تو پھر قرآن میں وراثت وغیرہ کے احکام کس لئے دیئے گئے ہیں، سو اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرہ کو اپنے متعین کردہ پروگرام کی آخری منزل تک آہستہ آہستہ بتدریج پہنچاتا ہے۔ اس لئے وہ جہاں اس پروگرام کی آخری منزل کے متعلق اصول اور احکام متعین کرتا ہے۔ عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہنمائی دیتا چلا جاتا ہے۔ وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ وخیرات سے متعلق احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں جس میں سے معاشرہ گزر کر انتہائی منزل تک پہنچتا ہے''۔ (نظام ربوبیت از پرویز۔ تعارف، ص 25 شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ کراچی)

2- ''قرآن میں صدقہ وخیرات وغیرہ کے لئے جس قدر ترغیبات وتحریضات یا احکام و ضوابط آتے ہیں وہ سب اسی عبوری دور (Transitional Period) سے متعلق ہیں''۔ (نظام ربوبیت ص 167)

3- ''اس نظام کے قیام کے بعد کوئی مفلس اور محتاج باقی نہیں رہ سکتا لہذا مفلسوں اور محتاجوں کے متعلق اس قسم کے احکام صرف عبوری دور سے متعلق ہیں''۔ (''سلیم کے نام'' دوسرا خط۔ ج 1 ص 24 شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام لاہور)

شریعت محمدیہ منسوخ:

i- ''طلوع اسلام'' بار بار متنبہ کرتا رہا ہے اور اب پھر ملت کو متنبہ کرتا ہے۔ کہ خدا کے لئے ان چور دروازوں کو بند کرو۔ دین کی بنیاد صحیح قرآن اور فقط قرآن ہے جو ابدالآباد تک کے لئے واجب العمل ہے۔ روایات اس عہد مبارک کی تاریخ ہیں کہ رسول اللہصلی اللہ علیہ وسلم والذین معہ نے اپنے عہد میں قرآنی اصول کو کس طرح متشکل فرمایا تھا یہ اس عہد مبارک کی شریعت ہے۔ قرآنی اصول کی روشنی میں کسی فرد کو (جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں اسی لیے پرویز نے قرآنی اصول کو متشکل کرنے کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ''والذین معہ'' کا بھی اضافہ کیا ہے۔) جزئیات مستنبط کر کے اپنے عہد کے لئے شریعت بنا دینے کا حق نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی اتباع محمد (بقول مرزا) یا کتنا ہی مزاج شناسی رسول (بقول مودودی) کا دعویدار کیوں نہ ہو۔ بلکہ یہ حق صرف صحیح قرآنی خطوط پر قائم شدہ مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کا ہے کہ وہ قرآنی اصول کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب و مدون کر سکے جن کی قرآن نے کوئی تصریح نہیں کی۔ پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پڑنے پر تبدیل کی جاسکتی ہیں یہی اپنے زمانہ کے لئے شریعت ہیں''۔

(مقام حدیث ج 1 ص 391 شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

2- ''اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعین فرمودہ جزئیات کو قرآنی جزئیات کی طرح قیامت تک واجب الاتباع (یعنی ناقابل وتغیر تبدل) رہنا تھا تو قرآن نے ان جزئیات کو بھی خود ہی کیوں نہ متعین کر دیا یہ سب جزئیات ایک ہی جگہ مذکور اور محفوظ ہو جاتیں.......... اگر خدا کا منشا یہ ہوتا کہ زکوۃ کی شرح قیامت تک کے لئے اڑھائی فیصدی ہونی چاہئے تو وہ اسے قرآن میں خود بیان کر دیتا۔ اس سے ہم ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ منشاء خداوندی تھا ہی نہیں کہ زکوۃ کی شرح ہر زمانے میں ایک ہی رہے''۔

(مقام حدیث ج 2 ص 292 - 293 شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

ساری شریعت میں ردوبدل:

1- ''قرآن کے ساتھ انسان کو بصیرت عطا ہوئی ہے اس لئے جن امور کی تفصیل قرآن نے خود بیان نہیں کی اس کی تفصیل قرآنی اصولوں کی روشنی میں از روئے بصیرت متعین کی جائے گی۔ یہی رسول اللہ نے کیا اور ہمارے لئے بھی ایسا کرنا منشاء قرآنی اور سنت رسول اللہ کے عین مطابق ہے۔ اس باب میں اخلاق، معاملات اور عبادات میں کوئی تفریق و تخصیص نہیں اگر تفریق مقصود ہوتی تو عبادات کی جزئیات قرآن خود ہی متعین کردیتا''۔ (مقام حدیث۔ ج1 ص424)

2- ''جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادت دونوں پر منطبق ہوگا یعنی اگر جانشین رسول اللہ (قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے زمانے میں کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردو بدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی''۔
(قرآنی فیصلے از پرویز ص 15-14 شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

انکار حدیث:

i- ''مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی اس کی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول اللہ کو اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی جو قرآن کے ساتھ بالکل قرآن کے ہم پایہ (مثلہ معہ) ہے۔ یہ وحی روایات میں ملتی ہے۔ اس لئے روایات عین دین ہیں۔ یہ عقیدہ پیدا کیا اور اس کے ساتھ ہی روایات سازی کا سلسلہ شروع کردیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے روایات کا ایک انبار جمع ہو گیا.........اس طرح اس دین کے مقابل جو اللہ نے دیا تھا ایک اور ''دین'' مدون کر کے رکھ دیا اور اسے ''اتباع سنت رسول اللہ'' قرار دے کر امت کو اس میں الجھا دیا''۔ (مقام حدیث ج1 ص 421)

مسلمانوں کا مذہب حدیث یعنی جھوٹ ہے:

2- ''بہر حال جھوٹ پہلی سازش کے ماتحت بولا گیا یا بعد میں ''ابلہان مسجد'' نے ''نیک کاموں'' کے لئے اس جھوٹ کی حمایت کی، نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ یعنی یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا۔ وحی متلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ قرآن کی مثل ٹھہرا دیا گیا''۔ (مقام حدیث ج2 ص 122)

احادیث کا مذاق اڑانا:

''آیئے ہم آپ کو چند ایک نمونے دکھائیں ان ''احادیث مقدسہ'' کے جو حدیث کی صحیح ترین کتابوں میں محفوظ ہیں اور جو ملا کی غلط نگہی اور کوتاہ اندیشی سے ہمارے دین کا جزو بن رہی ہیں دیکھئے کہ ان احادیث کی رو سے وہی جنت جس کے حصول کا قرآنی طریقہ اوپر مذکور ہے کتنے سستے داموں ہاتھ آجاتی ہے؟۔

لیجئے اب روایات کی رو سے جنت کے ٹکٹ خریدئے۔ دیکھئے کتنی سستی جا رہی ہے۔

سب سے پہلے سلام علیکم کیجئے اور ہاتھ ملایئے لیجئے! جنت مل گئی۔

ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ ''جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا ہے''۔

اب مسجد میں چلئے اور وضو کیجئے۔ جنت حاضر ہے۔

مسلم کی حدیث ہے کہ وضو کرنے والے کے تمام گناہ پانی کے ساتھ ٹپک جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کا آخری قطرہ ہر عضو کے آخری گناہ کو ساتھ لے کر ٹپکتا ہے۔

کہیئے؟ کس قدر سستی رہی جنت! وضو کیا تو تمام گناہ اس کے پانی میں بہہ گئے اور اگر ساتھ دو رکعتیں نفل بھی پڑھ لئے تو خود رسول اللہ سے بھی آگے آگے جنت میں پہنچ گئے۔

اس سے بھی آسان! مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص موذن کے جواب میں اذان کے الفاظ دہراتا ہے .... تو یہ شخص جنت میں جائے گا۔

جسے قانون کی اصطلاح میں جرم کہا جاتا ہے اسے مذہب کی زبان میں گناہ کہتے ہیں جرم ایک مرتبہ کا بھی کم نہیں ہوتا لیکن عادی مجرم کے لئے تو سوسائٹی میں کوئی جگہ ہی نہیں۔اس کے برعکس ملا کے مذہب نے جرائم کے لئے ایسا لائسنس دے رکھا ہے کہ صبح وشام تک جرم پر جرم کئے جاؤ لیکن ساتھ نمازیں بھی پڑھتے جاؤ، سب جرم معاف ہو جائیں گے ..... ترمذی کی حدیث ہے کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز با جماعت ادا کرنے والا دوزخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے۔

لیجئے ایک چلہ پورا کر لیجئے اور عمر بھر کے لئے جو جی آئے کیجئے۔دوزخ میں آپ کبھی نہیں جا سکتے۔(مقام حدیث ج2 ص96 تا100)

احادیث نبوی کے ساتھ تمسخر واستہزاء کا یہ سلسلہ اس کتاب کے صفحہ125 تک چلا گیا ہے۔

آج اسلام دنیا میں کہیں نہیں:

''اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں صرف ہوتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پہلے زمانے کے ''مذہب'' میں تبدیل کر دیا جائے چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں''۔(''سلیم کے نام'' پندرھواں خط ص 251،252 طبع اول، اگست 1953ء۔شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

ذات باری تعالیٰ:

''اور چونکہ ''خدا'' عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے اس لئے قوانین خداوندی کی اطاعت درحقیقت انسان کی اپنی فطرت عالیہ کے نوامیس کی اطاعت ہے''۔(معارف القرآن ج4 ص420)

آخرت سے مراد مستقبل:

''قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کی بجائے ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا

ہے۔اسی کا نام ''ایمان بالآخرت'' ہے اور یہ بجائے خویش بہت بڑا انقلاب ہے جسے رسالت محمدیہ نے انسانی نگاہ میں پیدا کیا ہے یعنی ہمیشہ نگاہ مستقبل پر رکھنی و بالاخرۃ ھم یوقنون۔اس زندگی میں بھی مستقبل پر اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی''۔(''سلیم کے نام'' اکیسواں خط ج 2 ص 124)

جنت وجہنم:

''بہر حال مرنے کے بعد کی ''جنت اور جہنم'' مقامات نہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں''۔(لغات القرآن از پرویز ج 1 ص 449۔شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام لاہور)

ملائکہ:

1- '' اس سے ظاہر ہے کہ ان مقامات میں ''ملائکہ'' سے مراد وہ نفسیاتی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں'' (ابلیس و آدم از پرویز ص 195۔شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

2- ''قرآن کریم نے ''ملائکہ'' پر ایمان کو ''اجزائے ایمان'' میں سے قرار دیا ہے۔ (مثلاً ۲/ ۲۸۵) یعنی ایک شخص کے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ۔ کتب۔رسل۔آخرت پر ایمان لانے کے ساتھ ملائکہ پر بھی ایمان لائے۔
سوال یہ ہے کہ ملائکہ پر ایمان کے معنی کیا ہیں؟
اس کے معنی یہ ہیں کہ ملائکہ کے متعلق وہ تصور رکھا جائے جو قرآن نے پیش کیا ہے اور انہیں وہی پوزیشن دی جائے جو قرآن نے ان کے لئے متعین کی ہے۔''ملائکہ'' کے متعلق قرآن میں ہے کہ انہوں نے آدم کو سجدہ کیا۔(۳/۴۳) یعنی وہ آدم کے سامنے جھک گئے۔جیسا کہ آدم کے عنوان میں بتایا جا چکا ہے آدم سے مراد خود آدمی (یا نوع انسان) ہے۔لہٰذا ملائکہ کے آدم کے سامنے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ یہ قوتیں وہ ہیں جنہیں انسان مسخر کر سکتا ہے۔انہیں انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے۔کائنات کی جو قوتیں ابھی تک ہمارے علم میں نہیں آئیں، انہیں چھوڑیئے۔جو قوتیں ہمارے علم میں آچکی ہیں ان کے متعلق صحیح ایمان یہ ہوگا کہ ان سب کو انسان

کے سامنے جھکنا چاہئے۔

اب ظاہر ہے کہ جس قوم کے سامنے کائناتی قوتیں نہیں جھکتیں وہ قوم (قرآن کی رو سے) صف آدمیت میں شمار ہونے کے بھی قائل نہیں چہ جائیکہ اسے ''جماعت مومنین'' کہا جائے۔ (کیونکہ مومن کا مقام عام آدمیوں کے مقام سے کہیں اونچا ہے)''۔

(لغات القرآن از پرویز ج 1 ص 244)

جبریل:

''انکشاف حقیقت کی ''روشنی'' (ذریعہ یا واسطہ) کو جبریل سے تعبیر کیا گیا ہے''۔

(ابلیس و آدم ص 283)

قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد:

نمونہ کے طور پر صرف ''سورہ فاتحہ'' کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے جو اس کی سات آیتوں کی نمبروار تشریح ہے۔

1- ''زندگی کا ہر حسین نقشہ اور کائنات کا ہر تعمیری گوشہ، خالق کائنات کے عظیم القدر نظام ربوبیت کی ایسی زندہ شہادت ہے جو ہر چشم بصیرت سے بے ساختہ داد تحسین لے لیتی ہے۔

2- وہ نظام جو تمام اشیائے کائنات اور عالمگیر انسانیت کو، ان کی مضمر صلاحیتوں کی نشو ونما سے تکمیل تک لے جا رہا ہے۔ عام حالات میں بتدریج ، اور ہنگامی صورتوں میں انقلابی تغیر کے ذریعے۔

3- انسان کو یہ تمام سامانِ نشو ونما بلا مزدو معاوضہ ملتا ہے،لیکن اس کی ذات کی نشو ونما اور اس کے مدارج کا تعین اس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے۔جن کے نتائج خدا کے اس قانون مکافات کی رُو سے مرتب ہوتے ہیں جس پر اسے کامل اقتدار حاصل ہے۔

4- اے عالمگیر انسانیت کے نشو ونما دینے والے! ہم تیرے اسی قانون عدل و ربوبیت کو اپنا

ضابطہ حیات بناتے اور اسی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق اپنی صلاحیتوں کی بھرپور اور متناسب نشو ونما کرسکیں اور پھر انہیں تیرے ہی بتائے ہوئے طریق کے مطابق صرف کریں۔

5- ہماری آرزو یہ ہے کہ یہ پروگرام اور طریق، جو انسانی زندگی کو اس کی منزل مقصود تک لے جانے کی سیدھی اور متوازن راہ ہے، نکھر اور ابھر کر ہمارے سامنے آجائے۔

6- یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر، پچھلی تاریخ میں، سعادت مند جماعتیں، زندگی کی شادابی وخوشگواری، سرفرازی وسربلندی اور سامان زیست کی کشادگی وفراوانی سے بہرہ یاب ہوئی تھیں۔

7- اوران کا انجام ان سوختہ بخت اقوام جیسا نہیں ہوا تھا جو اپنے انسانیت سوز جرائم کی وجہ سے یکسر تباہ و برباد ہو گئیں، یا جو زندگی کے صحیح راستہ سے بھٹک کر اپنی کوششوں کو نتائج بدوش نہ بنا سکیں اور اس طرح ان کا کاروانِ حیات، ان قیاس آرائیوں کے سراب اور توہم پرستیوں کے پیچ وخم میں کھو کر رہ گیا''۔

(مفہوم القرآن از پرویز پارہ اول ص 1۔ شائع کردہ میزان پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور)

پرویز کی پوری کتاب ''مفہوم القرآن'' اسی تحریف والحاد سے بھرپور ہے جس کا نمونہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اب تک اس کتاب کے چار پارے شائع ہو چکے ہیں۔

آدم علیہ السلام:

''ہمارے ہاں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ ''آدم'' جس کے جنت سے نکلنے کا قصہ قرآن کریم کے مختلف مقامات میں آیا ہے (مثلاً ۲/۳۰) نبی تھے۔ قرآن سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ قرآن کریم نے مختلف مقامات پر قصہ آدم کی جو تفاصیل بیان کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا۔ بالفاظِ دیگر قصہ آدم کسی خاص فرد (یا جوڑے) کا قصہ نہیں بلکہ خود ''آدمی'' کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی

انداز میں بیان کیا ہے۔اس داستان کا آغاز انسان کی اس حالت سے ہوتا ہے جب اس نے قدیم (Primitire) انفرادی زندگی کی جگہ پہلے پہل تمدنی زندگی (Social life) شروع کی۔

(لغات القرآن از پرویز ج1 ص 214)

حضور کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا:

1- ''رسول اکرم کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دیا گیا''۔(سلیم کے نام۔ج 3 ص 36)

2- ''مخالفین بار بار نبی اکرم سے معجزات کا تقاضا کرتے ہیں اور اللہ تعالی ہر باران کے مطالبہ کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ ہم نے رسول کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا۔اس کے معجزات صرف دو ہیں:

(ا) یہ کتاب جس کی مثل ونظیر کوئی پیش نہیں کرسکتا۔(۲۹/۵۱)

اور

(۲) خود اس رسول کی اپنی زندگی جو سیرت و کردار کے بلند ترین مقام پر فائز ہے۔(۱۰/۱۶)

ان کے علاوہ اگر تم معجزات دیکھنا چاہتے ہو تو **قل انظروا ما ذا فی السموت والارض** پر غور کرو۔قدم قدم پر معجزات دکھائی دیں گے۔

غور کرو سلیم! حضور نبی اکرم کو تو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا جاتا''۔

(سلیم کے نام ج 3 ص 92-91)

3- ''نبی اکرم کو قرآن کے سوا (جو عقلی معجزہ ہے) کوئی اور معجزہ نہیں دیا گیا''۔

(معارف القرآن ج 4 ص 731)

انکار معراج:

''سورہ بنی اسرائیل کی آیت اسریٰ میں کہا گیا ہے کہ خدا اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا تاکہ وہاں سے اپنی آیات دکھائے .... خیال ہے کہ

اگر یہ واقعہ خواب کا نہیں تو یہ حضور کی شب ہجرت کا بیان ہے۔اس طرح مسجد اقصیٰ سے مراد مدینہ کی مسجد نبوی ہوگی جسے آپ نے وہاں جا کر تعمیر فرمایا''۔(معارف القرآن ج4 ص 736)

عقیدہ تقدیر کا انکار:

''مجوسی اساورہ نے یہ سب کچھ اس خاموشی سے کیا کہ کوئی بھانپ ہی نہ سکا کہ اسلام کی گاڑی کس طرح دوسری پٹری پر جا پڑی، انہوں نے تقدیر کے مسئلہ کو اتنی اہمیت دی کہ اسے مسلمانوں میں جزو ایمان بنا دیا۔چنانچہ ہمارے ایمان میں **والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ** کا چھٹا جزو انہی کا داخل کیا ہوا ہے۔(قرآنی فیصلے صفحہ 190)

وزن اعمال کی افیون:

''اس پیشوائیت نے جس کا ہمارے یہاں مُلائیت نام ہے، آہستہ آہستہ مسلمانوں کو یہ افیون پلانی شروع کی کہ دنیا کے معاملات دنیاداروں کا حصہ ہیں جو اس مردار کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں مذہب انسان کی عاقبت سنوارنے کے لئے ہے۔اس نے جس قدر حکم دے رکھے ہیں ان کے متعلق یہ کبھی نہ پوچھو کہ ان کی غایت کیا ہے۔یہ خدا کی باتیں ہیں۔جو خدا ہی جان سکتا ہے۔مذہب میں عقل کا کوئی کام نہیں۔تم صرف یہ سمجھ لو کہ فلاں بات کا حکم ہے اس لئے اسے کرنا ہے اور اس کا'' ثواب'' تمہارے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا اور یہ تمام پرزیاں قیامت کے دن ترازو میں رکھ کر تولی جائیں گی اور جنت میں لے جانے کا ذریعہ بن جائیں گی''۔(قرآنی فیصلے ص 67)

نظریہ ارتقاء:

''یہ سوال کہ دنیا میں ''سب سے پہلا انسان'' کس طرح وجود میں آ گیا۔ذہن انسانی کے لئے وجہ ہزار حیرت واستعجاب رہا ہے چنانچہ ان مذاہب میں جن میں توہم پرستی نے حقائق کی جگہ لے رکھی ہے اس عقیدے کے حل میں عجیب وغریب افسانہ طرازیوں سے کام لیا گیا ہے لیکن قرآن کریم نے اس کے متعلق جو کچھ بتایا ہے وہ ٹھیک وہی ہے جس کی طرف علم وبصیرت کے انکشافات راہ نمائی کئے جا رہے ہیں۔سائنس کے انکشافات کی رو سے خاک کے ذرے مختلف

ارتقائی منازل طے کر کے قرنہا قرن کے بعد، انسانی صورت میں متشکل ہوگئے ہیں۔ یعنی سب سے پہلے کوئی ایک فرد صورت انسانی میں جلوہ گر نہیں ہوا بلکہ ایک نوع وجود پذیر ہوئی، ان متنوع مراحل کی تفصیل قرآن کریم کی آیات جلیلہ میں عجیب انداز میں سمٹی ہوئی ہے''۔

(ابلیس و آدم از پرویز 63 ص 64۔ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

ارکان اسلام:

''اسلامی نظامِ زندگی میں یہ تبدیلی اس دن سے ہوگئی جب دین مذہب سے بدل گیا۔ اب ہماری صلوۃ وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا ایشور بھگتی کہلاتی ہے۔ ہمارے روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں برت کہتے ہیں، ہماری زکوۃ وہی شے ہے جسے مذہب دان یا خیرات کہہ کر پکارتا ہے۔ ہمارا حج مذہب کی یاترا ہے۔ ہمارے ہاں یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ''ثواب'' ہوتا ہے۔ مذہب کے ہاں اسی کو پن کہتے ہیں اور ثواب سے نجات (مکتی یا Salvation) ملتی ہے۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح دین (نظام زندگی) یکسر مذہب بن کر رہ گیا۔ اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ان امور کا نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ۔ آج ہم بھی اسی مقام پر ہیں جہاں اسلام سے پہلے دنیا تھی''۔

(قرآنی فیصلے از پرویز ص 302-301 شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

نماز:

-1 ''عجم میں مجوسیوں (پارسیوں) کے ہاں پرستش کی رسم کو نماز کہا جاتا تھا۔ (یہ لفظ ہی ان کے ہاں کا ہے اور ان کی کتابوں میں موجود ہے) لہذا صلوۃ کی جگہ نماز نے لے لی۔ اور قرآن کی اصطلاح ''اقیموا الصلوۃ'' کا ترجمہ ہوگیا۔ نماز پڑھو جب گاڑی نے اس طرح پٹڑی بدلی تو اس کے پیئے (؟) کا ہر چکر اسے منزل سے دور لے جاتا گیا۔ چنانچہ اب حالت ہو چکی ہے کہ اقیموا الصلوۃ سے ذہن نماز پڑھنے کے

علاوہ کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہوتا اور نماز پڑھنے سے مراد ہے خدا کی پرستش کرنا''۔

(قرآنی فیصلے ص 26-27)

2- ''قرآن کریم نے ''نماز پڑھنے'' کے لئے نہیں کہا۔ قیام صلوۃ۔ یعنی نماز کے نظام (Institution) کے قیام کا حکم دیا ہے۔ مسلمان نمازیں پڑھتے ضرور ہیں لیکن انہوں نے نظام صلوٰۃ کو قائم نہیں کیا ان کی نماز، ایک وقت معینہ کے لئے، ایک عمارت (مسجد) کی چار دیواری کے اندر، ایک عارضی عمل بن کر رہ جاتی ہے''۔

(معارف القران۔ ج۴ ص ۳۲۸)

پرویز کے نزدیک ''اقام الصلوۃ'' سے مراد ہے۔

3- ''معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا جن پر ربوبیتِ نوعِ انسانی (رب العالمینی) کی عمارت استوار ہوتی جائے۔ قلب و نظر کا وہ انقلاب جو اس معاشرہ کی روح ہے''۔

(نظام ربوبیت ص 87)

کم از کم دو وقت کی نماز:

''سورہ نور میں صلوۃ الفجر اور صلوۃ العشاء کا ذکر (ضمناً) آیا ہے جہاں کہا گیا ہے کہ تمہارے گھر کے ملازمین کو چاہئے کہ وہ تمہاری (Privacy) کے اوقات میں اجازت لے کر کمرے کے اندر آیا کریں۔ یعنی **من قبل صلوۃ الفجر و حین تضعون ثیابکم من الظھیرۃ ومن بعد صلوۃ العشآء** (۲۴/۵۸) ''صلوۃ الفجر'' سے پہلے اور جب تم دوپہر کو کپڑے اتار دیتے ہو۔ اور صلوۃ العشاء کے بعد''۔ اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ کے زمانے میں اجتماعات صلوۃ کے لئے (کم از کم) یہ دو اوقات متعین تھے۔ جبھی تو قرآن کریم نے ان کا ذکر نام لے کر کیا ہے''۔ (لغات القرآن از پرویز ج 3 ص 1043-1044)

نمازوں میں ردوبدل:

''جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادت دونوں پر

منطبق ہوگا۔یعنی اگر جانشین رسول اللہ (یعنی قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا۔ اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردو بدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی''۔(قرآنی فیصلے ص 15-14)

زکوۃ:

1- ''زکوۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے۔اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اس لئے کہ شرح ٹیکس کا انحصار ضروریاتِ ملی پر ہے۔حتیٰ کہ ہنگامی صورتوں میں حکومت وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضروریات سے زائد ہو، لہٰذا جب کسی جگہ اسلامی حکومت نہ ہو تو پھر زکوۃ بھی باقی نہیں رہتی''۔(قرآنی فیصلے ص35)

2- ''ظاہر ہے کہ ہماری حکومت ہنوز اسلامی حکومت نہیں ہے۔اس لئے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔حکومت ٹیکس وصول کر رہی ہے۔اگر یہ حکومت اسلامی ہوگئی تو یہی ٹیکس زکوٰۃ ہو جائے گا ایک طرف ٹیکس اور اس کے ساتھ دوسری طرف زکوٰۃ، قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے''۔

(قرآنی فیصلے ص37)

3- ''اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی تناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فیصدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پا جائے گی اور جب قرآنی نظام ربوبیت اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو اس کی نوعیت کچھ اور ہی ہو جائے گی''۔ (سلیم کے نام۔پانچواں خط۔ج1 ص 77-78)

(یعنی جب ''اشتراکی نظام'' مکمل طور پر ملک میں رائج ہو جائے گا تو زکوٰۃ کی ضرورت سرے سے ختم ہو جائے گی کیونکہ زکوۃ کا حکم تو پرویز کے نزدیک عبوری دور سے متعلق ہے)

4- ''زکوٰۃ (یعنی حکومت کے ٹیکس) کی شرح میں تغیر وتبدل کی ضرورت ایک ایسی حقیقت ہے جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نظر نہیں آتی''۔ (قرآنی فیصلے ص 12)

5- زکوۃ سے مراد اڑھائی فیصدی ٹیکس نہیں بلکہ یہ ایک پروگرام ہے جس کی سرانجام دہی مومنین کے ذمہ ہے''۔ (نظام ربوبیت ص 164)

6- ''ایتاء زکوٰۃ۔ نوعِ انسانی کی نشوونما کا سامان بہم پہنچانا (تزکیہ کے معنی ہیں نشوونما۔ بالیدگی)''۔ (نظام ربوبیت ص 87)

صدقات اور صدقہ فطر:

1- ''صدقات ان ٹیکسوں کا نام ہے جو حکومتِ اسلامیہ کی طرف سے ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے عائد کئے جاتے ہیں، انہی میں صدقہ فطر ہے''۔

(قرآنی فیصلے ص 50)

2- اب سنت رسول اللہ کا صرف اتنا حصہ پیش کیا جاتا ہے کہ نماز سے پہلے صدقہ فطر نکال کر اپنے اپنے طور پر غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے اگر ایسا نہ کیا جائے گا۔ تو روزے معلق رہ جائیں گے۔ خدا تک نہیں پہنچیں گے۔ گویا صدقہ فطر ملت کے اجتماعی مصالح کے لئے نہیں بلکہ ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈال دیا جاتا ہے تا کہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔ غور فرمایا آپ نے کہ بات کیا تھی اور کیا بن گئی .... لیکن جب تک دین کی باگ مولوی کے ہاتھ میں ہے صدقات نکلتے رہیں گے زکوٰۃ دی جاتی رہے گی، قربانیاں ہوتی رہیں گی۔ لوگ حج بھی کرتے رہیں گے اور قوم بدستور بے گھر، بے در، بھوکی، ننگی، اسلام کے ماتھے پر کلنگ کے ٹیکے کا موجب بنی رہے گی۔ کتنا بڑا ہے یہ انتقام جو ہزار برس سے اسلام سے لیا جا رہا ہے۔ اور غور کیجئے اس انتقام کے لئے آلہ کار کن لوگوں کو بنایا جاتا ہے۔ (قرآنی فیصلے ص 51-52)

حج:

1- ''نماز ان کی پوجا پاٹ، حج ان کی یاترا، رسوم باقی۔ خود فنا...... حج کرنے جاتے ہیں تا کہ عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ادا کر آئیں اور آتے وقت زمزم کا پانی ٹین کی ڈبیوں میں بند کر کے لے آئیں تا کہ اسے مردوں کے کفن پر چھڑکا جائے۔ نتیجہ اس کا وہ سکراتِ موت کی ہچکیاں جن میں پوری کی پوری امت آج گرفتار ہے''۔

(معارف القرآن ج4 ص392)

2- ''اول تو حج ہی اپنے مقصد کو چھوڑ کر محض ''یاترا'' بن کر رہ گیا ہے۔ حاجی وہاں جاتے ہیں تا کہ اپنے تمام سابقہ گناہ آبِ زمزم سے دھو کر اس طرح واپس آجائیں جس طرح بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو''۔ (قرآنی فیصلے ص63)

3- ''حج عالمِ اسلامی کا وہ عالمگیر اجتماع ہے جو اس امت کے مرکز محسوس (کعبہ) میں اس غرض کے لئے منعقد ہوتا ہے کہ ملت کے تمام اجتماعی امور کا حل قرآنی دلائل و حجت کی رو سے تلاش کیا جائے اور اس طرح یہ امت اپنے فائدے کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے''۔ (لغات القرآن۔ ج2 ص474)

قربانی:

1- ''حج عالم اسلامی کی بین الملّی کانفرنس کا نام ہے، اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے خورد ونوش کے لئے جانور ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ بس یہ تھی قربانی کی حقیقت جو آج کیا سے کیا بن کر رہ گئی ہے۔ (رسالہ قربانی از پرویز۔ ص 3)

2- ''قرآن کریم میں جانور ذبح کرنے کا ذکر حج کے ضمن میں آیا ہے عرفات کے میدان میں جب یہ تمام نمائندگانِ ملت ایک لائحہ عمل طے کر لیں گے تو اس کے بعد منیٰ کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع رہے گا۔ جہاں یہ باہمی بحث و تمحیص سے اس پروگرام کی تفصیلات طے کریں گے۔ ان مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہوں

گی،آج صبح پاکستان والوں کے ہاں۔شام کو اہل افغانستان کے ہاں۔اگلی صبح اہل شام کی طرف۔**وقس علی ذلك**۔ان دعوتوں میں مقامی لوگ بھی شامل کر لئے جائیں گے۔امیر بھی،غریب بھی۔اس مقصد کے لئے جو جانور ذبح کئے جائیں گے۔قربانی کے جانور کہلائیں گے۔ (قرآنی فیصلے ص 55)

3- مقام حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ (یعنی اپنے اپنے شہروں میں) قربانی کے لئے کوئی حکم نہیں ......اس لئے یہ ساری دنیا میں اپنے اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہے ....ذرا حساب لگایئے کہ اس رسم کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا کس قدر روپیہ ہر سال ضائع ہو جاتا ہے ....اگر آپ ایک کراچی شہر کو لے لیں تو اس آٹھ دس لاکھ کی آبادی میں سے اگر پچاس ہزار نے بھی قربانی دی ہو اور ایک جانور کی قیمت تیس روپیہ بھی سمجھ لی جائے تو پندرہ لاکھ روپیہ ایک دن میں صرف ایک شہر سے ضائع ہو گیا۔اب اس حساب کو پورے پاکستان میں پھیلایئے اور اس سے آگے ساری دنیا کے مسلمانوں پر اور پھر سوچئے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں!
لیکن اگر ہمیں سوچنا آ جائے تو پھر ہماری بربادی کیوں ہو؟۔

(قرآنی فیصلے ص 55-56)

4- ''مذہبی رسومات کی ان دیمک خوردہ لکڑیوں کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کے سہارے دیئے جاتے ہیں کہیں قربانی کو سنتِ ابراہیمی قرار دیا جاتا ہے،کہیں اسے صاحبِ نصاب پر واجب ٹھہرایا جاتا ہے کہیں اسے تقربِ الٰہی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے کہیں دوزخ سے محفوظ گزر جانے کی سواری بنا کر دکھایا جاتا ہے''۔

(قرآنی فیصلے ص 64)

5- ''قربانی تو وہاں کھانے پینے کا سامان مہیا کرنے کا ذریعہ تھی۔اب جس طرح وہاں جانور ذبح کر کے دبائے جاتے ہیں نہ ہی وہ مقصودِ خداوندی ہے اور نہ ہی ان کی ہم

آہنگی میں ہر جگہ جانوروں کا ذبح کرنا بغیر کسی مقصد و غایت کو اپنے ساتھ لئے ہوئے۔
وہاں بھی سب کچھ ضائع کر دیا جاتا ہے اور یہاں بھی۔ و ذلك خسران المبين۔
(قرآنی فیصلے ص 65)

تلاوت قرآن کریم:

"یہ عقیدہ کہ بلا سمجھے قرآن کے الفاظ دہرانے سے "ثواب" ہوتا ہے یکسر غیر قرآنی عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ در حقیقت عہدِ سحر کی یادگار ہے"۔ (قرآنی فیصلے۔ص 104)

ایصالِ ثواب:

"اس سے آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ "ایصال ثواب" کا عقیدہ کس طرح "مکافاتِ عمل" کے اس عقیدہ کے خلاف ہے جو اسلام کا بنیادی قانون ہے، خدا جانے اس قوم نے کہاں کہاں سے ان عقائد کو پھر سے لے لیا۔ جنہیں مٹانے کے لئے قرآن آیا تھا اور اس صورت میں جبکہ خود قرآن اپنی اصل شکل میں ان کے پاس موجود ہے۔ اس سے بڑا تغیر بھی آسمان کی آنکھ نے کم ہی دیکھا ہوگا"۔ (قرآنی فیصلے ص 98)

دین کے ہر گوشہ میں تحریف ہو چکی ہے:

"وہ دین جو محمد رسول اللہ نے دنیا تک پہنچایا تھا اس کا کون سا گوشہ اور کونسا شعبہ ہے جس میں تحریف نہیں ہو چکی"۔ (قرآنی فیصلے ص 66)

برہمو سماجی مسلمان:

"یہ ہر رنگ کی "خدا پرستی" میں "نیک عملی" کی راہیں بتانے والے "برہموسماجی مسلمان" کیا جانیں کہ قرآن کی رو سے "خدا پرستی" کسے کہتے ہیں اور "نیک عملی" کیا ہوتی ہے؟۔
("سلیم کے نام"۔ اٹھارواں خط ج 2 ص 15)

قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے:

"اسی حقیقت کو قرآن نے سورہ آل عمران میں زیادہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس

میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام کی راہ کونسی ہے اور اسے حضرات انبیاء کرام نے کس طرح اختیار کیا۔ اس کے بعد اس حقیقت کا اعلان ہے کہ فوز و فلاح اور سعادات و برکات کی یہی ایک راہ ہے۔ **و من یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه و هو فی الاخرة من الخاسرین** (3/85)۔ جو قوم اس راہ کو چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کرے گی تو اس کی یہ راہ قابل قبول نہیں ہو گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ آخرالامر تباہ و برباد ہو جائے گی۔

اس کے بعد مسلمانوں کی تاریخ سامنے لائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ **کیف یهدی الله قوما کفروا بعد ایمانهم** بھلا سوچو کہ خدا اس قوم پر زندگی کی راہیں کس طرح کشادہ کردے گا جس نے ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کر لی ہو **وشهدوا أن الرسول حق و جآء هم البینت** حالانکہ ان کی طرف خدا کا واضح ضابطہ حیات آ چکا تھا۔ اور وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے تھے کہ ان کے رسول نے اس ضابطہ حیات پر عمل پیرا ہو کر کس طرح تعمیری نتائج پیدا کر دکھائے تھے۔ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد اس قوم نے کفر کی راہ اختیار کر لی۔ **و الله لا یهدی القوم الظلمین** سو ایسی ظالم قوم کو خدا کسی طرح سعادتوں کی راہ دکھائے۔ **اولئك جزاؤهم أن علیهم لعنة الله و الملئكة و الناس أجمعین** ان کی اس روش کا فطری نتیجہ یہ ہوا کہ یہ قوم ان تمام آسودگیوں سے محروم ہو گئی جو نظامِ خداوندی سے وابستگی سے حاصل ہوئی تھیں اور ان تمام آسائشوں سے بھی محروم ہو گئی جو فطرت کی قوتوں کو مسخر کرنے سے ملتی تھیں حتیٰ کہ ان کی ذلت و پستی کی وجہ سے دوسری قومیں بھی انہیں اپنے پاس نہیں آنے دیتیں اور دور دور رکھتی ہیں **لا یخفف عنهم العذاب ولا هم ینظرون**۔ اس بناء پر کہ انہوں نے اپنا نام مسلمان رکھ چھوڑا ہے ان کی اس تباہی میں کسی طرح کمی واقع نہیں ہو سکتی، نہ ہی انہیں اس سے زیادہ مہلت مل سکتی تھی جتنی مہلت خدا کے قانونِ امہال و تدریج کی رو سے ملا کرتی ہے ....

دیکھو سلیم! قرآن نے واضح الفاظ سے بتا دیا ہے کہ اس امت کو جو سرفرازیاں شروع میں نصیب ہوئی تھیں وہ ان بینات (قرآن کے واضح قوانین) پر چلنے کا نتیجہ تھیں جو انہیں خدا کی طرف سے ملے تھے پھر جب انہوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تو یہ ان تمام برکات سے محروم ہو گئے۔ (''سلیم کے نام''۔ سینتیسواں خط۔ ج 3 ص 197 تا 199)

پرویزی شریعت میں صرف چار چیزیں حرام ہیں:

محمد صبیح ایڈوکیٹ نے دارالاشاعت قرآن ٹھٹھہ سے 96 صفحات کا ایک رسالہ شائع کیا تھا جس کا نام ہے'' حلال وحرام کی تحقیق''۔ ماہنامہ'' طلوعِ اسلام'' بابت مئی 1956ء میں اس رسالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جو دادِ تحقیق دی گئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

'' سید محمد صبیح صاحب نے اس رسالہ میں بتایا ہے کہ قرآن کی رو سے صرف مردار، بہتا خون۔ لحمِ خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں۔ ان کے علاوہ اور کچھ حرام نہیں''۔

یہ قرآن کا واضح فیصلہ ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہمارے مروجہ اسلام میں حرام وحلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں اور کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی شعبے کو حرام قرار دے دیں، یہ حق صرف اللہ کو حاصل ہے۔

(طلوع اسلام مئی 52ء ۔ص69)

چودھری غلام احمد پرویز کی تمام کتابیں اسی قسم کے عقائد ونظریات سے پُر ہیں اور اب ایک مستقل فرقہ انہوں نے اپنے عقائد کی بنیاد پر قائم کرلیا ہے۔

حضرت علماء کرام از روئے شرع بیان فرمائیں کہ اس فرقہ کے بانی اور ان کے متبعین کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟ اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا مثلاً ان سے نکاح کرنا، مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا اور ان کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے؟ اور کیا وہ کسی مسلمان کے وارث ہا سکتے ہیں؟ ۔بینوا وتوجروا

☆ ☆ ☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب واللہ الموفق للصواب۔

الحمد للہ رب العالمین ، والعاقبۃ للمتقین، ولا عدوان الاعلی الظالمین ۔والصلوۃ والاسلام علی سیدنا محمد و الہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرما کر اس کی تشریح و

تفسیر کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معبوث فرمایا چنانچہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وفعل اور تقریر سے قرآن کریم کی مکمل تشریح فرمائی، قرآن کریم کے سب سے پہلے مفسر آپ ہی ہیں۔ امت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تشریح کو اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کیا گیا وراس طرح قرآن کریم کی تعبیر وتشریح ٹھیک اسی طرح محفوظ ہوگئی جس طرح اس کے الفاظ محفوظ ہیں۔

پھر امت کے مسلسل تعامل وتوارث نے اس کی حفاظت پر مہریں ثبت کیں، لہٰذا اب کسی کو یہ حق نہیں کہ قرآن کریم کی کوئی نئی تعبیر کرے یا ضروریاتِ دین۔ اللہ، رسول، آخرت، جنت، دوزخ، ملائکہ، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج وغیرہ کی کوئی نئی تشریح کر کے ان میں تحریف کرے یا ان کی کوئی ایسی مراد بیان کرے جو امت کے اجماع اور اس کے چودہ سوسالہ تعامل وتوارث کے خلاف ہو۔

اسی طرح امت مسلمہ نے اجماعی طور پر قرآن کریم کی ہدایت اور حکم کے بموجب اطاعت رسول علیہ السلام کو ہمیشہ دین کا جز ولا ینفک سمجھا اور اس سے انحراف کو کفر والحاد جانا۔

دین اسلام کے مسلمات اور قرآنی کلمات وشرعی مصطلحات میں نئی نئی تعبیر وتشریح کا فتنہ سب سے پہلے باطنیہ وقرامطہ نے برپا کیا، امت نے بالاتفاق ان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا۔

مثل كفر الزنادقة والملاحدة ـ الى ان قال۔ تلعبوا بجميع آيات كتاب الله عزوجل فى تاويلها جميعًا بالبواطن التى لم يدل على شيء منها دلالة ولا امارة لالها فى عصر السلف الصالح اشارة و كذلك من بلغ مبلغهم من غير هم فى تعفية اثار الشريعة ورد العلوم الضرورية التى نقلتها الامة خلفها من سلفها (ص 445۔ ملاحظہ ہوا کفار الملحدین ص15)

محقق محمد بن ابراہیم الوزیر ایثار الحق ص ۴۴۵ میں فرماتے ہیں: جیسے زنادقہ اور ملاحدہ کا کفر ہے کہ ان لوگوں نے قرآن کریم کی تمام آیات کو کھلونا بنالیا اور ان کی تاویل

ظاہری معنی سے پھیر کر ایسے خودساختہ معانی سے کی کہ جن پر نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ اور نہ سلفِ امت سے اس بارے میں کوئی اشارہ ملتا ہے اور یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو آثارِ شریعت کے مٹانے اور ضروریاتِ دین کے (جو سلف سے خلف تک بتوارث چلے آرہے ہیں) انکار میں ان کے طرز کو اختیار کریں۔

اور علامہ محمد امین شامی ردالمحتار میں لکھتے ہیں:

یعلم مما هنا حکم الدروز التیامنة فانهم فی البلاد الشامیة یظهرون الاسلام و الصوم و الصلوة مع انهم یعتقدون تناسخ الا رواح و حل الخمر و الزناوأن الالوهیة تظهر فی شخص بعد شخص و یجحدون الحشر و الصوم و الصلوة و الحج و یقولون المسی بهاغیر المعنی المراد و یتکلمون فی جناب نبینا محمد صلی الله علیه وسلم کلمات فظیعة ، و للعلامة المحقق عبدالرحمن العمادی فیهم فتوی مطولة۔ و ذکر فیها۔ انهم ینتحلون عقائد النصیریة و الاسماعیلیة الذین یلقبون بالقرامطة و الباطنیة الذین ذکرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لا یحل اقرار هم فی دیار الاسلام بجزیة و لا غیرها و لا تحل مناکحتهم و لا ذبائحهم

(ج3ص411 ۔ طبع استنبول)

یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ ونماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب وزنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں ہیں اور

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان مبارک میں گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں۔علامہ محقق عبدالرحمٰن عمادی کا ایک ان کے بارے میں ایک طویل فتوی ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے۔صاحب مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روانہیں نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

اس دورِ آخر میں انگریز نے اپنی مذموم اغراض کو پورا کرنے کے لئے مرزا غلام احمد آنجہانی کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے طرح طرح کی تاویلیں کر کے آیات ونصوص کے معنی بگاڑنے کی انتھک کوشش کی جس سے امت میں ایک فتنہ پیدا ہوا۔آخر علماء حق نے بالاتفاق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو خارج از اسلام قرار دیا۔ بعد ازاں عنایت اللہ مشرقی نے اطاعت رسول علیہ السلام کا استہزاء واستخفاف کرتے ہوئے امیر کو واجب الاطاعت قرار دیا اور نبی اور رسول کو بحیثیت امیر کے مطاع مانا اور ایک نیا اسلام تصنیف کیا اور علماء اسلام نے اس کے متعلق بھی بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔

غرض علماء امت کا ہمیشہ یہ اہم فریضہ رہا ہے کہ اس قسم کے زندیقوں اور ملحدوں کے کفر والحاد کی نقاب کشائی کر کے امت کے سامنے ان کی اصل حقیقت واضح کر دیں اور دین کی حفاظت کا وعدہ الٰہی پورا کریں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

یحمل ھذا العلم من خلف عدولہ ینقون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین و تاویل الجاھلین۔

ہر پچھلی نسل میں سے اربابِ دیانت اس علم کے حامل ہوں گے جو غالی لوگوں کی تحریف اور باطل پرستوں کی غلط بیانی اور جاہلوں کی من مانی تاویل کو دور کرتے رہیں گے۔

اب اس دور کے ملحدوں اور زندیقوں کی قافلہ سالاری چودھری غلام احمد پرویز نے اپنے ذمے لی ہے۔ استفتاء میں پرویز کی کتابوں کے جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چودھری غلام احمد پرویز کے مذکورہ ذیل عقائد ہیں۔

''تنقیحات''

1- قرآن کریم میں جہاں بھی ''اللہ ورسول'' کا نام آیا ہے اس سے مراد ''مرکزِ ملت'' ہے۔

2- جہاں اللہ اور رسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد ''مرکزی حکومت کی اطاعت'' ہے۔

3- قرآن کریم میں ''اولی الامر'' سے مراد افسرانِ ماتحت ہیں۔

4- رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔

5- رسول کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔

6- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو بہ حیثیت ''مرکزِ ملت'' آپ کی اطاعت فرض تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔

7- ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

8- قرآن کریم کے احکامِ وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ و خیرات، زکوۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں۔

9- شریعت محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی ''شریعت'' وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکزِ ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے۔

10- مرکز ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق غرض جس چیز میں چاہے ردّ و بدل کردے۔

11- ''مرکز ملت'' اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں ردوبدل کرسکتا ہے۔

12- حدیث عجمی سازش ہے اور جھوٹ، جو مسلمانوں کا مذہب ہے۔

13- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے تمسخر کرنا۔

14- آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

15- تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے۔ اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے۔

16- اللہ تعالیٰ کا کوئی خارجی وجود نہیں بلکہ وہ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔

17- جنت و جہنم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔

18- فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں۔ ''ایمان بالملائکہ'' کا مطلب یہ ہے کہ ان قوتوں کو انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہیئے۔

20- جبریل انکشافِ حقیقت کی روشنی کا نام ہے۔

21- قرآن کریم کے مفہوم میں الحاد۔

22- آدم علیہ السلام کا کوئی شخص وجود نہیں، قرآن کریم میں جس کا آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوع انسانی ہے۔

23- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کے علاوہ کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا۔

24- معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان اور ''مسجد اقصیٰ'' سے مراد مسجد نبوی ہے۔

25- تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے۔

26- ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی ہے۔

27- انسان کی پیدائش آدم وحوا سے نہیں بلکہ ڈارون کے نظریہ ارتقاء کے مطابق ہوئی ہے۔

28- نماز ''پوجا پاٹ''، روزہ ''برت'' اور حج ''یاترا'' ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سر انجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ورنہ ان امور کا نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل وبصیرت سے کچھ واسطہ۔

29- نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ ''قیام صلاۃ''، یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے جس کا مطلب معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیتِ نوعِ انسانی (رب العالمینی) کی عمارت استوار ہوتی ہے۔

30- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے کم از کم دو اوقات (یعنی صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء) متعین تھے۔

31- زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا جاتا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اور اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فیصدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پائے گی۔

32- آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب قرآنی نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا۔

33- صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تا کہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔

34- حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس ہے۔

35- قربانی کے لئے مقامِ حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شرکاء کانفرنس کے لئے ''راشن'' مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی۔

36- تلاوت قرآن کریم ''عہد سحر'' یعنی جادو کے زمانے کی یادگار ہے۔

37- ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافاتِ عمل کے عقیدے کے خلاف ہے۔

38- دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے۔

39- قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے اور موجودہ مسلمان برہمو سماجی مسلمان ہیں۔

40- صرف چار چیزیں مردار، بہتا خون، لحمِ خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں، باقی حرام و حلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں۔

مذکورہ بالا عقائد و نظریات نصوصِ قرآن و حدیث، اجماع اور چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے قطعاً خلاف اور کفر ہیں۔ اب ہم ہر تنقیح کا قرآن و حدیث و اجماع کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ غلام احمد پرویز نے کس طرح اسلام کو مسخ کر کے ایک نئے الحاد و زندقہ کو جنم دیا ہے۔

(ا)

''قرآن کریم میں جہاں بھی ''اللہ و رسول'' کا نام آیا ہے اس سے مراد ''مرکز ملت'' ہے

یہ کھلی ہوئی تحریف و الحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے۔ واضح رہے کہ لفظ ''اللہ'' کی دلالت اپنے معنی پر ظاہر و قطعی ہے اور اسی طرح لفظِ ''رسول'' کی دلالت بھی، اور الفاظ شرعیہ کے معنی ظاہر و قطعی کو چھوڑ کر کوئی دوسرے معنی مراد لینا الحاد و زندقہ کے سوا کچھ نہیں۔

لفظ کی دلالت اپنے معنی پر یا لغوی ہوتی ہے یا عرفی یا اصطلاحی۔ اور ''اللہ و رسول'' کی دلالت ''مرکز ملت'' پر ان تینوں دلالتوں میں سے کوئی سی بھی نہیں۔ عربی زبان کی مستند لغات میں

سے کسی لغت میں بھی اللہ و رسول کے معنی مرکز ملت کے نہیں اور نہ کسی علم کی اصطلاح میں اس کے یہ معنی ہیں بلکہ ایک عامی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت ہے، قرآن کریم اسی زبان میں نازل ہوا ہے جو عرب میں بولی یا سمجھی جاتی تھی، یہ زبان آج بھی زندہ ہے، اللہ و رسول کے الفاظ اس میں قدیم سے مستعمل چلے آتے ہیں۔ عربی زبان کے اشعار و محاورات محفوظ ہیں۔ پرویز نے اللہ و رسول کا جو مفہوم اپنے ذہن سے متعین کیا ہے اس کے ثبوت میں عربی زبان کا نہ تو کوئی محاورہ پیش کیا جا سکتا ہے اور نہ کوئی شعر۔

قرآن کریم جس ذات گرامی پر نازل ہوا اس نے اللہ و رسول کے معنی مرکز ملت کے نہیں بتلائے اور نہ جن نفوس قدسیہ کو قرآن کریم کا اولین مخاطب بنایا گیا تھا ان میں سے کسی نے اس کے یہ معنی سمجھے۔ پھر قرآن کریم کی بے شمار آیات میں اور اللہ و رسول کا ذکر آیا ہے اگر اس سے مرکز ملت مراد تھا تو کسی آیت میں اس کی وضاحت کیوں نہ کی گئی؟۔ مزید برآں قرآن کریم میں اللہ و رسول پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیا مرکز ملت پر بھی اسی طرح ایمان لانا ضروری ہو گا؟ اللہ پر ایمان نہ لانا کفر ہے، کیا مرکز ملت پر بھی ایمان نہ لانے کا نتیجہ کفر ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کی صفات جلیلہ قرآن مجید میں ذکر ہوئی ہیں کیا یہی صفات مرکز ملت کی ہوں گی؟۔

الغرض اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت قطعاً نہیں ہو سکتا یہ صراحۃً الحاد و زندقہ ہے اور الفاظ قرآن کو باطنی مفاہیم پہنانے کی بدترین کوشش۔ قرآن کریم نے اس عمل کو الحاد سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد ہے:

ان الذین یلحدون فی آیتنا لا یخفون علینا أفمن یلقیٰ فی النار خیر أم من یأتی أمنا یوم القیمة ط اعملوا ما شئتم انه بما تعملون بصیر o (حم ع ۴۔ پ ۲۴)

بلاشبہ وہ لوگ جو ہماری آیات میں الحاد (کج روی) کی راہیں نکالتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں بھلا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو آئے گا قیامت کے دن امن سے۔ کئے جاؤ جو چاہو بیشک جو تم

کرتے ہووہ دیکھتا ہے۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیات کو سن کر جو لوگ کج روی سے باز نہیں آتے اور سیدھی سیدھی باتوں میں واہی تباہی شبہات پیدا کر کے ٹیڑھ نکالتے ہیں یا خواہ مخواہ توڑ مروڑ کر ان کا مطلب غلط لیتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ لوگ اپنی مکاریوں اور چالاکیوں پر مغرور ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ سے ان کا حال پوشیدہ نہیں، جس وقت اس کے سامنے جائیں گے خود دیکھ لیں گے۔ فی الحال اس نے ڈھیل دے رکھی ہے وہ مجرم کو ایک دم نہیں پکڑتا اس لئے آگے فرمایا ''**اعملوا ما شئتم انه بما تعملون بصير** یعنی اچھا جو تمہاری سمجھ میں آئے کئے جاؤ مگر یاد رہے کہ تمہاری سب حرکات اس کی نظر میں ہیں ایک دن ان کا پورا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

(2)

جہاں اللہ ورسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد مرکزی حکومت کی اطاعت ہے

یہ بھی تحریف معنوی اور الحاد و زندقہ کی بدترین مثال ہے اور لفظ کی قطعی و ظاہری دلالت سے صریح انحراف۔ یہاں بھی وہی سوالات ہوں گے جو اس سے پہلی تنقیح کے ذیل میں کئے گئے تھے مزید برآں ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر کسی جگہ نظامِ حکومت نہ ہو تو وہاں اللہ ورسول کی اطاعت کیا شکل ہو گی؟۔

یہ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اسلام کی اساس اولین ہے سارے دین کی عمارت اسی پر قائم ہے، اسی لئے قرآن کریم میں اس کا جگہ جگہ ذکر آیا ہے اور نہایت تاکید کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

قل أطيعوا الله والرسول فان تولو فان الله لا يحب الكفرين o (آل عمران ع 4 پ 3)

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پس اگر تم اس سے اعراض کرو تو (یاد رکھو) کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیت میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے انحراف کرنے والوں کو کافر کہا جارہا ہے تو کیا نظام حکومت کی اطاعت سے انحراف کرنے والوں کو بھی کافر کہا جائے گا۔

(3)

''قرآن کریم میں ''اولی الامر'' سے مراد ''افسرانِ ماتحت ہیں''

یہ قرآن مجید کی کھلی تحریف ہے۔ یادرہے کہ آیت کریمہ ''**أطعیوا الله و أطعیو الله الرسول و أولی الأمر منکم** کی جو تعبیر و تشریح پرویز کی عبارت میں کی گئی ہے وہ قطعاً کفر ہے اور امت محمدیہ کے قطعی فیصلے کے خلاف ہے''۔'' اللہ کی اطاعت'' سے مراد اوامر الٰہی ہیں جو قرآن کی صورت میں امت کو دیئے گئے ہیں اور ''اطاعت رسول'' سے مراد وہ احکام نبویہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں نافذ فرمائے تھے اور ان کا تمام تر ذخیرہ کتبِ حدیث میں محفوظ و منضبط ہے۔ اور ''اولی الامر'' سے مراد با اقتدار طبقہ ہے جو **تفقہ فی الدین** کے وصف سے متصف ہو اور **اعلاء کلمۃ اللہ** اور اجراء احکام شریعت میں دل و جان سے ساعی ہو، نیز علماء ربانی کو جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں، ان ہی کو حق ہے کہ اللہ و رسول کے کلام کی ضرورت کے وقت تعبیر و تشریح کریں اور ان ہی کی اطاعت امت پر فرض ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جو ''ترجمان قرآن'' اور ''حبر امت'' کے لقب سے عہد صحابہ میں مشہور ہوئے ہیں ان سے '' **أولی الامر** '' کی جو تفسیر الدرالمنثور میں بروایت ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور حاکم منقول ہے وہ یہ ہے کہ:

یعنی أهل الفقه و الدین و أهل طاعة الله الذین یعلمون الناس معانی دینهم و یأمرونهم بالمعروف و ینهونهم عن المنکر

فاوجب الله طاعتھم علی العباد (ج 2ص176)

یعنی وہ حضرات جوفقہ ودین کے حامل ہوں اوراللہ کی اطاعت میں سرگرم ہوں اورلوگوں کودین کے معانی سمجھاتے ہوں، نیکی کاحکم دیتے ہوں اور برائی سے روکتے ہوں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی اطاعت اپنے بندوں پرفرض کی ہے۔

یہی تفسیر حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ اورحضرت مجاہدؒ سے بھی منقول ہے۔(ملاحظہ ہوالدرالمنثور۔ج2ص176)

ظاہر ہے کہ امت کی جن ہستیوں کی زندگی قرآن کی مزاولت میں گزری ہواور جوسرتاپا شریعت مقدسہ سے آراستہ وپیراستہ ہوں وہی اللہ اوراس کے رسول کے دین کی تعبیر وتشریح کے اہل ہیں اورضرورت کے وقت ان ہی کی اطاعت کوواجب قرار دیا جاسکتا ہے، جاہل بے دین، یافاسق اور بد عقیدہ افسران ماتحت اور حکام وقت جنہوں نے انگریز کی اطاعت وخدمت گزاری میں اپنی زندگیاں گنوائی ہوں ان کو دین کی تعبیر وتشریح کا حق کیسے دیا جاسکتا ہے۔اسی وجہ سے بعض روایات میں ''اولوالامر'' کی تفسیر کے سلسلہ میں بطورمثال حضرات ابوبکر،عمر،عثمان،علی رضی اللہ عنہم جیسے اکابر وفقہاء صحابہ کے نام منقول ہیں، اوربعض روایات میں صرف صحابہ کرام کو''اولی الامر'' کا مصداق قرار دیا ہے۔ان تشریحات کی روشنی میں ہرمسلمان فیصلہ کرسکتا ہے کہ''اولی الامر'' سے افسران ماتحت اوراللہ و رسول سے''مرکزملت'' یا''نظام حکومت'' مرادلیناصریح کفروالحادنہیں تواورکیا ہے۔

(4)

''رسول کوقطعاًیہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے''

ایسا کہنا قطعاً کفرہے،اطاعتِ رسول دین کے مسلمات میں سے ہے۔امت محمدیہ علی صاحبہا التحیات والتسلیمات نے اطاعت رسول کوہمیشہ دین کا جزولاینفک سمجھا ہے،رسول پرایمان لانے کا مطلب ہی اس کی اطاعت وفرمانبرداری ہے،اورنہ صرف یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی اطاعت ضروری ہے بلکہ ہر رسول مطاع ہوتا تھا اور ہر امت پر اپنے رسول کی اطاعت فرض ولازم تھی۔ دیکھئے قرآن کریم کس طرح حصر کے ساتھ بیان کر رہا ہے۔

وما أرسلنا من رسول الا ليطاع باذن الله ط (النساء ع9 پ5)

ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے۔

پھر صرف رسول کی اطاعت کا حکم دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس کی اطاعت کو خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمایا گیا۔ ارشاد ہے:

من يطع الرسول فقد أطاع الله ج (النساء ع11 پ5)

جو رسول کی اطاعت کرے اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور محبت الٰہی کے دعویداروں سے صاف کہہ دیا گیا کہ تمہارے اس دعوے کی سچائی اسی وقت ظاہر وعیاں ہوگی جب کہ تم اتباع واطاعت میں سرگرم ہوگے۔ معلوم ہوا اتباع رسول کے بغیر محبت الٰہی اور اتباع قرآن کا دعویٰ سراسر لغو اور باطل ہے، ارشاد ہے:

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله و يغفرلكم ذنوبكم والله غفور رحيم (آل عمران ع4 پ3)

آپ فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری راہ پر چلو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخش دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اطاعت رسول کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ چند آیات درج ذیل ہیں۔

قل أطيعو الله والرسول ج **فان تولو فان الله لا يحب الكفرين۔** (آل عمران ع4 پ3)

آپ کہہ دیں اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی پھر اگر اعراض کریں تو (سنا دیجئے) کہ اللہ کو کافروں سے محبت نہیں۔

وأطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون

(آل عمران ع 14 پ 4)

اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تا کہ تم پر رحم ہو۔

یأیھا الذین أمنوا أطیعو اللہ و رسولہ و لا تولو عنہ و أنتم تسمعون (الانفال ع 3 پ 9)

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اس سے مت پھرو سن کر۔

و أطیعو اللہ ورسولہ و لا تنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم (الانفال ع 6 پ 10)

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور آپس میں نہ جھگڑو پس نامرد ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی تمہاری ہوا۔

ومن یطع اللہ و رسولہ و یخش اللہ و یتقہ فاولئک ھم الفآئزون (النور ع 7 پ 18)

اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ڈرتا رہے اللہ سے اور تقویٰ اختیار کرے سو وہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔

قل أطیعوا اللہ وأطیعوا الرسول فان تولو فانما علیہ ماحمل و علیکم ما حملتم ط و ان تطیعوہ تھتدوا ط و ما علی الرسول الا البلاغ المبین (النور 7 پ 18)

آپ کہہ دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی ، پھر اگر تم اعراض کرو گے تو اس کا ذمہ ہے جو بوجھ اس پر رکھا اور تمہارا ذمہ ہے جو بوجھ تم پر رکھا اگر اس (رسول کی) اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور پیغام لانے والے کے ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا کھول کر۔

و أقیموا الصلوۃ و آتوا الزکوۃ و أطیعوا الرسول لعلکم

ترحمون (النور ع7پ18)

قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی تا کہ تم پر رحم ہو۔

یایھا الذین أمنوا أطیعو اللہ و أطیعوا الرسول و لا تبطلوا أعمالکم (محمد ع4پ26)

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

پھر اطاعت رسول کا بار بار تاکیدی حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا کہ جب تک لوگ اپنے تمام باہمی جھگڑوں اور زندگی کے تمام فیصلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم نہ بنائیں گے ان کا ایمان کالعدم ہے، اور یہ بھی صاف کہہ دیا گیا کہ رسول برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلوں کو دل کی کشادگی اور زبان وقلب کی ہم آہنگی کے ساتھ قبول کر لینا ضروری ہے۔ ارشاد ہے:

فلا و ربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی أنفسھم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما۔

(النساء ع9پ5)

سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان سے اٹھے، پھر نہ پاویں اپنے جی میں کسی قسم کی تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔

یہ آیت کریمہ جس حقیقت کبریٰ کو بیان کر رہی ہے اس پر غور کرنے کے بعد کسی مومن کو اطاعت رسول کے بارے میں شک وشبہ نہیں رہ سکتا۔ آیت میں جو حکم بیان کیا جا رہا ہے وہ قرآن کے مخاطبین اولین کے ساتھ مختص نہیں بلکہ پوری امت محمدیہ قیامت تک اس کے ماننے کی مکلّف ہے۔

غرض اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس سے انحراف کر سکے۔ ارشاد ہے:

و ما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ و رسولہ أمرا أن

یکون لھم الخیرۃ من أمرھم و من یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضللاً مبیناً۔ (الاحزاب ع5پ22)

اور کسی ایماندار مرد یا عورت کا یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دے تو ان کو رہے اختیار اپنے کام کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی تو وہ صریح اور صاف گمراہی میں پڑ گیا۔

آیت بالا واضح طور پر بتلا رہی ہے کہ رسول کے فیصلے کے مقابلے میں کسی مومن کو فیصلہ کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کے لئے سعادت وسلامتی کی راہ یہی ہے کہ وہ رسول کے فیصلوں کے سامنے اپنا سر جھکا دے، ورنہ بصورت دیگر اس کے حصہ میں ضلال و گمراہی کے سوا کچھ نہیں، علامہ آلوسی رقمطراز ہیں:

ای أن یختاروا من أمرھم ماشاءوا بل یجب علیھم أن یجعلوا رأیھم تبعا لرأیہ علیہ الصلوۃ والسلام واختیارھم تلوا لا ختیارہ۔ (روح المعانی ص22ج22)

یعنی ان کو یہ حق نہیں کہ اپنے امور کے متعلق جو چاہیں فیصلہ کریں بلکہ ان پر لازم ہے کہ اپنی آراء کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک کے تابع رکھیں اور اپنی پسند کو آپ کی پسند کا پابند بنائیں۔

اور یہی نہیں کہ رسول کی اطاعت کا تاکیدی حکم دیا گیا بلکہ رسول کی مخالفت کرنے والوں کو عذاب الیم سے ڈرایا بھی گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

فلیحذر الذین یخالفون عن أمرہ أن تصیبھم فتنۃ أو یصیبھم عذاب ألیم (النورع9پ18)

سو ڈرتے رہیں وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں اس کے حکم کا اس سے کہ آپڑے ان پر کچھ خرابی یا پہنچے ان کو عذاب دردناک۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی و نصله جهنم و ساء ت مصیرا

(النساءع17پ5)

اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جبکہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف تو ہم اس کو حوالہ کریں گے وہی طرف جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

یعنی جب کسی کو حق بات واضح ہو چکے پھر اس کے بعد بھی رسول کے حکم کی مخالفت کرے اور سب مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنے لئے جدا راہ اختیار کرے تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے، العیاذ باللہ۔

ان آیات کے بعد جب ہم ان احادیث کی طرف آتے ہیں جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو امت پر فرض و لازم قرار دیا گیا ہے تو وہ اس کثرت سے ملتی ہیں کہ ان کا شمار بھی دشوار ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں چند احادیث ہدیہ ناظرین ہیں:

عن أبی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل أمتی یدخلون الجنة الا من أبی قیل من أبی قال من أطاعنی دخل الجنة و من عصانی فقدأبی (رواه البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کریں، عرض کیا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

عن جابر فی حدیث طویل فی اخرة۔

فمن أطاع محمدا فقد أطا ع الله و من عصی محمدا فقد عصی الله و محمد فرق بین الناس (رواه البخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں آتا ہے کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلمکی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خط امتیاز کھینچنے والے ہیں مومن اور کافر کے درمیان۔

عن مالك بن أنس مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تركت فيكم أمرين لن تضلوا ماتمسكتم بها كتاب الله و سنة رسوله (مؤطا)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک اس پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم و الذى نفس محمد بيده لوبداكم موسىٰ فاتبعتموه وتركتمونى لضللتم عن سواء السبيل و لو كان حيا و أدرك نبوتى لا تبعنى (دارمى)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں اور تم ان کا اتباع کرو اور مجھ کو چھوڑ دو تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ اور اگر وہ بقید حیات ہوتے اور میری نبوت کو پاتے تو میری ہی اتباع کرتے۔

پرویز کے کفر و ضلال کا نقطہ اولیں اطاعتِ رسول کا انکار ہے اسی لئے علماء امت نے اطاعت رسول کو اصلِ دین قرار دیا تھا اور اس سے سرمو تجاوز کو زیغ و ضلال کا سرچشمہ۔ امام اہل

سنت امام احمد بن حنبل الشیبانی کے الفاظ پڑھئے، پرویز پر یہ الفاظ کس طرح صادق آتے ہیں۔

قال الا مام أحمد فی روایة الفضل ابن زیاد۔نظرت فی المصحف فوجدت طاعة الرسول صلی الله علیه وسلم فی ثلاثة و ثلاثین موضعا ثم جعل یتلوا فلیحذر الذین یخالفون عن أمره أن تصیبهم الآیة وجعل یکررها و یقول و ما الفتنة الشرك لعله اذارد بعض قوله أن یقع فی قلبه شیء من الزیغ فیزیغ قلبه فیهلکه و جعل یتلوهذه الآ یة (فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم)

(الصارم المسلول علی شاتم الرسول ص55)

امام احمدؒ نے فرمایا (جیسا کہ فضل بن زیاد کی روایت ہے) کہ میں نے قرآن پاک میں غور کیا تو تینتیس (3 3) مقامات پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم موجود پایا پھر آپ اس آیت کی تلاوت فرمانے لگے **فلیحذر الذین** الخ (چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے کہ ان کو کوئی فتنہ نہ پہنچ جائے) امام ممدوح اس آیت کو بار بار پڑھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ فتنہ کیا ہے؟ شرک ہے، ہوگا یہ کہ جب کوئی شخص آپ کے کسی قول کو رد کرے گا تو اس کے دل میں کجی سی پیدا ہوگی اور پھر جب اس کا دل کجی میں مبتلا ہو جائے گا تو اس کو ہلاک کردے گا۔ (تیرے رب کی قسم وہ ایمان نہیں لائیں گے تاوقتیکہ وہ اپنے اختلافات میں آپ کو حکم قرار نہ دیں)۔

اطاعت رسول کا انکار درحقیقت رسول سے برأت و بیزاری ہے جو سراسر کفر ہے۔

علامہ شامی شفاء قاضی عیاض سے ناقل ہیں کہ:

قال أبو حنیفة و أصحابه من برئ من محمد صلی الله علیه

او كذب به فهو مرتد۔ (رد المحتار ص401)

امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے فرمایا جو شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزاری کا اظہار کرے یا آپ کو جھٹلائے وہ مرتد ہے۔

رسول کے فیصلوں سے انکار درحقیقت رسالت سے انکار ہے اور رسالت سے انکار کفر ہے۔آیت کریمہ ''و ما أرسلنا من رسول الا ليطاع باذن الله'' کی تفسیر کے سلسلہ میں علامہ شہاب خفاجی لکھتے ہیں:

اى الا ليطيعه من بعث اليه و يرضى بحكم فمن لم يرض به لم يرض برسالته فهو تارك لما يحب عليه كافر......قال القاضى كانه اى الله احتج بلذك على أن الذى لم يرض بحكم و ان اظهر الاسلام كافر و قيل فى توجيهه ان لم يرض بحكم لم يرض بحكم الله تعالى و من لم يرض بحكم الله تعالى فهو كافر۔ (نسيم الرياض ج3ص352)

یعنی جن لوگوں کی طرف نبی کو بھیجا گیا وہ اس کی اطاعت کریں اور اس کے فیصلوں پر رضامندی کا اظہار کریں لہٰذا جو شخص اس کے فیصلہ پر راضی نہیں وہ اس کی رسالت سے بھی راضی نہیں وہ اپنے فرض کا تارک اور کافر ہے قاضی (عیاض) نے فرمایا گویا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو بطور دلیل بیان فرمایا ہے کہ جو شخص رسول کے فیصلوں سے رضامند نہ ہوا گرچہ وہ اسلام کا اظہار کرے کافر ہے۔آیت کی توجیہ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔اگر کوئی شخص رسول کے فیصلوں پر راضی نہیں تو وہ اللہ کے فیصلوں پر بھی راضی نہیں اور جو اللہ کے فیصلوں پر راضی نہیں وہ کافر ہے۔

لطف یہ ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا عقیدہ نہ رکھنے کی وجہ سے'' غلام احمد پرویز خود بھی اپنے فتوے کی رو سے کافر ہے۔پرویز کا یہ فتویٰ 53ء میں دارالمصنفین کے

موقر ماہنامہ ''معارف'' میں شائع ہوا تھا۔ اور حال میں ملک کے مختلف جرائد و مجلّات میں اس کو نقل کیا گیا ہے جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

''اتباع رسول کی اس سے بین دلیل اور کون سی ہو سکتی ہے لہٰذا یہ واضح ہو گیا کہ بعض وقتی اور خالصۃً عارضی معاملات میں حضور کی اطاعت بہ حیثیت امیر قوم تھی لیکن حضور کی اطاعت بہ حیثیتِ رسول مستقل اور قیامت تک کے لئے فرض بلکہ شرط ایمان ہے اور یہی وہ اطاعت ہے جس سے سرتابی ابدالآباد کے جہنم کا موجب ہوتی ہے''۔

(ایشیا لاہور 17 اپریل 62ء۔ جلد 11 شمارہ نمبر 14۔ ص 10 کالم 3)

(5)

یہ کہنا کہ ''رسول کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے''

قطعاً کفر ہے کیونکہ اس عقیدہ کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حیثیات کا انکار لازم آتا ہے جن کو قرآن کریم نے نہایت صراحت سے بیان کیا ہے۔ قرآنی آیات کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلم، مربی، شارح کتاب الٰہی، امت کے تمام معاملات اور فیصلوں میں قاضی، تمام نزاعات اور جھگڑوں میں حکم اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تشریعی اختیارات کے حامل ہیں۔ یہی وجہ ہے جس کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو قابل تقلید نمونہ اور آپ کی اطاعت کو سب مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے اور ہدایت آپ کی ہی اطاعت سے وابستہ کی گئی ہے، امور مذکورہ بالا کو ذہن نشین کرنے کے لئے آیات ذیل پر نظر ڈالئے۔

ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتك و یعلمھم الکتاب والحکمۃ و یزکیھم (البقرہ ع 15 پ 1)

اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول

معبوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب وحکمت کی ''تعلیم'' دے اور ان کا ''تزکیہ'' کرے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین اوصاف بالترتیب مذکور ہیں۔

1- لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنانا۔

2- انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دینا۔

3- ان کا تزکیہ وتربیت کرنا۔

وأنزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم

(النحل۔ع6پ14)

اور (اے نبی) یہ یادداشت (قرآن حکیم) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو واضح کر دو وہ چیز جو ان کی طرف اتاری گئی ہے۔

یعنی آنحضرت کا کام ہی یہ ہے کہ ''کتاب اللہ'' کے مضامین کو خوب کھول کر لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں۔اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مطلب وہی معتبر ہے جو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

انا أنزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما أراك الله۔

(النساء۔ع16پ5)

بیشک ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان جو کچھ اللہ تمہیں سمجھائے اس سے فیصلہ کرو۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے اپنی سچی کتاب تجھ پر اس لیے اتاری کہ ہمارے سمجھانے اور بتلانے کے موافق آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں گویا آپ کو مسلمانوں کی زندگی کے معاملات کا حکم اور قاضی مقرر کیا جارہا ہے لہٰذا مسلمانوں کی سعادت اسی میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں سے سرمو تجاوز نہ کریں اور آپ کے فیصلوں کے سامنے گردنیں جھکا دیں۔

يأمرهم بالمعروف و ينهاهم عن المنكر و يحل لهم الطيبات و يحرم عليهم الخبائث و يضع عنهم اصرهم والأغلال التي كانت عليهم (الاعراف۔ع19پ9)

''وہ ان کو معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے ان کو روکتا ہے اور ان کے لئے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اور بندھن اتار دیتا ہے جو ان پر چڑھے ہوئے تھے''۔

اس آیت شریفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذیل کی تشریعی اختیارات تفویض کئے جارہے ہیں۔

1- نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

2- پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرنا۔

3- لوگوں کے اوپر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتار دینا جن میں پچھلی امتیں مبتلا تھیں۔

اب ظاہر ہے کہ ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جن حیثیات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک حیثیت کا انکار بھی قرآن کا انکار ہے۔

(6)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو بحیثیت ''مرکز ملت'' آپ کی اطاعت فرض تھی آپ کی وفات کے بعد آپ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے''

یہ بات بھی کفر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس قیامت تک کے لئے واجب الاطاعت ہے اور آپ کی مذکورہ بالا حیثیات بحیثیت رسول و نبی ہیں اور جب آپ کی

رسالت و نبوت باقی ہے تو آپ کی حیثیات بھی باقی رہیں گی۔

اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا انکار آپ کی رسالت و نبوت کا انکار ہے اور یہ کہنا کہ ''اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے''۔ قطعاً غلط ہے۔

عربی زبان کی لغت اور محاورہ سے اس بات کی سند نہیں پیش کی جا سکتی پھر قرآن مجید میں اطاعت کے ساتھ آپ کی اتباع کا بھی بار بار حکم آیا ہے۔ اس کی پرویز کیا تاویل کرے گا۔

(7)

''ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے''

یہ صریح الحادو زندقہ ہے۔ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم ہوگئی اور اب کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا لہٰذا قیامت تک کے لئے ہدایت و سعادت آپ کی اطاعت میں منحصر ہے۔

واضح رہے کہ یہ عقیدہ ''کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے'' رسول کی رسالت کے انکار کے مترادف ہے، آج ہر مسلمان کلمہ طیبہ میں رسول کی رسالت کا اقرار کرتا ہے اور تمام عالم اسلامی کے گوشہ گوشہ سے اذان میں آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر آپ کی رسالت صرف اس بنا پر تھی کہ خدا کی طرف سے قرآن کریم آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے ہمیں دیا اور بس اس سے آگے کچھ نہیں۔ نہ آپ ہمارے لئے مطاع تھے نہ آمر نہ حاکم نہ قاضی اور نہ شارع تو پھر آپ کی رسالت العیاذ باللہ اس زمانہ میں عملاً ختم ہو چکی اور کلمہ طیبہ میں رسالت محمدی کا اقرار و ایمان بے معنی ٹھہرا۔

یاد رہے کہ ہر زمانے میں جس طرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح صاحب قرآن پر بھی۔ بلکہ درحقیقت صاحب قرآن پر ایمان لانے کے بعد ہی قرآن پر ایمان مکمل ہوتا ہے کیونکہ جب تک صاحب قرآن پر ایمان نہیں ہوگا قرآن پر ایمان کا دعویٰ سچا نہیں ہو سکتا،

اگر رسول کی رسالت کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو قرآن کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ہر زمانے میں اطاعت رسول کا بتا کید حکم دیا ہے اور امت مسلمہ نے اطاعت رسول کو ہر زمانے کے لئے سند و حجت جانا اور اس سے انحراف کو کفر والحاد سمجھا ہے۔

آخر حضرت ابو بکر و عمر و دیگر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا طرز عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی احادیث وارشادات کے ساتھ کیسا رہا؟۔ اسلام کی پوری تاریخ شاہد ہے کہ خلفاء راشدین کے سامنے جب کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور کسی نے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد گرامی سنایا فوراً اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا اور کسی نے یہ آواز نہ اٹھائی کہ اب تو نبوت ختم ہو چکی اس لئے لوگوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

(8)

”قرآن کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ و خیرات، زکوۃ سب عبوری دور سے متعلق ہیں“

یہ بھی کفر صریح ہے، کتاب وسنت میں ان احکام کے وقتی اور عبوری ہونے کے متعلق تصریح تو کجا، اشارہ تک موجود نہیں۔

قرآن کریم کے متعلق اس قسم کا عقیدہ کہ اس کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں قرآن سے کھلا ہوا انکار وجحود ہے، قرآن کریم نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے۔

و تمت کلمت ربك صدقا و عدلا لامبدل لکلمته۔

(الانعام ع 14 پ 8)

تیرے رب کا کلمہ صدق و عدل کے ساتھ مکمل ہو گیا کوئی بدلنے والا نہیں اس کی بات کو۔

کلمات اللہ میں وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ وخیرات، زکوۃ وغیرہ تمام احکام شامل ہیں نیز:

ومن لم یحکم بما أنزل الله فاولئك هم الكفرون

(المائدہ۔ع 6 پ 6)

جوما أنزل الله کے مطابق معاملات کے فیصلے نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

اس آیت میں تمام احکام مذکورہ داخل ہیں، اور یہ سمجھنا کہ قرآنی احکام کے ایک حصہ میں تو تبدیلی کی جا سکتی ہے اور دوسرے حصے میں نہیں وہی ذہنیت ہے جس کے متعلق قرآن نے کہا ہے:

افتؤ منون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض ۔

(البقرہ ع10 پ1)

کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے سے انکار کرتے ہو۔

اصل یہ ہے کہ غلام احمد پرویز شخصی ملکیت کے بارے میں پورا پورا اشترا کی نقطہ نظر اختیار کئے ہوئے ہے، اور اس کا نام اس نے ''قرآنی نظام ربوبیت'' رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں وراثت، قرضہ، لین دین، زکوٰۃ وغیرہ کے احکام صراحتاً شخصی ملکیت کا اثبات کرتے ہیں تو وہ ان احکام کو قرآن کریم کے احکام مانتے ہوئے جواب دیتا ہے کہ یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہیں، بالفاظ دیگر جب یہ عبوری دور ختم ہو جائے گا اور نظام ربوبیت کا سورج طلوع ہوگا تو یہ احکام سب منسوخ ہو جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہوتے تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اشارۃً یا کنایۃً فرماتا کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی نظام ربوبیت قائم کرنا ہے البتہ صدقہ وخیرات اور وراثت کے احکام ہم اس وقت کے لئے دے رہے ہیں جب تک یہ نظام قائم نہ ہو جائے لیکن قرآن کریم میں سرے سے اس کا کچھ ذکر ہی نہیں کہ اس قسم کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں۔

علاوہ ازیں محمد رسول اللہ والذین معہ کے دور سعادت میں پرویز کا تصنیف کردہ نظام ربوبیت قائم ہوا تھا یا نہیں؟۔ درصورت اثبات تاریخ کے کسی حوالہ سے دکھلایا جا سکتا ہے کہ عبوری دور کے احکام ختم ہو گئے تھے؟۔''

اور درصورت نفی جب یہ نظام اس وقت بھی قائم نہ ہوسکا اور **محمد رسول اللہ والذین معہ** کا عہد سعادت آگیں بھی جب اس کا متحمل نہ ہوسکا تو اس خودساختہ نظام کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔

(9)

''شریعت محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب ومدون کرے''

یہ بھی کفر صریح ہے اور ختم نبوت کا انکار۔ شریعت محمدیہ قیامت تک آنے والی امت کے لئے ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک نبی کی شریعت کو دوسرا نبی ہی منسوخ کرسکتا ہے اور جب آپ خاتم النبین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر نبوت اور رسالت ختم ہوگئی تو آپ کی شریعت بھی آخری شریعت ٹھہری۔ پھر کسی مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کو شریعت جدیدہ مرتب و مدون کرنے کا حق کس طرح مل گیا؟۔

پھر اطاعت رسول یا اتباع رسول جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آیا ہے۔ وقتی اور عارضی حکم نہیں بلکہ دائمی ہے اور ہر زمانے کے لئے ہے قرآن کریم میں اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمکی اطاعت واتباع کا حکم آپ کی حیات تک محدود ہے اس کے بعد جدید شریعت مدون کرلی جائے۔ بلکہ اس کے برخلاف صراحت کے ساتھ اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمکی وفات کے بعد آپ کے دین وشریعت سے نہ پھرنا بلکہ اسی پر قائم ودائم رہنا۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو:

و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افإن مات أو

قتل انقلبتم علی أعقابکم ط و من ینقلب علی عقبیه فلن یضر

الله شیئا ط و سیجزی الله الشاکرین o

(آل عمران۔ع 15 پ 4)

''اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ایک رسول ہیں، گزر چکے آپ سے پہلے بہت سے رسول، پھر کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم پھر جاؤ گے الٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جائے گا الٹے پاؤں تو ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا اللہ کا اور اللہ ثواب دے گا شکر گزاروں کو''۔

اسی طرح جب یہ فرمایا گیا کہ:

لقد کان لکم فی رسول الله أسوة حسنة لمن کان یرجو الله

و الیوم الآخر (الاحزب۔ع 3 پ 21)

''بیشک تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں عمدہ نمونہ عمل ہے اس شخص کے لئے جو اللہ اور روز آخرت سے آس لگائے ہو''۔

تو اس سے مقصد یہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمکی ذات گرامی صرف آپ کے عہد کے لئے نمونہ تھی بعد میں آنے والے زمانے کے لئے نہیں۔ بلکہ آیت کریمہ تمام مسلمانوں کو بلا استثناء کسی زمان و مکان کے یہ ہدایت دے رہی ہے کہ ہر سچے مومن کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ کامل ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سنت کے واجب العمل ہونے پر احتجاج (استدلال) کرتے تھے۔

اخرج ابن ماجه و ابن ابی حاتم عن حفص بن عاصم قال

قلت لعبد الله ابن عمر رضی الله عنهما رأیتك فی السفر لا

تصلی قبل الصلاة و لا بعدها فقال یا ابن اخی صحبت

رسول الله صلى الله عليه وسلم كذ ا و كذا فلم أره يصلى قبل الصلوة و لا بعدها ويقول الله تعالى لقد كان لكم فى رسول الله أسوة حسنة و أخرج عبدالرزاق فى المصنف عن قتادة قال هم عمر بن الخطاب رضى الله عنه ان ينهى عن الحبرة فقال رجل اليس قد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبسها قال عمر بلى قال الرجل الم يقل الله تعالىٰ لقد كان لكم فى رسول الله أسوة حسنة و أخرج الشيخان و غيرهما عن ابن عباس قال اذا حرم الرجل امرأته فهو يمين يكفرها و قال لقد كان لكم فى رسول الله أسوة حسنة الى غير ذلك من الأخبار۔

(تفسیر روح المعانی۔ج21ص168)

ابن ماجہؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے حفص بن عاصمؒ سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا ''میں نے آپ کو سفر میں دیکھا ہے کہ آپ نہ فرض نماز سے پہلے سنن ونوافل پڑھتے ہیں اور نہ اس کے بعد''۔اس پر آپ نے فرمایا! میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کافی عرصہ رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو نہ فرض سے پہلے نماز پڑھتا ہوا دیکھا اور نہ اس کے بعد (اس سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سنن ونوفل ادا نہیں کرتے تھے بلکہ گھر میں جا کر ادا فرماتے تھے۔جیسا کہ احادیث کثیرہ میں مذکور ہے)۔اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوة حسنة**۔محدث کبیر عبدالرزاق مصنف میں بروایت قتادہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سرخ دھاری دار کپڑے کے پہننے سے منع کرنا چاہا۔اس پر ایک شخص نے

کہا ''کیا آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کا کپڑا پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں، اس پر اس شخص نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا **لقد کان لکم فی رسول الله أسوۃ حسنة**۔ بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے پر اپنی بیوی کو حرام کر لے تو یہ وہ قسم ہے جس کا کفارہ دینا ضروری ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی **لقد کان لکم فی رسول الله أسوۃ حسنة**۔

مزید برآں ہر زمانے کے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رسول جس امر کا حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

مآ اٰتا کم الرسول فخذوہ و مانھٰکم عنه فانتھوا ۔ (حشر۔ع1پ28)

''اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو''۔

اس آیت پر منکرین حدیث کی طرف سے شبہ کیا جاتا ہے کہ آیت کریمہ فئی اور غنائم کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے۔ اس کا جواب واضح ہے کہ لفظ کا عموم معتبر ہے نہ کہ خصوص سبب۔ آیت کریمہ کے الفاظ عام ہیں۔ علامہ شہاب خفاجیؒ فرماتے ہیں:

ھذا محمول علی العموم فی جمیع أوامرہ و نواھیه لأ نه لا یأمر الا بصلاح و لا ینھی الاعن فساد و ان کانت الایة نزلت فی الفیء و الغنائم اذ العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب ۔

یہ حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکے تمام اوامر و نواہی کے لئے عام ہے کیونکہ آپ کسی خوبی ہی کی بنا پر حکم دیتے اور کسی خرابی ہی کی وجہ سے ممانعت فرماتے ہیں اور گویا یہ آیت فئی اور غنائم کے بارے میں اتری ہے۔ تاہم اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ کہ خصوصی سبب کا۔

علاوہ ازیں آیتِ ذیل میں شریعت محمدیہ کے واجب الاتباع ہونے کی صاف تصریح

موجود ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ساری امت کو اس کی اتباع کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

ثم جعلناك على شريعة من الامر فاتبعها و لا تتبع أهواء الذين لا يعلمون ۔ (الجاثیہ۔ع2پ25)

''پھر ہم نے آپ کو دین کی ایک خاص شریعت پر لگا دیا ہے تو اسی پر چلیئے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جو کچھ علم نہیں رکھتے''۔

پھر ساری امت دور رسالت سے لے کر آج تک اس پر متفق اللسان ہے کہ شریعت محمدیہ ہی نجات کی راہ ہے اور اسی پر چل کر اُمت دنیا و آخرت میں سعادت و کامرانی حاصل کرسکتی ہے۔ اور سورۃ الجمعہ میں تو صاف تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت صرف اس عہد کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ تمام آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے ہے۔ ارشاد ہے:

و آخرين منهم لمايلحقوا بهم۔ (سورۃ الجمعہ۔پ28)

''اور اس رسول کو مبعوث کیا دوسرے لوگوں کے واسطے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے''۔

پھر یہ کہنا کہ شریعت محمدیہ صرف اس عہد کے لیے خاص تھی کتنا بڑا کفر صریح ہے۔

(10-11)

''مرکز ملت کو یہ اختیار دینا کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق میں ردوبدل کرسکتا ہے یا مرکز ملت اپنے زمانے کے تقاضے کے ماتحت نماز کی جزئی شکل میں ردوبدل کرسکتا ہے''

صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے یہ خیال باطل دراصل دو لغو نظریوں پر مبنی ہے۔

1- اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت ہے۔

2- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بحثیت مرکز ملت تھی اور اب آپ کی اطاعت نہیں ہو سکتی اور ان دونوں باتوں کا خلاف اسلام ہونا واضح ہو چکا ہے۔

مقام غور ہے کہ جب خود قرآن کریم نے صاف صاف غیر مبہم الفاظ میں دین اسلام کی ابدی ہونے اور خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور یہ بات صاف ہوگئی کہ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب ہے جو قیامت تک کے لئے قانون الٰہی ہے اب نہ کوئی اور وحی آسمانی نازل ہوگی اور نہ دین و شریعت میں کسی قسم کی تبدیلی واقع ہوگی چنانچہ ارشاد باری ہے:

الیوم أکملت لکم دینکم و أتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ ع 1 پ 6)

آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کو میں نے دین کے لئے پسند کیا۔

و من یتبغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه و هو فی الآخرة من الخاسرین ۔

(آل عمران۔ ع 9 پ 3)

اور جو کوئی دین اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا۔

پھر اس صاف و صریح اعلان کے بعد کیسے اس کا امکان باقی رہ سکتا ہے کہ قرآن کریم کے احکام عارضی اور عبوری دور کے لئے ہیں۔ جب وحی آسمانی کا دروازہ بند کر دیا گیا تو خالق کے قطعی قانون کو مخلوق کے مشوروں سے کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے۔ آخر جہالت کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے! ۔لیکن درحقیقت مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم قابل قبول نہیں اس لئے جدید دین کی ضرورت ہے اور یہ دین وہ ہے جس کی تشکیل پرویز کر رہا ہے یا کوئی نام کی اسلامی حکومت اس کے مشورہ سے کرے۔ اس سے بڑھ کر اور صریح کفر کیا ہوگا۔ گویا وحی آسمانی کو جو اَبدی اور قطعی ہے چند دھریئے اور ملحد اکٹھے ہو کر ختم کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس جرأت اور ڈھٹائی کے ساتھ شاید ہی

تاریخ اسلام میں کسی نے ایسی صریح کفر کی بات کی ہو۔ پرویز کی کفریات میں اور کچھ بھی نہ ہوتا تو اس کی تکفیر کے لئے بس ایک یہ بات ہی کافی تھی۔

پرویز جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا خلاصہ صاف صاف لفظوں میں یہ ہے کہ دین اسلام صرف عہد نبوت تک کے لئے تھا اب ختم ہو گیا اور اب تو ہر ایک نام کی اسلامی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسلام کا جدید ایڈیشن تیار کرے اور جو کچھ الٹا سیدھا قانون بنا دے بس وہی دین اسلام ہے اور وہی اس زمانے کی شریعت ہے۔ بتلائیے کفر کی ایسی صریح دعوت آج تک کسی باطنی زندیق اور ملحد نے بھی دی ہے؟۔ اسلام کے نام پر اسلام کو ختم کرنے کی اس سے زیادہ اور کیا موثر تدبیر ہو سکتی ہے؟۔

(12)

''حدیث عجمی سازش اور جھوٹ ہے، جو مسلمانوں کا مذہب ہے''

حدیث کو عجمی سازش کہنا اور سنت کا انکار کرنا کفر محض ہے، نصوصِ قطعیہ سے اس کا حجت ہونا ثابت ہے۔ علاوہ ازیں حدیث وسنت کا انکار درحقیقت رسول کی ابدی اطاعت سے فرار اور آپ کی حیثیتِ حکمرانی کو چیلنج ہے۔ حدیث وسنت کا حجت ہونا ظاہر وعیاں ہے، امت محمدیہ علی صاحبہا التحیات والتسلیمات کا غیر منقطع تعامل وتوارث اس پر شاہد صدق ہے۔ اس وقت حجیت حدیث کے تمام دلائل کا استقصاء مقصود نہیں صرف چند دلائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

1- قرآن کریم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد بعثت کو جس طرح بیان کیا گیا ہے ذرا اس پر نظر ڈالئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں:

ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتك و یعلمھم الکتاب والحکمة و یزکیھم انك أنت العزیز الحکیم ط

اے ہمارے پروردگار اور ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول معبوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے بیشک تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا۔

تحویل قبلہ کے سلسلہ میں حق تعالیٰ اپنی نعمت کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

كما أرسلنا فيكم رسولا منكم يتلوا عليكم آياتنا و يزكيكم و يعلمكم الكتاب والحكمة و يعلمكم ما لم تكونوا تعلمون

(البقرہ ع18 پ2)

جس طرح ہم نے تمہارے اندر ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھلاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

سورہ آل عمران میں مسلمانوں پر احسان خداوندی کا اظہار ان لفظوں میں کیا جا رہا ہے۔

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من أنفسهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم و يعلمهم الكتب و الحكمة و ان كانوا من قبل لفى ضلٰل مبين ۔ (آل عمران۔ع17 پ 4)

یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس پہلے وہ صریح گمراہی میں تھے۔

اور سورہ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے:

هو الذى بعث فى الأميين رسولا منهم يتلوا عليهم آيته

ویزکیھم و یعلمھم الکتب و الحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین (الجمعہ ع1 پ28)

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول ان ہی میں سے مبعوث فرمایا کہ وہ ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو سنوارتا ہے، اور ان کو کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے۔ اور اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

ان آیات جلیلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد بعثت کو متعین کیا گیا ہے جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہے۔

1- تلاوت آیات۔

2- کتاب وحکمت کی تعلیم۔

3- تزکیہ وتطہیر نفوس۔

اب ظاہر ہے کہ کتاب وحکمت کی تعلیم تلاوت آیات کے علاوہ کوئی اور ہی چیز ہوسکتی ہے ورنہ اس کا علیحدہ ذکر بے معنی تھا، اسی طرح ''تزکیہ'' بھی آپ کا ایسا خصوصی وصفہے جو یقیناً قرآن کے الفاظ پڑھ کر سنا دینے سے زائد ہے ورنہ تزکیہ کو ایک علیحدہ مقصد کے طور پر بیان کرنے سے کیا فائدہ۔ بس یہی دونوں چیزیں یعنی حکمت وتزکیہ کی علمی وعملی تفصیل ''حدیث وسنت'' کہلاتی ہے۔ صحابہ وتابعین جن کی بصیرتِ قرآنی ہر زمانہ میں سند وحجت رہی ان سب کی یہی رائے ہے کہ اس سے مراد ''سنت رسول اللہ'' ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔ حسن بصریؒ قتادہؒ اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حکمت سے مراد سنت ہی ہے (ملاحظہ ہو الدر المنثور۔ ج ا)۔ محمد بن ادریس الشافعی المطلبی نے اپنی کتاب ''الرسالہ'' میں اطاعت رسول اور سنت کی حجیت پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے۔ اسی سلسلہ میں وہ ایک جگہ فرماتے ہیں:

فذکر اللہ الکتاب و ھو القرآن و ذکر الحکمة فسمعت من ارضی بہ من أھل العلم بالقرآن یقول الحکمة سنة رسول اللہ و ذلك انھا مقرونة مع کتاب اللہ و أن اللہ افترض طاعة

رسوله و حتم على الناس اتباع أمره فلا يجوز أن يقال لقول فرض الا لكتاب الله ثم سنة رسوله لما وصفنا من أن الله جعل الايمانبرسوله مقرونا بالايمان به۔ (ص78)

اللہ تعالیٰ نے ''الکتاب'' کا ذکر کیا جس سے مراد قرآن کریم ہے۔اور الحکمۃ کا ذکر کیا ہے جس کے بارے میں میں نے قرآن کے ان علماء سے جو میرے نزدیک پسندیدہ ہیں یہ کہتے سنا کہ اس سے سے مراد سنت رسول اللہ ہے اور یہ اس لئے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت فرض کی ہے اور اتباع رسول کو لوگوں پر حتمی قرار دیا لہٰذا کسی امر کو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ کے بغیر فرض نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنے رسول پر بھی ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔

و أنزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم ۔

(النحل ع6 پ14)

اور اے نبی یہ ذکر (قرآن) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم واضح کردو لوگوں کے لئے اس کو جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔

اس آیت سے بوضاحت معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ یہ خدمت سپرد کی گئی تھی کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام اور ہدایتیں دی ہیں آپ ان کی تبیین فرمائیں۔تبیین کے معنی ہیں کسی چیز کا کھول کر بیان کرنا جس کے لئے ہم اپنی زبان میں تشریح کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ تشریح اور وضاحت اصل عبارت سے الگ ہوا کرتی ہے بس قرآن کریم کی اسی تبیین وتشریح کا نام حدیث ہے۔قرآن کریم کے جو معانی و مطالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں وہ احادیث قولیہ ہیں۔اور جن کی آپ نے اپنے عمل سے تشریح فرمائی ہے وہ ''احادیث فعلیہ'' یا ''تقریریہ'' مثلاً

قرآن میں ''أقیمو الصلوۃ'' وارد ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تبیین وتشریح کے سلسلہ میں فرمادیا۔

صلو کما رأیتمونی أصلی ۔

تم بھی اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔

یا جب قرآن پاک میں آتو الزکوۃ کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تبیین وتشریح کے سلسلہ میں مقادیر زکوٰۃ اور وجوب زکوٰۃ کے احکام بتادیئے۔یا چور کی سزا کے متعلق قرآن شریف میں حکم آیا کہ:

والسارق والسارقة فاقطعوا أیدیهما جزاء بما کسبانکالا من الله (المائدہ۔ع6پ6)

اور چوری کرنے والا اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کی کمائی کی سزا میں (یہ) تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلا دیا کہ ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے گا اور یہ سب بیان و توضیح بھی وحی ہی تھی جو قرآن کے علاوہ ہے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آتی تھی اور وہ وحی بھی حجت شریعہ ہوتی تھی چنانچہ آیات ذیل ملاحظہ ہوں۔

و ما جعلنا القبلة التی کنت علیها الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیه (البقرہ۔ع17پ2)

اور ہم نے مقرر نہیں کیا وہ قبلہ جس پر تو پہلے تھا مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہے گا رسول کو اور کون پھر جائے گا الٹے پاؤں۔

اس آیت میں اس امر کی توثیق فرمائی ہے کہ وہ پہلا قبلہ جس کی طرف رخ کیا جاتا تھا وہ ہمارا ہی مقرر کیا ہوا تھا۔ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں وہ آیت کہیں نہیں ملتی جس میں اس قبلہ کی طرف رخ کرنے کا ابتدائی حکم ارشاد فرمایا گیا ہو۔لہٰذا ظاہر ہے کہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔

ما قطعتم من لينة أوتر كتموها قائمة على أصولها فباذن الله۔

(الحشر۔ع1پ28)

تم نے کھجور کا جو درخت کاٹ ڈالا یا اپنی جڑ پر کھڑا رہنے دیا (یہ) اللہ کے حکم سے (کیا)۔

غزوہ خیبر میں جب یہود قلعہ بند ہو گئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے درخت کاٹ ڈالے جائیں اور باغ اجاڑ دیئے جائیں تا کہ وہ لوگ باہر نکل کر لڑنے پر مجبور ہوں۔ نیز کھلی جنگ کے وقت درختوں کی رکاوٹ باقی نہ رہے اس پر کچھ درخت کاٹے گئے اور کچھ باقی چھوڑ دیئے گئے تا کہ فتح کے بعد مسلمانوں کے کام آئیں۔ اس فعل پر کافروں نے طعن کرنا شروع کر دیا کہ مسلمان فساد سے روکتے ہیں اور خود فساد کرتے ہیں۔ اس آیت میں اُس طعن کا جواب دیا جا رہا ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا ہے وہ سب اللہ کے حکم اور اذن سے کیا گیا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی غیر متلو کے ذریعہ اس کا حکم دیا گیا تھا جس کی تعمیل آپ نے کی پھر وحی متلو کے ذریعہ وحی غیر متلو کی تصدیق و تائید فرمائی گئی۔

لقدصدق الله رسوله الرؤيابالحق لتد خلن المسجد الحرام ان شآء الله آمنين محلقين رؤسكم و مقصرين لا تخافون فعلم ما لم تعلموا فجعل من دون ذلك فتحا قريباo

(الفتح۔ع4پ26)

اور اللہ نے سچ کر دکھایا اپنے رسول کا خواب تحقیقی طور پر کہ تم داخل ہو کر رہو گے مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا آرام سے بال مونڈتے ہوئے اپنے سروں کے اور کترتے ہوئے بے کھٹکے۔

مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ ہمارا داخلہ مکہ میں ہو چکا ہے اور سر منڈا کر اور بال کتروا کر حلال ہو رہے ہیں۔ پھر اتفاق سے اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد عمرہ ہو گیا۔ صحابہ کو خیال ہوا کہ اس سال ہم مکہ پہنچیں گے اور عمرہ ادا کریں گے مگر خلاف

توقع ایسا نہ ہوسکا جس وقت صلح مکمل ہو کر حدیبیہ سے واپسی ہونے لگی تو بعض صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا! کہ ہم امن وامان سے مکہ میں داخل ہوں گے اور عمرہ ادا کریں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ امسال ایسا ہوگا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو بیشک یوں ہی ہو کر رہے گا تم امن وامان سے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو گے۔

یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی اسی طرح تصدیق کی جارہی ہے جس طرح قربانی کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کی قرآن نے تصدیق کی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کا خواب بھی وحی میں داخل ہے۔

و اذا أسر النبی الی بعضأزواجه حدیثافلمانبأت به و أظهره الله علیه عرف بعضه و أعرض عن بعض فلما نبأهابه قالت من أنباك هذا قال نبأنی العلیم الخبیر ۔ (التحریم۔ع1پ28)

اور جبکہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی پھر جب اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی) کو بتلا دی اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر دی تو پیغمبر نے (اس ظاہر کردینے والی بی بی کو) تھوڑی سی بات تو جتلا دی اور تھوڑی سی بات کو ٹال گئے پھر پیغمبر نے اس بی بی کو جب وہ بات جتلائی وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس کی کس نے خبر دیدی آپ نے فرمایا کہ مجھ کو بڑے جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی اللہ تعالیٰ) نے خبر کردی۔

سوال یہ ہے کہ وہ آیت کہاں ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی تھی کہ تمہاری بیوی نے تمہاری راز کی بات دوسرں سے کہہ دی۔ ظاہر ہے کہ یہ بات آپ کو وحی غیر متلو ہی کے ذریعہ بتائی گئی تھی۔

الغرض حدیث کا حجت ہونا اور وحی کی دو قسمیں متلو، غیر متلو ہونا قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہے اور احادیث تو اس باب میں تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اسی لئے امت نے ہمیشہ سنت کو اسلامی احکام کا ماخذ مانا ہے اور اس کے حجت شرعی ہونے پر تمام امت کا

اتفاق واجماع ہے۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

لو لا السنة ما فهم أحد منّا القرآن (میزان شعرانی۔ ص25)

اگر سنت نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی شخص قرآن نہیں سمجھ سکتا تھا۔

امام شافعیؒ ''الرسالہ'' میں فرماتے ہیں:

و سنة رسول الله مبينة عن الله معنى ماأراددليلا على خاصه و عامه ثم قرن الحكمة به فاتبعها اياه و لم يجعل هذا لاحد من غير خلقه غير رسوله۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی مراد کو بیان کرنے والی ہے اور قرآن کے الفاظِ عموم وخصوص کی دلالت کرنے والی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکمت کو قرآن کے پہلو بہ پہلو ذکر کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مخلوق میں سے کسی اور شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا نہیں فرمایا۔

اور امام غزالیؒ مستصفی میں رقمطراز ہیں:

و قول رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة لدلالة المعجزة على صدقه و لامر الله تعالىٰ ايانا باتباعه و لا نه لا ينطق عن الهوى ان هو الاوحى يوحى لكن بعض الوحى يتلى فسمى كتابًا و بعضه لايتلى و هو السنة و قول رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة على من سمعه شفاها فاما نحن فلا تبلغنا قوله الابلسانالمخبريناما على سبيل التوا تر واما بطريق الآحاد ۔ (ص83)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حجت ہیں کیونکہ معجزات آپ کی صداقت پر دلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی تابعداری کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ آپ ہی کے

حق میں وارد ہے لا ینطق عن الھوی الآیۃ (یعنی آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے جو کچھ فرماتے ہیں وحی کے ماتحت فرماتے ہیں) لیکن وحی کی ایک قسم وہ ہے جس کی تلاوت کی جاتی ہے یہ کتاب اللہ سے موسوم ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کی تلاوت نہیں کی جاتی یہ سنت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اس شخص کے لئے جس نے آپ سے روبرو سنا ہو حجت قطعی ہے البتہ ہم لوگوں کی طرف آپ کے اقوال راویوں ہی کی زبانی پہنچتے ہیں تواتر کی صورت میں یا خبر واحد کے ذریعہ۔

اور قاضی شوکانی ارشاد الفحول میں لکھتے ہیں:

اعلمانهقد اتفق من يعتدبه من أهل العلم على أن السنة المطهرة مستقلة بتشريعالأحكام وأنها كالقرآن فى تحليل الحلال و تحريم الحرام و قد ثبت عنه صلى الله عليه وسلم انه قال الاواني أوتيت القران و مثله معه ...... والحاصل ان ثبوت حجية السنة المطهرة و استقلالها بتشريع الأحكام ضرورية دينية ولا يخالف فى ذلك الامن لا حظ له فى دين الاسلام۔ (ص29)

جاننا چاہئے کہ تمام معتبر علماء اس امر پر متفق ہیں کہ سنت مطہرہ تشریع احکام کا مستقل ماخذ ہے اور سنت کسی چیز کے حلال اور حرام کرنے میں قرآن کے مثل ہے۔ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا "مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کا مثل" .... الغرض سنت کا حجت ہونا اور احکام اسلامی کا ماخذ ہونا ضروریات دین میں سے ہے اس کی مخالفت صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کا دین اسلام سے کوئی واسطہ نہ ہو۔

اور علامہ محقق ابن الہمام "التحریر" میں فرماتے ہیں:

حجية السنة ضرورية دينية ۔ (ج2۔ص225)

سنت کا حجت ہونا ضروریات دین میں داخل ہے۔

ان دلائل کی روشنی میں حدیث وسنت کا ماخذ احکام ہونا ظاہر وعیاں ہے۔

غور فرمایئے کہ دین کے ایک متفق علیہ ماخذ کو جھوٹ کہنا اسلامی نقطہ نظر سے کتنا بڑا جرم ہے۔اس پر مستزادیہ کہ اس جھوٹ میں سارے محدثین، فقہاء، متکلمین اور صوفیاء کو شریک بنانا الحاد و زندقہ نہیں تو کیا ہے۔

دنیا کا کتنا بڑا اعجوبہ ہے کہ پرویزؔ اوراس کے ہمنواؤں کے زعم باطل میں اب تک امت ضلالت و گمراہی کی وادیوں میں سرگرداں بھٹک رہی تھی اور کسی کو اطلاع تک نہ تھی، سب سے پہلے اس جھوٹ کا انکشاف جس ذات شریف پر ہوا وہ یہی بزرگ ہیں یا پھر ان کا کوئی مقتدااور رہنما۔

(13)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا اوراس سے تمسخر کرنا''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا یا آپ کی کسی ایک سنت ثابتہ کا استخفاف کرنا سراسر کفر ہے۔علامہ کمال الدین ابن ابی شریف مسامرہ شرح مسائرہ میں رقمطراز ہیں:

اللھم الا ان ردہ استخفافًا اذکان ای لکونہ انماقالہ النبی صلی اللہ علیہ و سلم و لم ینزل فی القران صریحا فیکفر لاستخفافہ بجناب النبی صلی اللہ علیہ و سلم (ص360)

ہاں اگر وہ کسی حدیث کو بے وقعت سمجھ کر رد کر دیتا ہے یعنی اس بناپر کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اور قرآن میں صراحتاً نازل نہیں ہوا تو ایسا شخص کافر ہے کیونکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کو گراتا ہے۔

اور علامہ ابن نجیمؒ البحر الرائق میں فرماتے ہیں:

اوعیبہ نبیاً بشیء اوعدم الرضابسنۃ من سنن المرسلین

(ج5 ص130)

اگر کوئی شخص کسی نبی پر کسی قسم کی عیب لگائے یا انبیاء کی سنتوں میں سے کسی سنت کو ناپسندیدہ سمجھے تو وہ کافر ہے۔

حد ہوگئی بے حیائی اور بے شرمی کی کہ پرویز جو کمیونزم کا ادنیٰ پرستار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مذاق اڑائے اور غلط بیانی و دروغ گوئی سے کام لے کر آپ کی تعلیمات میں شکوک وشبہات ڈالنے کی مذموم کوشش کرے۔ اب ہم یہاں ان احادیث کو جن پر پرویز نے خاک بدہن گستاخ زبانِ طعن دراز کی ہے ان کے صحیح معانی و مطالب کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

پہلی حدیث جو سنن ابوداؤد کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

عن البراء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مامن مسلمین یلتقیان فیصافحان الاغفر لهما قبل ان یفترقا۔

(ص708)

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیتا ہے۔

غور فرمایئے اس حدیث میں مصافحہ کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان ہے کہ جب دو مسلمان جو اسلام سے وابستہ ہوں اور احکام اسلام پر عمل پیرا ہوں، اخلاص ومحبت سے مصافحہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے صغیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ مگر پرویز نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ صرف مصافحہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ صغائر ہوں یا کبائر اور خواہ وہ احکامِ اسلامی پر عمل کرتا ہو یا نہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں ''مامن مسلمین'' کی صراحت موجود ہے جو ان دونوں کے مسلمان ہونے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کو صاف طور پر بتا رہی ہے۔

اصل یہ ہے کہ پرویز کے نزدیک ثواب، عبادت، فضیلت بے معنی الفاظ ہیں، اس لئے

وہ احادیث کو قرآن کے خلاف بتلاتا ہے اور ان کا استخفاف کرتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت ان میں سے کوئی حدیث بھی قرآن کے خلاف نہیں۔ حسنِ معاشرت کو قرآن نے بطور اصل کلی کے بیان کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اس کی تفصیل بتلائی ہے، قرآن میں سلام وتحیۃ کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی تشریح میں مصافحہ کی فضیلت بیان کی ہے۔

دوسری حدیث صحیح مسلم کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

عن أبی هریرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه کل خطیئة نظر الیها بعینه مع الماء أو مع آخر قطر الماء فاذا غسل یدیه خرج من یدیه کل خطیئة کان بطشتها یداه مع الماء أومع آخر قطر الماء فاذا غسل رجلیه خرجت کل خطیئة مشتهار جلاه مع الماء أومع آخر قطر الماء حتی یخرج نقیامن الذنوب (ج1 ص125)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ مسلم یا بندہ مومن وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ٹپک پڑتی ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے سرزد ہوئی تھیں اور جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ خطائیں جن کا ارتکاب اس نے اپنے پیروں پر چل کر کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں تا آنکہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکل آتا ہے۔

(راوی کو شک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بندہ مسلم کے الفاظ ادا ہوئے یا بندہ مومن کے۔ اسی طرح راوی کو شک ہے کہ آپ نے پانی کے

ساتھ فرمایا یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ)

اس حدیث میں وضو کا اجر و ثواب بیان کیا جا رہا ہے کہ جب کوئی بندہ مومن (جو ایمان واسلام کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو) وضو کرتا ہے تو اس وضو سے اس کے صغائر معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں خطاؤں سے مراد صغائر ہیں۔

امام نوویؒ اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

والمراد بالخطایا الصغائر دون الکبائر کما تقدم بیانہ و کما فی الحدیث الآخر ما لم یغش الکبائر۔

حدیث میں جو لفظ **خطایا** آیا ہے اس سے صغائر مراد ہیں، کبائر مراد نہیں (اس کا ذکر پہلے بھی آ چکا ہے) چنانچہ ایک اور حدیث میں یہ قید بھی مذکور ہے کہ **مالم یغش الکبائر** یعنی جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

پرویز نے اس حدیث کا یہ مضمون بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس قسم کی احادیث گناہوں کے لائسنس دے رہی ہیں کہ زنا، چوری، ڈاکہ سب کچھ کر لو اور پھر صرف وضو کر لو سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

غور فرمایئے کس طرح تعلیم رسول کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ اہم عمل صلاۃ ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کے بعد صلاۃ کی تعلیم و تلقین فرمایا کرتے تھے کہ صلاۃ سراسر مظہر عبدیت ہے۔ اس میں ایک بندہ مومن مختلف کیفیات و حرکات سے اپنی بندگی کا اعتراف و اقرار کرتا ہے ،اور عبدیت و عبودیت ساری تعلیم نبوی کا خلاصہ ہے۔ صلاۃ کا مقدمہ وضو ہے۔ قرآن کریم نے وضو کا مستقل بیان فرمایا ہے اور اس کی غرض طہارت ہی بیان کی ہے۔ چنانچہ سورۃ المائدہ میں وضو و تیمّم کے احکام بتاتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھر کم و لیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون (المائدہ۔ ع2 پ6)

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور تم پر اپنا پورا احسان کرے تا کہ احسان مانو۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

و ینزل علیکم من السمآء مآء لیطھرکم بہ و یذھب عنکم رجز الشیطان (الانفال۔ع2پ9)

اور اتارا تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطان کی نجاست دور کر دے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مذکور میں اسی طہارت کی تفصیل بیان کی ہے کہ وضو کرنے سے شیطان کی گندگی بندہ مومن سے کیونکر دور ہوتی ہے اور خدا کی نعمت کا اس پر کس طرح ظہور ہوتا ہے مگر پرویز چونکہ وساوسِ شیطانی میں گرفتار ہے اس لئے اس کی سمجھ میں یہ بات بالکل نہیں آتی کہ وضو سے باطنی طہارت کس طرح حاصل ہوسکتی ہے۔

اب تیسری حدیث تحیۃ الوضو کی ہے جس کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں:

من توضأ نحو وضوئی ھذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیھما نفسہ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ۔

جس شخص نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں اپنے جی ہی جی میں کوئی بات نہ کی (یعنی وہ خیالات وخطرات سے خالی رہیں) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

یہ حدیث بھی درحقیقت اس آیۃ مبارکہ کی تفسیر ہے۔

و أقم الصلوۃ طرفی النھار و زلفا من الیل ط ان الحسنت یذھبن السیاٰت ط ذلک ذکریٰ للذاکرین (ہود۔ع10پ12)

اور آپ نماز کی پابندی کیجئے دن کے دونوں سروں پر (یعنی اول وآخر میں) اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں برے کاموں کو۔ یہ بات ایک

نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔

اس آیت میں صلاۃ کا حکم دینے کے بعد صاف تصریح ہے کہ نیکیوں سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارک میں اس نماز کی صفت بتائی ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے لیکن پرویز کے نزدیک چونکہ وضو، صلاۃ وغیرہ کی سرے سے وہ حیثیت ہی نہیں جو اسلام نے ان کو دی ہے۔ اس لئے یہ ساری حدیثیں اس کو اسلام کے خلاف نظر آ رہی ہیں۔

چوتھی حدیث حسب ذیل ہے:

عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال المؤذن الله اكبر فقال أحدكم الله اكبر ثم قال أشهدأن لا اله الا الله قال أشهدأن لا اله الا الله ثم قال أشهدأن محمدا رسول الله قال أشهد أن محمدا رسول الله ثم قال حى على الصلوة قال لا حول و لا قوة الا بالله ثم قال حى على الفلاح قال لا حول و لاقوة الا بالله ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب موذن نے اللہ اکبر کہا اور تم میں سے بھی کسی نے اللہ اکبر کہا۔ پھر موذن اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا اور اس نے بھی اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا پھر اس نے اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا تو اس نے بھی اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا پھر اس نے حی علی الصلوۃ کہا اور اس نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا پھر اس نے حی علی الفلاح کہا تو اس نے بھی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا۔ پھر اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور اس نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پھر اس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس نے بھی دل سے لا الہ الا اللہ کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

اذان کے کلمات ایمانیات پر مشتمل ہیں پورے عقائد و اعمال کا خلاصہ کلمات اذان میں موجود ہے اس لئے حدیث شریف میں تعلیم دی جارہی ہے کہ جو شخص ان کلمات ایمانیہ کو دل کی گہرائی سے اور زبان وقلب کی پوری ہم آہنگی سے کہتا ہے وہ دخولِ جنت کا مستحق ہے۔ بتایئے اس میں مذاق کی کیا چیز ہے؟۔

اب آخری حدیث جس میں تمسخر کیا گیا ہے وہ لیجیے، اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى لله اربعين يوما فى جماعة يدرك التكبير الاولى كتب له براء تان براء ة من النار وبراء ة من النفاق۔

(جامع ترمذی۔ج1ص33)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے چالیس روز اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جماعت سے نماز ادا کی اس اہتمام کے ساتھ کہ تکبیر اولی سے شریک جماعت رہا تو اس کے لئے دو براءت نامے لکھ دیئے جاتے ہیں، ایک دوزخ سے براءت کا اور دوسرا نفاق سے براءت کا۔

یہ حدیث بھی اسی آیت مبارکہ **ان الحسنت یذهبن السیات** کی تفصیل ہے کہ ''صلاۃ'' جب اپنی شکل میں شرائط وحدود کی پابندی کے ساتھ ادا کی جائے تو اس پر کیا ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس شخص کے پیش نظر نماز، جماعت، تکبیر اولیٰ کی اہمیت ہو، اسلام کی تعلیمات اس باب میں اس کے سامنے ہوں اس کو اس حدیث پر کوئی اشکال نہیں ہوگا، اور جس شخص نے اپنی آنکھوں پر الحاد و زندقہ کی عینک لگائی ہو اس کو اسلام کے ہر حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر تعلیم میں العیاذ باللہ عیب ہی نظر آئے گا۔

غور فرمایئے نماز ایمان اور کفر کے درمیان فارق ہے، جماعت شعائرِ اسلام میں سے ہے، پھر ایک شخص کامل اخلاص سے اس پر چالیس روز مداومت کرے تو اس کی بقیہ زندگی اسلام کے کس قدر ہم آہنگ ہوگی؟۔ اس کا قلب جذبہ ایمان واخلاص سے لبریز ہوگا، عبدیت اس کے

رگ و پے میں سرایت کر چکی ہو گی ایسے شخص کو جہنم اور نفاق سے نجات کا پروانہ دیا جا رہا ہے تو اس پر پرویز کیوں چراغ پا ہے۔

(14)

’’یہ کہنا کہ آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں‘‘

کفر صریح ہے۔ کیونکہ اس طرح اسلامی عقائد، اعمال، اخلاق الغرض پورے دین کو زمانہ جاہلیت کا دین بتایا جا رہا ہے اور سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام کو کفر کہنا اور سارے مسلمانوں کو جو اس دینِ حنیف پر عمل پیرا ہوں کافر قرار دینا اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہو گا؟۔

اصل یہ ہے کہ پرویز کا ایمان اس کے خود ساختہ قرآنی دین پر ہے جس کے اجزائے ترکیبی یہ ہیں:

-1 اطاعت رسول سے انکار وجود، اور اگر کسی مسئلہ میں اطاعت رسول تسلیم بھی کی جائے تو وقتی و عارضی۔

-2 سارے صحابہ، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء، متکلمین، صوفیاء اور ائمہ لغت کو بے اعتبار ٹھہرانا، حالانکہ وہی حضرات ہیں جنہوں نے قرآن کریم کو ہم تک پہنچایا اور اس دین کی حفاظت اور مختلف جہات سے اس کی خدمت کی ہے۔

-3 مغربی افکار و نظریات کی روشنی میں قرآن کی تشریح و تفسیر کرنا اور اپنے جی سے لغت کے نت نئے معنیٰ تراشنا۔

-4 عبادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ثواب، طاعت، قیامت، حشر و نشر، وزنِ اعمال وغیرہ تمام مصطلحات شرعیہ کو جدید معانی پہنا کر ساری شریعت کا ابطال۔

-5 اپنے نام نہاد نظامِ ربوبیت کو منتہائے اسلام قرار دینا۔ یہ جو روس کے اشتراکی نظام

سے پورا پورا ہم آہنگ ہے اور اگر کچھ فرق ہے تو صرف جذبہ محرکہ میں۔
لینن کے جذبہ محرکہ کے مقابلہ میں پرویز نے بھی اپنے ذہن سے چند امور تراشے ہیں جن کو وہ مستقل اقدار کہتا ہے لیکن چونکہ ان امور کی تعیین میں بھی اس نے دوسروں کی نقل اتارنے کی کوشش کی ہے اس لئے اس کے کلام میں بڑا شدید تضاد و تہافت پایا جاتا ہے اور ستم ظریفی یہ کہ سارے انبیاء و رسل کی تعلیمات کا آخری ہدف اسی نظام ربوبیت کو بتلاتا ہے۔ یہ ہے پرویز کا قرآنی دین جس کی بناء پر اس کو اسلام کفر نظر آتا ہے اور سارے مسلمان کافر۔

(15)

''تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے''

یہ بھی کفر صریح ہے کہ اس طرح سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے جن میں صحابہ ،تابعین، تبع تابعین، ائمہ،فقہاء سب داخل ہیں۔

کبرت کلمة تخرج من أفواهم ان يقولون الا كذبًا۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امت کو ''خیر امت'' فرمایا ہے اور مسلمانوں کی راہ سے ہٹنے والے کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر وتؤمنون بالله (آل عمران۔ ع12پ4)

تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں۔ حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع

کرتے ہوئے برے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ تعالیٰ پر۔

دیکھئے آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو"سب امتوں سے بہتر" بتایا ہے اور ایمان باللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ان کے خصوصی اوصاف میں شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا اصل زور ان تین باتوں پر صرف ہوگا۔ لیکن پرویز کے نزدیک معاملہ بالکل الٹا ہے کہ امت نے اس تیرہ سو سال میں اپنا سارا زور ہی اس دین حق کو مٹانے پر صرف کر دیا۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا ذکر ہی کیا، اس امت کے ایمان ہی کی خیر نہیں رہتی۔ پرویز چونکہ سراپا کلام الٰہی کی تحریف میں منہمک ہے اس لئے اس سے اس کے سوا اور توقع بھی کیا ہوسکتی تھی کہ وہ ساری امت کو گمراہ سمجھے۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے متعلق تو مسلمانوں سے کہا گیا تھا کہ

أفتطعمون أن يؤمنوا لكم و قد كان فريق منهم يسمعون كلام الله ثم يحرفونه من بعد ما عقلوه و هم يعلمون۔

(البقرہ۔ع9پ1)

اے مسلمانو کیا تم توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہارا کہا مان لیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کا کلام سنتے ہیں اور پھر اس کو سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کرتے ہیں۔

پرویز تمام مسلمانوں کو ملزم قرار دیتا ہے لیکن یاد رہے کہ جو لوگ مسلمانوں کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید میں صاف مذکور ہے۔

و من يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدىٰ و يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم و سآء ت مصيرا۔

(النساء۔ع17پ5)

اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ پر ہو جائے تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے

اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

ملاحظہ فرمایئے قرآن کہتا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کر لیتا ہے ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور پرویز کہتا ہے کہ سارے مسلمان رستہ سے ہٹ گئے اور دین حق کو مٹانے میں انہوں نے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ لہٰذا یہ مستحق عذاب ہیں۔ اور پیغمبر اسلام فرماتے ہیں کہ "میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہیں ہوسکتی" اور یہ شخص پوری امت کو یک قلم کافر قرار دے رہا ہے۔

فقہاء اسی لئے اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسی بات کہے جس سے پوری امت کی تکفیر لازم آئے۔ نسیم الریاض میں ہے۔

و كذلك يقطع بتكفير كل من قال قولا صدر عنه يتوصل به الى تضليل الامة اى كونهم فى ضلال عن الدين و الصراط المستقيم۔ (ج4۔ص549)

اور اسی طرح یقینی طور پر اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جس نے کوئی ایسی بات کہی جس سے پوری امت کا گمراہ ہونا یعنی دین اور صحیح راہ سے ہٹا ہوا ہونا لازم آئے۔

(16)

"اللہ تعالیٰ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے"

یہ بھی صریح کفر ہے، اللہ تعالیٰ چند اخلاقی صفات کا نام نہیں بلکہ وہ ذات واحد متصف المحامد ہے جس کی تعریف و توصیف سے پورا قرآن بھرا ہوا ہے۔

و هو الذى خلق السموت و الأرض بالحق و يوم يقول كن فيكون قوله الحق وله الملك يوم ينفخ فى الصور عالم الغيب والشهادة و هو الحكيم الخبير (انعام۔ع9پ7)

"اور وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر اور جس

دن کہے گا ہو جا تو وہ ہو جائے گا اس کی بات سچی ہے اور اسی کی بادشاہت
ہے جس دن پھونکا جائے گا صور جاننے والا چھپی اور کھلی باتوں کا اور وہی
ہے حکمت والا جاننے والا''۔

و لئن سألتهم من خلق السمٰوٰت و الارض و سخر الشمسو القمر ليقولن الله فأنىٰ يؤفكون ۔ (العنکبوت۔ع6پ21)

اور اگر تو لوگوں سے پوچھے کہ کس نے بنایا ہے آسمان اور زمین کو اور کام میں لگایا سورج اور چاند کو تو کہیں گے اللہ نے، پھر کدھر الٹے چلے جا رہے ہیں۔

قل أتعبدون من دون الله ما لا يملك لكم ضرا و لا نفعاط **والله هو السميع العليم ۔** (المائدہ ع10۔6)سکتة

تو کہہ دے کیا تم ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے نقصان اور نہ نفع کا اور اللہ وہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔

والهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم ۔ (البقرہ۔ع19پ2)

اور تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں اس کے سوا، بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

قل هو الله أحد الله الصمد لم يلد و لم يولد و لم يكن له كفوا أحد (الاخلاص۔ع1پ30)

تو کہہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو جنا، نہ کسی سے جنا، نہیں ہے اس کے برابر کا کوئی۔

واضح رہے کہ سارے ادیانِ سماویہ کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی ذات کے ماننے پر ہے اور تمام انبیاء ورسل کی تعلیمات کی اساس اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور اس کی توحید ہی ہے، مسلمان ہونے کے لئے جس طرح اس کی صفات پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اس کی ذات پر بھی۔ پرویز کی اس عبارت میں (جو استفتاء میں درج ہے) اللہ تعالیٰ کی ذات سے صریح انکار ہے بلکہ اس کو چند اخلاقی صفات سے تعبیر کیا گیا یہ صریح کفر والحاد ہے۔

(واضح رہے کہ حال میں مسٹر پرویز نے جو دوسرا خط جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے نام لکھا ہے اس میں خدا کے وجود کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی چند عبارتیں بھی اس کے ثبوت میں پیش کی ہیں، لیکن اس عبارت کے متعلق کہ:

''خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے''۔

نہ تو اس نے کسی غلطی کا اعتراف کیا ہے اور نہ اس سے بیزاری کا اظہار۔ حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب آدمی ایک بار کفر کا مرتکب ہو گیا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے اور اپنی بیزاری کا اظہار نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس بنا پر اتنا ہر گز کافی نہیں ہے کہ اپنے سابق عہد کی چند عبارات اس کے خلاف نقل کر دی جائیں بلکہ صاف اعتراف کرنا ضروری ہے کہ میری یہ تعبیر بالکل غلط اور کفر ہے اور میں اس سے توبہ کرتا ہوں)۔

(۱۷)

''آخرت سے مراد مستقبل ہے''

آخرت سے مستقبل مراد لینا یا اس کے مفہوم کو اس قدر وسیع کر دینا کہ دنیا ہی آخرت بن جائے الحاد و زندقہ ہے، الفاظ قرآنی کو اپنے معروف و مشہور معانی سے پھیر کر دوسرے خود ساختہ معانی پہنانا یہی باطنیت ہے۔

واضح رہے جس طرح الفاظِ قرآن کی حفاظت کی گئی ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ذریعہ معانی قرآن کی بھی حفاظت کی گئی ہے۔ قرآن کے معانی اگر اس طرح آزاد چھوڑ دیئے جائیں کہ جو جس کے جی میں آئے معنی بیان کیا کرے اور کسی قسم کی اس پر کوئی قدغن نہ ہو تو قرآن العیاذ باللہ بازیچہ اطفال بن جائے۔ اور شریعت کی اصطلاحات اور اس کے بنیادی امور سب ختم ہو کر رہ جائیں، اسی لئے علماء امت نے تصریح فرمائی کہ:

والنصوص من الکتاب و السنة تحمل علی ظواھر ھا مالم یصرف عنھا دلیل قطعی .....والعدول عنھا ای عن الظواھر الی معان یدعبھا أھل الباطن و ھم الملاحدة لادعائھم أن

النصوص ليست على ظواهر ها بل لها معان باطنية لا يعرفها الا المعلم و قصدهم بذلك نفى الشريعة بالكلية ، الحاد أى ميل و عدول عن الاسلام و اتصال والتصاق بكفر لكونه تكذيباً للنبى به بالضرورة (شرح عقائد۔ص115)

کتاب وسنت کی نصوص کو ان کے ظاہری معانی ہی پر محمول کیا جائے گا جب تک کہ کوئی دلیل قطعی اس امر سے باز نہ رکھے...... اور ظاہری معانی سے ان باطنی معانی کی طرف عدول کرنا کہ جن کے باطنیہ یعنی ملاحدہ مدعی ہیں کیونکہ ان کا ادعاء یہ ہے کہ نصوص اپنے ظاہر پر محمول نہیں بلکہ ان سے باطنی معانی مراد ہیں جن کو (بجز ان کے مزعومہ) معلم کے اور کوئی نہیں جان سکتا اور اس سے ان کا مقصود شریعت حقہ کی بالکلیہ نفی کرنا ہے۔ الحاد ہے یعنی اسلام سے ہٹ جانا اور کنارہ کشی کرنا اور کفر سے جڑ جانا اور اس سے جا ملنا کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کی تکذیب ہے جس کے متعلق بدیہی طور پر معلوم ہے کہ آپ اس تعلیم کو لے کر اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

اور علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں:

فان هؤلاء زعموا أن ظواهر الشرع واكثر ماجاء ت به الرسل من الأخبار ومايكون فى المستقبل من امور الآخرة ومن الحشر والقيامة والجنة والنار ليس منها شىء على مقتضى ظاهرها من لفظها..........فمضمن مقالاتهم ابطال الشرائع وتعطيل الأوامر والنواهى۔ (نسیم الریاض۔ج4ص539)

کیونکہ ان لوگوں کا زعم ہے کہ ظاہر شرع اور انبیاء علیہم السلام جو کچھ لے کر آئے ہیں اور جو کچھ مستقبل میں ہونے والا ہے امور آخرت، قیامت، جنت، دوزخ ان میں سے کسی چیز کا بھی مطلب وہ نہیں جو اس کے ظاہری لفظ کا تقاضا ہے ..... غرض ان کے تمام مقالات کا مضمون شرائع کا ابطال اور اوامر ونواہی کا معطل کرنا ہے۔

(18)

''جنت و جہنم مقامات نہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں''

یہ نظریہ بھی اسلامی عقائد کے یکسر منافی اور سراسر کفر و الحاد ہے۔قرآن ، حدیث اور اجماع، پرویز کے اس تصور کی تردید کرتے ہیں، جنت و جہنم کے مقامات ہونے پر تمام مسلمانوں کا نزولِ قرآن سے لے کر آج تک اجماع و اتفاق رہا ہے۔ جنت و جہنم کو مقامات نہ ماننا ان کے وجود خارجی کا انکار ہے جو مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اور کسی اسلامی عقیدہ پر اس طرح اعتقاد نہ رکھنا جس طرح اہلِ اسلام کا اعتقاد ہے کفرِ محض ہے۔علامہ شامی فلاسفہ کے کفر کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحاصل أنهم و ان أثبتوا الرسل لكن لا على الوجه الذى يثبته أهل الاسلام كما ذكر فى شرح المسايره

(ردالمحتار۔ ج3 ص396)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ فلاسفہ اگر چہ رسولوں کے قائل ہیں لیکن اس طرح نہیں جس طرح اہل اسلام کا عقیدہ ہے(اس لئے وہ کافر ہیں) جیسا کہ شرح مسایرہ میں مذکور ہے۔

اور اسی اصول پر جو شخص جنت و جہنم کے وجود یا ان کے محل و مقام ہونے کا انکار کرے کافر ہے۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی ''نسیم الریاض'' میں لکھتے ہیں:

و كذلك نكفر من أنكر الجنة و النار نفسهما او محلهما۔

اور اس طرح ہم اس کو بھی کافر کہیں گے جو جنت و دوزخ کا سرے سے انکار کر دے یا ان کے مقامات کا انکار کر دے۔

اب قرآن کریم کی وہ چند آیات لکھی جاتی ہیں جن سے پرویز کے نظریہ کا ابطال واضح ہوتا ہے۔

و سيق الذين كفروا الى جنهم زمرا حتى اذا جآء وها فتحت أبوابها و قال لهم خزنتها ألم يأتكم رسل منكم يتلون عليكم

آیات ربکم و ینذرونکم لقآء یومکم هذا قالوا بلٰی و لکن حقت کلمة العذاب علی الکافرینo (الزمر۔ع 8پ24)

اور جو کافر ہیں وہ دوزخ کی طرف گروہ گروہ بنا کر ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان سے دوزخ کے داروغہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو تمہاری اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ بولیں گے کیوں نہیں، لیکن عذاب کا حکم منکروں پر ثابت ہو کر رہا۔

قیل ادخلوا أبواب جهنم خلدین فیهافبئس مثوی المتکبرین۔ (الزمر۔ع 8پ24)

پھر ان سے کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو ہمیشہ رہیں گے اس میں اور وہ متکبرین کا برا ٹھکانا ہے۔

و قال الذین فی النارلخزنةجهنم ادعوا ربکم یخفف عنا یوما من العذاب (المومن۔ع 5پ24)

اور کہیں گے وہ لوگ جو پڑے ہیں آگ میں، دوزخ کے داروغوں سے، عرض کرو اپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کر دے ایک دن تھوڑا سا عذاب۔

و أدخل الذین آمنوا وعملوا الصالحات جنٰت تجری من تحتها الانهٰر خٰلدین فیها باذن ربهم تحیتهم فیها سلٰم۔

(ابراہیم۔ع 4پ13)

اور داخل کئے گئے وہ لوگ جو ایمان لائے تھے اور جنہوں نے نیک کام کئے تھے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اپنے رب کے حکم سے اور وہاں ان کی میل ملاقات آپس کا سلام ہے۔

علاوہ آیات مندرجہ بالا کے سورۃ الفرقان (رکوع 6) میں جنت و جہنم کے لئے بالتصریح لفظ ''مستقر و مقام'' وارد ہے۔ چنانچہ دوزخ کے بارے میں فرمایا ہے:

انها سآء ت مستقرا و مقاما (الفرقان۔ ع 6 پ 19)

''بیشک وہ بُری جگہ ہے رہنے کی''۔

اور جنت کے بارے میں ارشاد ہے:

حسنت مسقراا و مقاما (الفرقان۔ ع 6 پ 19)

''خوب جگہ ہے ٹھہرنے اور خوب جگہ ہے رہنے کی''۔

(19)

''فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں''

''ملائکہ'' کی یہ تشریح بھی کفر ہے کیونکہ پرویز ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر رہا ہے جس کو اسلام نے متعین کیا ہے۔ اسلام کی رو سے ملائکہ نفسیاتی محرکات یا کائناتی قوتوں کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہیں جن کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت ہی اطاعت رکھی ہے۔ شرح عقائد میں ہے:

و الملئكة عبادالله تعالى عالمون بأمره لا يوصفون بالذكورة و الا نوثة۔

''فرشتے اللہ کے بندے ہیں جو اللہ کے احکام سے واقف ہیں اور وہ نہ مذکر ہیں نہ مونث''۔

''ملائکہ پر ایمان'' کے وہ معنی قطعاً نہیں ہیں جو پرویز بتلاتا ہے بلکہ اسلام کے نقطہ نگاہ سے ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے جو نسیم الریاض میں ان الفاظ میں مذکور ہے:

والملئكة أجسادنورانية سالمة من الكدورات الجسمانية قابلة للتشكل والايمان بهم أن تؤمن بأنهم عبادالله معصومون لا يفعلون غير ما يؤمرون لا يعلم عدتهم الا الله

(ج 3 ص 345)

''ملائکہ نورانی اجسام ہیں، جسمانی کدورتوں سے پاک ہیں مختلف اشکال قبول کر لیتے ہیں، اوران پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں، معصوم ہیں بغیر حکم الٰہی کے کوئی کام نہیں کرتے ان کی تعداد کا حال اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں''۔

قرآن کریم کی بہت سی آیتیں پرویز کے زعمِ باطل کی تردید کرتی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بعض یہاں درج کی جاتی ہیں:

و قالوا اتخذ الرحمن و لدا سبحانه بل عباد مکرمون لا یسبقونه بالقول و هم بأمره یعملون ۔(الانبیاء۔ع2پ17)

''اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ رحمٰن نے (فرشتوں کو) اولاد بنا رکھا ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ وہ (فرشتے) بندے ہیں جن کو عزت دی ہے اس سے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور اسی کے حکم پر کام کرتے ہیں''۔

و جعلوا الملئکة الذین هم عبادالرحمن اناثا أشهدوا خلقهم ستکتب شهادتهم ویسئلون (الزخرف۔ع2پ 25)

''اورانہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں عورت قرار دے رکھا ہے کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جاتا ہے اور (قیامت میں) ان سے باز پرس ہوگی''۔

الله یصطفی من الملئکة رسلا و من الناس (الحج۔ع10پ17)

''اللہ منتخب کرتا ہے ملائکہ میں سے رسول اور انسانوں میں سے''۔

الحمد لله فاطر السموت والارض جاعل الملئکة رسلا أولی أجنحة مثنی و ثلث و ربع یزید فی الخلق ما یشآء۔

(الفاطر۔ع1پ22)

''تمام تر حمد اسی اللہ کو لائق ہے جو آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کو

پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر دار بازو ہیں۔ وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کرتا ہے''۔

(20)

''جبریل انکشافِ حقیقت کی روشنی کا نام ہے''

یہ بھی صریح کفر ہے کیونکہ اس میں جبریل علیہ السلام کے شخصی وجود اور ان کی اس حقیقت کا انکار ہے جو اسلام نے مشخص کی ہے۔ اسلامی عقائد کی رو سے جبریل علیہ السلام ایک برگزیدہ فرشتہ ہیں جن کا کام انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لانا تھا۔

قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویزی فکر کی صراحتاً تردید کرتی ہیں:

قل من کان عدوا لجبریل فانه نزله علی قلبك باذن الله مصدقا لما بین یدیه و هدی و بشری للمؤمنین۔

من کان عدوا لله وملئکة و رسله و جبریل و میکل فان الله عدو للکفرین (البقرہ۔ع12پ1)

''آپ (ان سے) یہ کہئے کہ جو شخص جبریل سے عداوت رکھے سو انھوں نے یہ قرآن پاک آپ کے قلب تک پہنچا دیا ہے خداوندی حکم سے جس کی یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے سے قبل والی کتابوں کی اور راہنمائی کر رہا ہے اور خوشخبری سنا رہا ہے ایمان والوں کو۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا تو اللہ تعالیٰ دشمن ہے ان کافروں کا''۔

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل کی طرح ملائکہ، جبریل اور میکائیل کا بھی وجود خارجی ہے۔ لہٰذا جو شخص حضرت جبریل علیہ السلام اور ملائکہ کے وجود خارجی سے انکار کرے اور ان کا محض قویٰ یا کسی خاص قسم کی روشنی قرار دے گا کافر ہے۔

(21)

''قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد''

پرویزی مذہب کی مایہ ناز خصوصیتھے ۔اس الحاد کا ایک مختصر سا نمونہ استفتاء میں درج ہے، جو اس کے زعم باطل میں سورہ فاتحہ کا مفہوم ہے۔

پرویز کی ساری کتابیں اسی قسم کے الحاد سے بھری ہوئی ہیں۔اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک:

1- پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی جو تبیین وتشریح اپنے قول وعمل سے کی ہے وہ سب کی سب العیاذ باللہ جھوٹ ہے۔

2- صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مفسرین، فقہاء، ائمہ لغت سب کے سب عجمی سازش میں شریک اور دین کے تخریب کرنے والے تھے۔

3- جدید سائنسی اکتشافات، مغربی علماء ومفکرین کی آراء قرآن فہمی کے لئے مشعل ہدایت ہیں۔

ان وجوہ کی بناء پر قرآن پاک کے مفہوم میں پرویز کے لئے الحاد ناگزیر تھا لہٰذا ان اصولوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس نے ایک جدید باطنیت کی طرح ڈالی جو اپنی فتنہ سامانیوں میں کسی طرح قدیم باطنیت سے کم نہیں اور اس طرح نماز، زکوٰۃ، حج، قیامت، وزنِ اعمال، حشر ونشر وغیرہ تمام الفاظ شرعیہ کے معانی تبدیل کر کے شریعت محمدیہ کے مقابلہ میں ایک جدید شریعت کی تشکیل کی گئی۔

علمائے امت نے ہمیشہ الفاظِ قرآن و حدیث کو اس کے ظاہری مفاہیم سے ہٹا کر خود ساختہ معانی پہنانے کی شدید مخالفت کی ہے اور اس کو کفر قرار دیا ہے۔چنانچہ امام غزالیؒ اپنی مشہور کتاب احیاء علوم الدین میں ارشاد فرماتے ہیں:

صرف ألفاظ الشرع عن ظواهر المفهومة الى أمور باطنة لايسبق منها الى الافهام فائدة كدأب الباطنية فى التأويلات لهذا أيضاً حرام وضرره عظيم فان الالفاظ اذا صرفت عن مقتضى ظواهرها بغير اعتصام

فیہ بنقل عن صاحب الشرع ومن غیرضرورۃ تدعوا الیہ من دلیل العقل اقتضی ذلک بطلان الثقۃ بالالفاظ وسقط بہ منفعۃ کلام اللہ تعالیٰ وکلام رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فان مایسبق منہ الی الفھم لایوثق بہ والباطن لاضبط لہ بل تتعارض فیہ الخواطر ویمکن تنزیلہ علی وجوہ شیء وھذا أیضًا من البدع الشائعۃ العظیمۃ الضرر وانماقصداصحابھاالأغراب لان النفوس مائلۃ الی الغریب ومستلذۃ لہ وبھذا الطریق توصل الباطنیۃ الی ھدم جمیع الشریعۃبتأویل ظواھرھاوتنزیلھاعلی رأیھم۔

’’شریعت کے لفظ کو ان کے ظاہری عام فہم معانی سے پھیر کر ایسے باطنی معانی کی طرف لے جانا کہ جن کا تصوراولاً ذہنوں میں آتا ہی نہیں جس طرح کہ تاویلات کرنے میں باطنیہ کی عادت ہے سو یہ بھی حرام ہے اوراس کا نقصان بہت بڑا ہے کیونکہ الفاظ جب اپنے ظاہری مقتضیات سے پھیر دیئے جائیں بغیر اس کے کہ اس باب میں صاحب شرع کی کسی نقل پر اعتماد ہواور بغیر کسی ایسی ضرورت کے کہ جس کی طرف دلیل عقلی رہنمائی کرے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ الفاظ پر سے اعتماد اٹھ جائے گا اور اللہ کے کلام اوراس کے رسول کے کلام کا نفع ختم ہو جائے گا کیونکہ جو معنی ذہن میں پہلے پہل سمجھے جاتے ہیں ان پر تو اعتماد نہیں رہا اور باطنی معنی کا کوئی قاعدہ نہیں بلکہ ان میں افکار کا اختلاف ہوتا ہے اور اس کو مختلف وجوہ پر حمل کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی ان بدعتوں میں سے ہے جو عام ہیں اور جن کا نقصان عظیم ہے اوراس قسم کے معانی مراد لینے والوں کا مقصد نئی جدت پیدا کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ ہر نئی اپج کی طرف ذہن مائل ہو جاتا ہے اوراس کو لذیذ سمجھتا ہے اوراسی طریقہ سے باطنیہ کو موقع ملا کہ انہوں نے تمام شریعت کو اس کے ظاہری معانی سے ہٹا کر اوراپنی رائے پر محمول کر کے ختم کر ڈالا‘‘۔

اورعلامہ شہاب خفاجی ’’نسیم الریاض‘‘ میں رقمطراز ہیں:

وكذلك وقع الاجماع من علماء الدين على تكفير كل من دافع نص الكتاب أى منع و نازع فيما جاء صريحا فى القران كبعض الباطنية الذين يدعون لها معان أخر غير ظاهرها۔ (ج4ص545)

''اور اسی طرح تمام علماء دین کا اجماع ہے اس شخص کی تکفیر پر جو نص قرآنی کو دفع کرے یعنی قرآن میں جو چیز صراحتہً مذکور ہے اس کو نہ مانے جس طرح بعض باطنیہ کا طریقہ ہے کہ وہ ظاہری معانی کو چھوڑ کر دوسرے معانی کا ادعاء کرتے ہیں''۔

(22)

''آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوعِ انسانی ہے''

حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔

شرح عقائد میں صاف تصریح ہے:

أول الأنبياء آدم و آخرهم محمد عليه السلام امانبوة آدم عليه السلام فبا الكتاب الدال على انه قد أمر او نهى..... وكذا السنة و الاجماع فانكار نبوته على ما نقل عن البعض يكون كفرا۔

''نبیوں میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آدم علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت قرآن شریف میں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو امر و نہی کی گئی تھی ...... اور اسی طرح سنت اور اجماع سے بھی لہٰذا آپ کی نبوت کا انکار جیسا کہ بعض لوگوں سے منقول ہے کفر ہے''۔

اور علامہ ابن نجیم ''البحر الرائق'' میں لکھتے ہیں:

و بقوله لاأعلم أن آدم عليه السلام نبي أولا ۔

(ج5ص130)

''اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جو یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں''۔

اسلامی عقائد کی رو سے آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور رسول تھے، اور اس دنیا کے سب سے پہلے انسان جن سے نسل انسانی کا سلسلہ وجود میں آیا، قرآن کریم نے ان کی تخلیق کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور ان ہی کو جنت سے نکلنے والا آدم بتایا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے کہ قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویز کی فکر کی کس طرح واضح تردید کر رہی ہیں:

ان مثل عیسیٰ عند الله کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون (آل عمران۔ع6پ3)

''بلاشبہ مثال عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے آدم کی کہ اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر اس سے کہا ہو جا تو وہ ہو گیا''۔

ان الله اصطفیٰ آدم و نوحا و آل ابراهیم و آل عمران علی العالمین ۔ (آل عمران۔ع4پ3)

''بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا آدم علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو دونوں جہانوں پر''۔

دونوں آیتیں بالتصریح بتلا رہی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے اور آدم سے مراد کوئی نوع نہیں بلکہ فرد واحد ہے۔

(23)

''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے علاوہ کوئی معجزہ حسی نہیں دیا گیا''

یہ اعتقاد بھی سراسر کفر ہے۔ اسلامی عقائد کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسم

کے معجزات عطا ہوئے ہیں۔

1- قرآن کریم جو لفظی اور معنوی دونوں اعتبار سے معجزہ ہے اور ساری دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔

2- آپ کی پیغمبرانہ زندگی۔

3- وہ خوارق عادت جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے مثلاً چاند کا شق ہو جانا، پتھر وغیرہ کا آپ کو سلام کرنا، تھوڑے پانی کا ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جانا وغیرہ وغیرہ، یہ سب معجزاتِ حسّیہ ہیں جن کا ثبوت تواتر سے ہے۔

علامہ ابن ابی الشریف المسامرہ میں لکھتے ہیں:

والذی أظهر الله تعالی لنبینا صلی الله علیه سلم من المعجزات ثلاثة أمور أعظمها القرآن ، ثم الأمر الثانی حاله فی نفسه التی استمر علیها من عظیم الأخلاق و شرف الأوصاف.....ثم الأمر الثالث ماظهر علی یدیه من الخوارق۔

''اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسم کے معجزات عطا فرمائے جن میں عظیم ترین معجزہ قرآن کریم ہے، دوسرا معجزہ آپ کی ذاتی حالت یعنی آپ کے وہ بلند اور عالی اخلاق و اوصاف ہیں کہ جن پر آپ پوری زندگی بھر رہے، تیسرا معجزہ وہ خوارق عادات امور ہیں جو آپ سے ظاہر ہوئے''۔

اور پھر بہت سے خوارقِ عادات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

فالقدر المشترك بینهماهو ظهور الخارق علی یدیه متواتر بلاشك۔

''ان تمام احادیث کے درمیان قدر مشترک خارق عادت امر کا صدور ہے جو بلاشبہ متواتر ہے''۔

اور جب معجزات حسّیہ کا ثبوت تواتر سے ہوا تو سرے سے معجزاتِ حسّیہ کے وجود ہی سے انکار کر دینا کفر محض ہے۔

(24)

''معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان ہے۔
اور مسجد اقصیٰ سے مراد مسجد نبوی ہے''

یہ عقیدہ بھی صریح گمراہی ہے کیونکہ معراج کے متعلق اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ

والمعراج لرسول الله صلى الله عليه وسلم فى اليقظة بشخصه الى السمآء ثم الى ما شاء الله من العلٰى۔

(شرح عقائد۔ص101)

''اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج بیداری میں ہوئی جس میں آپ کو جسم مبارک کے ساتھ آسمانوں کی طرف لے جایا گیا اور پھر وہاں سے جن بلندیوں کی طرف اللہ نے چاہا''۔

یاد رہے کہ معراج کے تین اجزاء ہیں:

1- مسجد الحرام سے بیت المقدس تک۔اس کا ثبوت قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے۔

2- زمین سے آسمانوں پر آپ کا تشریف لے جانا، اس کا ثبوت احادیث مشہورہ متواترہ سے ہے اور اس کا منکر بقول حافظ ابن کثیر ملحد و زندیق ہے۔

3- آسمانوں سے جنت یا عرش تک آپ کی تشریف بری، اس کا ثبوت اخبار آحاد سے ہے اور اس کا منکر فاسق ہے۔حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

و قد تواترت الروايات فى حديث الاسراء عن عمر بن الخطاب و على و ابن مسعود و أبى ذر ومالك بن صعصعةو أبى هريرةو أبى سعيد و ابن عباس و شداد بن أوس و أبى بن كعب وعبدالرحمن ابن قرط ، و ابى حبه وابى ليلى الا

نصاريين و عبدالله بن عمرو وجابرو حذيفة و بريدة و أبى
ايوب وأبى امامة و سمرة بن جندب وابى الحمراء و
صهيب الرومى و ام هانىء و عائشة و اسماء ابنتى ابى بكر
الصديق رضى الله عنهم أجمعين منهم من ساقه بطوله و
منهم من اختصره على ما وقع فى المسانيد .....فحديث
الاسراء أجمع عليه المسلمون وأعرض عنه الزنادقة
والملحدون (تفسیرابن کثیر۔ ج3ص24)

''واقعہ اسراء کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب، علی، ابن مسعود، ابوذر، مالک بن صعصعہ، ابوہریرۃ، ابوسعید، ابن عباس، شداد بن اوس، ابی بن کعب، عبدالرحمٰن بن قرط، ابوحبہ، ابولیلی۔ انصاری حضرات۔ عبداللہ ابن عمرو، جابر، حذیفہ، بریدہ، ابو ایوب، ابوامامہ، سمرۃ بن جندب، ابوالحمراء صہیب رومی، ام ہانی، عائشہ، اسماء دختران صدیق اکبر رضی اللہ عنہم اجمعین سے بتواتر روایات آئی ہیں ان حضرات میں سے بعض نے اس واقعہ کو بہ تمام وکمال نقل کیا ہے اور بعض نے اختصار کے ساتھ جیسا کہ کتب مسانید میں موجود ہے...... غرض حدیث اسراء پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور زنادقہ وملحدین نے اس سے روگردانی کی ہے''۔

(25)

''تقدیر کا عقیدہ مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے''

تقدیر کا عقیدہ اہل السنّت والجماعت کے بنیادی عقائد میں سے ہے اس کا منکر ضال و متبدع ہے، اور یہ سراسر غلط ہے کہ یہ عقیدہ مسلمانوں میں مجوسیوں کا داخل کیا ہوا ہے کیونکہ وہ تو خود تقدیر کے منکر ہیں چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے۔

القدرية مجوس هذه الأمة (رواہ احمد وابوداود عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)۔

''تقدیر سے انکار کرنے والے اس امت کے مجوس ہیں''۔

(مجوس ہر فعل کا خالق خدا کو نہیں مانتے بلکہ ان کے نزدیک نیکی کا پیدا کرنے والا ''یزداں'' یعنی خدا ہے اور بدی کا وجود میں لانے والا ''اہرمن'' یعنی شیطان۔ حدیث میں تقدیر کے منکرین کو مجوسی اس اعتبار سے کیا گیا ہے کہ جس طرح مجوسی خدا کو ہر فعل کا خالق نہیں مانتے ہیں اسی طرح منکرینِ تقدیر بھی اپنے افعال کا خالق خدا کو نہیں سمجھتے ہیں)۔

تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں قرآن و حدیث کی تصریحات اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعلیمات کی بناء پر داخل ہوا ہے۔ مجوس، ہنود، نصاریٰ یا یہود کا کوئی اثر اسلامی عقائد پر نہیں پڑا ہے۔ پرویز چونکہ شریعت محمدیہ کے مقابل ایک متوازی شریعت کی داغ بیل ڈالنا چاہتا ہے اس لئے شریعت محمدیہ کے عقائد و اعمال کا مذاق و استخفاف اور اسلام دشمن مستشرقین اور مفکرین کی آراء کو اولیت و اہمیت دینا اس کا اہم اصول ہے۔

کچھ عرصہ سے یورپ و امریکہ کے مستشرقین پر یہ خبط سوار ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام کا فلاں عقیدہ یہودیت سے ماخوذ ہے اور فلاں نظریہ عیسائیت سے لیا ہوا ہے اور فلاں خیال مجوسیت سے۔ ممکن ہے کہ کسی سرپھرے مستشرق کے ذہن رسا میں یہ بات آئی ہو کہ مسلمانوں میں تقدیر کا عقیدہ مجوسیت سے مستعار ہے اور پرویز نے بھی اسی کی بات پر یقین کر کے یہ ہرزہ سرائی کر دی ہو۔

اب ہم مختصراً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تقدیر کے عقیدہ کی اساس قرآن و حدیث کی کن تصریحات پر مبنی ہے، ملاحظہ فرمائیے آیات ذیل:

انا کل شیء خلقناہ بقدر (القمر۔ع3پ27)

''بلاشبہ ہم نے ہر چیز پہلے سے ٹھہرا کر بنائی ہے''۔

آیت کریمہ تصریح کر رہی ہے کہ ہر چیز جو پیش آنے والی ہے، اللہ کے ارادہ میں پہلے سے طے ہو چکی ہے اور آئندہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اسی کے مطابق ہوتا ہے۔

و خلق کل شیء فقدرہ تقدیرا (الفرقان۔ع1پ18)

''اور اللہ نے بنائی ہر چیز اور پھر اس کا خاص انداز مقرر کر دیا''۔

یعنی اللہ نے ہر چیز کو پیدا کر کے اپنے ارادہ و مشیت کے مطابق اس کا خاص انداز رکھا ہے کہ جس سے وہ چیز سر مو تجاوز نہیں کر سکتی اور اس سے وہی افعال و خواص ظاہر ہوتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے۔

ما أصاب من مصيبة فى الارض و لا فى أنفسكم الا فى كتاب من قبل أن نبرأها ان ذلك على الله يسير لكيلا تأسوا على مافاتكم و لا تفرحوا بما آتاكم و الله لا يحب كل مختال فخور۔ (الحدید۔ ع3 پ27)

''کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی ہے قبل اس کے ہم ان کے جانوں کو پیدا کریں یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے تا کہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج نہ کرو اور جو تم کو مل جائے تم اس پر نہ اتراؤ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا''۔

آیت کریمہ سے جہاں تقدیر کا عقیدہ ثابت ہوا کہ دنیا میں جو بھی مصیبت آئے مثلاً قحط یا زلزلہ وغیرہ یا خود تمہیں کوئی مصیبت پہنچے وہ سب پہلے اللہ کی مشیت و علم ازلی میں طے شدہ ہے اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اسی کے موافق ہو کر رہے گا، ذرہ برابر کمی بیشی نہیں ہو سکتی وہاں اس عقیدہ کی حکمت بھی معلوم ہو گئی کیونکہ انسان کی عادت یہ ہے کہ جب اس کو رنج و غم پہنچتا ہے تو وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات مصیبت سے تنگ آ کر خودکشی تک سے گریز نہیں کرتا اور اگر مسرت و شادمانی سے ہمکنار ہوتا ہے تو مغرور و سرکش بن جاتا ہے۔ البتہ عقیدہ تقدیر پر اگر اس کا ایمان ہو تو دونوں حالتوں میں اس کی کیفیت مختلف ہو گی، پہلی صورت میں صبر و رضا سے ہمکنار ہو گا اور دوسری صورت میں شکر و اِنابت سے۔

ان آیات کے بعد احادیث نبویہ کی طرف آیئے تو احادیث اس باب میں اس کثرت سے ملیں گی کہ اگر ان کو یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔ حدیث کی ایک مشہور کتاب

''مشکوۃ المصابیح''میں اس بات میں جو روایتیں صرف صحیحین سے منقول ہیں وہ حسب ذیل حضرات سے مروی ہیں۔علی،ابن مسعود،ابوموسیٰ اشعری،عمران بن حصین،عبداللہ بن عمر،عبداللہ بن عمرو بن العاص،ابوہریرہ،سہل بن سعد،عائشہ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

علامہ نووی شارح صحیح مسلم اس مضمون کی متعدد احادیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

و فی هذه الأحاديث كلها دلالات ظاهرة لمذهب أهل السنة فی اثبات القدر و ان جميع الواقعات لقضاء الله تعالیٰ و قدره خيرها و شرها نفعها و ضرها (ج2ص334)

''اوران احادیث میں اثبات تقدیر کے سلسلہ میں مذہب اہل السنّت کی تائید کے لئے کھلم کھلا دلائل موجود ہیں کہ تمام واقعات اللہ تعالیٰ کی قضا،وقدر کے مطابق ہوتے ہیں اچھے ہوں یابُرے سودمند ہوں یا نقصان دہ''۔

یہ بھی واضح رہے کہ تقدیر کا عقیدہ شروع ہی سے ایمانیات میں داخل تھا اس کے انکار کی بدعت سب سے پہلے صحابہ کرام کے آخری دور میں شروع ہوئی اور تمام ان صحابہؓ نے جو اس وقت بقید حیات تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عباسؓ وحضرت عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ انہوں نے منکرین تقدیر کی واشگاف تردید کی۔علامہ ابن القیم کا بیان ہے:

و بدعة القدر أدركت آخر الصحابة فأنكرها من كان حيا كعبد الله بن عمر و ابن عباس و أمثالها رضی الله عنهم۔

(تہذیب السنن۔ج7ص61۔طبع مصر)

''تقدیر کے انکار کی بدعت صحابہ کی آخری دور میں رونما ہوئی اور اس کا ان حضرات نے انکار کیا جو اس وقت صحابہؓ میں سے زندہ تھے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور دوسرے حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم''۔

یہ بھی یاد رہے کہ تقدیر کے عقیدہ کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ انسان مجبور محض ہے اور اس کے کسب واختیار کو سرے سے کچھ دخل ہی نہیں اس لئے اسے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانا چاہئے بلکہ

تقدیر کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم، ارادہ اور مشیت سے ہے اور انسان کا معاملہ اس کے کسب سے جس پر اس کو جزا اور سزا دی جاتی ہے۔

(26)

''ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی''

ان دونوں باتوں کے بارے میں ایسا کہنا کفر ہے، وزن اعمال کا ثبوت قرآن کریم سے ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

والوزن یومئذن الحق فمن ثقلت موازینه فاولئك هم المفلحون و من خفت موازینه فاولئك الذین خسروا أنفسهم بما كانوا بآیتنا یظلمون (الاعراف۔ ع1 پ8)

''اور اس روز وزن بھی واقع ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کرلیا بسبب اس کے ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے''۔

دوسری جگہ وارد ہے:

و نضع الموازین القسط لیوم القیٰمة فلا تظلم نفس شیئا و ان كان مثقال حبة من خردل أتینا بها و كفٰی بنا حاسبین۔

(الانبیاء۔ ع4 پ17)

''اور قیامت کے روز ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے سو کسی جی پر ایک ذرہ ظلم نہ ہوگا اور اگر (کسی کا عمل) رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو''۔

ان دونوں آیتوں سے بصراحت معلوم ہوا کہ قیامت کے روز اعمال کا وزن یقینی ہے

اور احادیث متواترہ و مشہورہ تو اس باب میں بکثرت ہیں یہی وجہ ہے کہ کتب عقائد میں مرقوم ہے:

والوزن حق ۔ (شرح عقائد۔ص74)

''وزن اعمال حق ہے''۔

اسی طرح ثواب کی نیت کے سلسلہ میں قرآن مجید میں مذکور ہے:

و من یرد ثواب الآخرۃ نؤتہ منھا (آل عمران۔ع5پ4)

''اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے گا تو ہم اس کو آخرت کا حصہ دیں گے''

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

من کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا والآخرۃ و کان اللہ سمیعا بصیرا (النساء۔ع19پ5)

''جو کوئی چاہتا ہے ثواب دنیا کا تو اللہ کے یہاں ہے ثواب دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی اور اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے''۔

اور سورہ آل عمران کے آخری رکوع میں ہے:

انی لا أضیع عمل عامل منکم من ذکر أو أنثی بعضکم من بعض فالذین ھاجروا وأخرجوا من دیارھم و أوذوا فی سبیلی و قٰتلوا و قتلوا لأ کفرن عنھم سیآتھم و لأ دخلنھم جنت تجری من تحتھا الانھر ثوابا من عنداللہ واللہ عندہ حسن الثواب۔

''میں کسی شخص کے کام کو جو تم میں سے کوئی کرنے والا ہوا کارت نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو تم آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہو سو جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور تکلیفیں دیئے گئے میری راہ میں اور جہاد کیا اور شہید ہو گئے ضرور ان لوگوں کی خطائیں معاف کروں گا اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ ثواب ملے گا اللہ کے پاس سے اور اللہ

ہی کے پاس اچھا ثواب ہے"۔

اور سورہ قصص میں فرمایا ہے:

و قال الذین أوتوا العلم ویلکم ثواب الله خیر لمن آمن و عمل صالحا (ع8پ20)

"اور جو اہل علم تھے انہوں نے کہا افسوس تم پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک کام کرے"۔

آیات بالا کے علاوہ اور بھی متعدد مقامات پر قرآن مجید میں ثواب کی صاف تصریح ہے اور احادیث تو اس بارے میں بتواتر موجود ہیں۔ پھر اس کا انکار کرنا اور مذاق اڑانا صریح کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا وزن اعمال کے عقیدہ کو افیون سے تعبیر کرنا صریح کفر ہے۔ اس بنا پر فقہاء نے طاعت پر ثواب کا عقیدہ نہ رکھنے کو کفر کہا ہے۔

چنانچہ علامہ ابن النجیم "البحر الرائق" میں لکھتے ہیں:

و بعدم رؤیته الثواب علی الطاعة (ج5ص133)

"اور وہ شخص بھی کافر ہے جو طاعت پر ثواب ملنے کا عقیدہ نہ رکھے"۔

(27)

"انسان کی پیدائش آدم وحوا سے نہیں ہوئی بلکہ نظریہ ارتقا کے مطابق ہوئی ہے"

کفر محض ہے کیونکہ قرآن کریم کے بے شمار آیات وضاحت کرتی ہیں کہ انسان کی پیدائش آدم وحوا سے ہوئی ہے، ملاحظہ فرمائیں قرآن کس صراحت سے اعلان کر رہا ہے۔

یایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة و خلق منها زوجها و بث منهما رجالا کثیرا و نسآء۔

(نساء۔ع1پ4)

''اے لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور اسی نے پیدا کیا اس کا جوڑا اور پھیلایا ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو''۔

دیکھئے آیت مبارکہ میں ''نفس واحدة'' (ایک جان) کی صاف تصریح موجود ہے پھر یہ کہنا کہ انسان کی پیدائش ایک فرد واحد سے نہیں ہوئی بلکہ ایک مستقل نوع ایک دم وجود میں آ گئی۔ قطعاً کفر و ضلال ہے اور اسلامی مسلمات کا انکار۔

(28)

''نماز پوجا پاٹ، روزہ برت، اور حج یاترا ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے ورنہ ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ''

سراسر کفر ہے کیونکہ عبادات و ارکانِ اسلام کا استخفاف و استہزاء صریح کفر ہے۔ قرآن حکیم میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔

أبالله و آياته و رسوله كنتم تستهزؤن (التوبہ۔ ع7 پ10)

''کیا تم اللہ، اس کے احکام اور اس کے رسول سے استہزاء کرتے ہو''۔

نماز، روزہ، حج اور ارکانِ اسلام کا ثبوت قطعیات سے ہے اس لئے ان کا استہزاء و استخفاف درحقیقت آیات الٰہی کا استہزاء ہے اور آیات الٰہی کا استہزاء و استخفاف بلاشک و شبہ کفر ہے۔

(29)

''نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لیے نہیں کہا بلکہ قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام

کے قیام کا حکم دیا ہے۔ جس کا مطلب معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا جن پر ربوبیت نوعِ انسانی (رب العالمینی) کی عمارت استوار ہو‘‘

’’قیام صلاۃ‘‘ کے اپنے جی سے یہ معنی تراشنا محض کفر ہے۔ قرآن کریم نے جہاں بھی ’’اقامت صلاۃ‘‘ کا حکم دیا ہے اس سے مراد تمام آدابِ ظاہرہ و باطنہ کے ساتھ اس معروف عبادت کی ادائیگی ہے۔ پیغمبر نے اقامت صلاۃ کی عملی تشریح خود اپنے اقوال و افعال سے فرمائی ہے اور آپ کا ارشاد ہے کہ:

صلوا کمار أیتمونی أصلی (الحدیث)

’’جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھو اسی طرح تم بھی نماز پڑھا کرو‘‘۔

اور پوری امت عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلسل و متواتر اس فریضہ پر کاربند چلی آتی ہے، صلاۃ کے معنی ہمیشہ امت نے اسی نماز کے سمجھے ہیں، علماء نے تصریح کی ہے کہ جو شخص نماز کی موجودہ صورت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی ’’نسیم الریاض‘‘ میں لکھتے ہیں:

و ان صفات الصلوۃ المذکورۃ المشھورۃ المنصوص علیھا فی القرآن وھی التی فعلھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم و شرح مراد اللہ بذلك و ابان حدودھا واوقاتھا.......و لا ترتاب بذلك بعد والمرتاب فی ذلك المعلوم من الدین بالضرورۃ والمنکر لذلك بعد البحث عنہ و صحبۃ المسلمین کافر بالاتفاق (ج4ص553)

’’بلاشبہ نماز کے طریقے جو مشہور ہیں اور قرآن میں مصرح ہیں، یہ وہی ہیں جن پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرما کر اللہ تعالیٰ کی مراد کو واضح کیا ہے اور اس

کے احکام اوراوقات کی تبیین وتشریح کی ہے ....اس لئے اب اس میں شک نہ کرنا چاہئے اور جو شخص اس میں شک کرے کہ جس کا ضروریات دین میں ہونا معلوم ہو اور پھر علم ہو جانے اور مسلمانوں کے ساتھ رہنے کے باوجود بھی اس سے منکر ہو وہ بالاتفاق کافر ہے''۔

(30)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اجتماعات صلوۃ کے لئے کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) متعین تھے''

یہ بات بھی سراسر جھوٹ اور کفر محض ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز کے پانچ اوقات پنجگانہ بتواتر منقول ہیں اور تواتر کا انکار کفر ہے۔

علامہ سرخسی اپنے ''اصول'' میں متواتر کی تعریف کرنے کے بعد بطور مثال فرماتے ہیں:

نحو نقل اعداد الرکعات واعداد الصلوۃ ومقادیر الزکاۃ والدیات وماشبه ذلك (ج1 ص283)

''جس طرح کہ رکعات کی تعداد اور نمازوں کا شمار اور زکوۃ اور دیات وغیرہ کی مقداریں منقول ہوئیں ہیں''۔

اور علامہ شامی منکر اجماع کے کفر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحق ان المسائل الا جماعية تارة يصحبها التواتر عن صاحب الشرع كوجوب الخمس و قدلا يصحبها فالأول يكفر جاحده لمخالفته التواتر لا لمخالفة الاجماع۔

(رد المحتار۔ج3 ص393)

''اور حق یہ ہے کہ اجماعی مسائل کے ساتھ کبھی تو صاحب شرع سے تواتر چلا آتا ہے جیسے نماز ہائے پنجگانہ کا فرض ہونا اور کبھی یہ صورت نہیں ہوتی، پہلی صورت میں اس کے منکر کی تکفیر کی جائے گی اور اجماع کی مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ تواتر کی مخالفت کی بنا پر''۔

اور اسی لیے علماء نے بالاتفاق ان خوارج کو کافر کہا ہے جو دو وقت کی نماز کے قائل تھے۔ نسیم الریاض میں ہے:

و كذلك أجمع على كفر من قال من الخوارج ان الصلوة الواجبة طرفي النهار فقط والمراد بطرفي النهار أوله و آخره

(ج 4 ص 550)

''اور اسی طرح اجماع ہے ان خوارج کے کفر پر جو یہ کہتے تھے کہ نماز صرف دن کے دونوں سروں پر فرض ہے یعنی دن کے شروع میں اور آخر میں''۔

(31)

''زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے، اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی سو فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فیصدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پائے گی''

یہ بھی کذب محض اور کفر صریح ہے، زکوٰۃ اسلامی ارکان میں سے ایک ہے اور ایک

نہایت اہم عبادت ہے۔قرآن کریم نے اس عبادت کی بجا آوری کا بار بار حکم دیا ہے اور اس کے مصارف خود متعین کئے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تمام جزئیات کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ کب زکوۃ واجب ہوگی، نصاب زکوۃ کیا کیا ہیں، شرائط وجوب کیا ہیں۔ اس اہم عبادت کو ٹیکس کہہ دینا اور اس کی مقررہ کردہ شرح سے انکار کر دینا جو بتواتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول چلی آتی ہے سراسر الحاد ہے۔زکوٰۃ کی شرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کی، خلافت راشدہ نے اس پر عمل کیا اور پوری امت عہد رسالت سے لے کر آج تک قاطبۃً اس پر عمل پیرا چلی آئی پھر اس میں شک و انکار کی گنجائش کہاں ہے۔

(32)

”آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا“

یہ بھی صریح الحاد و کفر ہے، زکوۃ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے۔قرآن نے نہ صرف زکوٰۃ کا بار بار تاکید سے حکم دیا ہے بلکہ اس کے مصارف بھی متعین کئے ہیں، پھر یہ کہنا کہ ”آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا“ صریح قرآن کا انکار ہے اور قرآن میں کہیں بھی اشارۃً یا کنایۃً یہ مذکور نہیں کہ زکوٰۃ کے احکام عبوری دور کے لئے ہیں پھر زکوٰۃ کا حکم ختم ہونے کے کیا معنی۔

(33)

”صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ

(اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں“

یہ صراحتاً دین کے ساتھ مذاق ہے، صدقہ فطر واجب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اس بارے میں صاف اور واضح ہے۔ عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلمانوں کا تعامل برابر اس پر چلا آ رہا ہے۔ پرویز نے اس عبارت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا استہزاء اور استخفاف کیا ہے جو کفر ہے۔

(34)

”حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین المِلّی کانفرنس ہے“

حج ایک اہم عبادت ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ہے۔ قرآن کریم کی آیات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور مسلمانوں کا تعامل اس کے عبادت ہونے پر شاہد عدل ہیں۔ قرآن کریم میں باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کرنے کو کفر کا کام بتایا ہے اگر حج عبادت نہیں تو پھر اتنی سختی کیوں؟۔ ارشاد ہے:

ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا و من كفر فان الله غنى عن العالمين ۔ (آل عمران۔ ع1 پ4)

”اور اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک جانے کی اور جو شخص کافر ہے تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غنی ہیں“۔

حج جیسی اہم عبادت کو محض کانفرنس کہہ دینا صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے۔ نسیم الریاض ہے:

و كذلك يحكم بكفره ان أنكر مكة او البيت او المسجد الحرام او أنكر صفة الحج التى ذكرها الفقهاء من و اجباته وار كانه و نحوها اوقال الحج واجب فى القرآن و استقبال القبلة كذلك ولكن كونه اى المذكور من الحج والاستقبال على هذه الهيئة المتعارفة شرعا عند سائر الناس و ان تلك

البقعة المعروفة هی مكة والبيت والمسجد الحرام لا أدری ولعل الناقلين ان النبی صلی الله عليه وسلم فسرها و بينها للناس بهذه التفاسير غلطوا فی نقلهاووهموا فهذا القائل و مثله ممن يشك فی معانی النصوص المتواترة لا مرية فی تكفيره ای الحكم بكفره لا نكاره ما علم من الدين بالضرورة و ابطاله الشرع و تكذيبه لله و رسوله۔

(ج4ص552)

''اوراسی طرح اگرکسی شخص نے مکہ یا بیت اللہ یا مسجد حرام کا انکار کیا یا حج کے کسی ایسے طریقے کا انکار کیا جس کو فقہا نے واجباتِ حج یا ارکانِ حج وغیرہ میں ذکر کیا ہے، یا یوں کہا کہ حج قرآن میں فرض ہے اوراسی طرح قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی۔لیکن شریعت کی اس ہیئت متعارفہ کو جو لوگوں میں رائج ہے اوراس مشہور مقام کو جو کہ مکہ، بیت اللہ اور مسجد حرام ہے میں نہیں جانتا ....اور ممکن ہے کہ جو لوگ یہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ تفصیلات بیان کی ہیں انہوں نے اس کے بیان کرنے میں غلطی کی ہو اوران کو وہم ہو گیا ہو تو یہ کہنے والا اوراس جیسا شخص جو کہ نصوص کے ان معانی میں شک کرتا ہے کہ جو متواتر ہیں اس کی تکفیر میں کچھ شک نہیں کیونکہ وہ ضروریاتِ دین کا منکر ہے اور شریعت کا ابطال کرتا ہے اور اللہ اوراس کے رسول کو جھٹلاتا ہے''۔

(35)

''قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شرکاء کانفرنس کے لئے راشن

مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی‘‘

قربانی شعائرِ اسلام میں سے ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے:

قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمین۔

(الانعام ع 20۔ پ 8)

’’آپ کہہ دیجئے کہ بلاشبہ میری نماز۔ میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا (سب) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے‘‘۔

اس آیت میں **نُسُکِی** کا لفظ قربانی کی مشروعیت اور اس کے عبادت ہونے کو بصراحت بیان کر رہا ہے کیونکہ آیتِ کریمہ توحید و تفویض کے سب سے اونچے مقام کا پتہ دے رہی ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فائز تھے، نماز اور قربانی کا خصوصیت سے ذکر کرنے میں مشرکین پر جو بدنی عبادت اور قربانی غیر اللہ کے لیے کرتے تھے صراحۃً رد ہو گیا کہ مسلمان کی عبادت اور قربانی سب اللہ کے لئے ہوا کرتی ہیں۔

نُسک کے معنی یہاں قربانی ہی کے ہیں، لغت کے اعتبار سے بھی اور ائمہ تفسیر کی تصریحات کے اعتبار سے بھی، علاوہ ازیں سورۃ الکوثر میں ہے۔

فصل لربك و انحر

’’پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر‘‘۔

اس میں بھی نحر سے قربانی ہی مراد ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ہمیشہ قربانی کی اور مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا۔ عہدِ رسالت سے لے کر آج تک برابر اس پر امت کا عمل درآمد چلا آتا ہے اور اس کو اسلام کے شعائر میں شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں:

ولا خلاف فی کونها من شرائع الدین ۔ (ج 10 ص 2)

’’اس بارے میں کسی کو اختلاف نہیں کہ قربانی شعائرِ اسلام میں سے ہے‘‘۔

اور فقہاء اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو اصل قربانی کا انکار کرے ۔ چنانچہ علامہ ابن نجیم ''البحر الرائق'' میں لکھتے ہیں۔

و یکفر بانکارہ أصل الوتر والاضحیة (ج5ص131)

''اور وہ شخص کافر ہو جائے گا جو سرے سے وتر یا قربانی کا انکار کرے''۔

(36)

''تلاوت قرآن کریم عہدِ سحر (یعنی جادو کے زمانہ) کی یادگار ہے''

تلاوت قرآن کریم کو عہد سحر کی یادگار کہنا الحاد و زندقہ ہے، تلاوت قرآن کریم مستقل عبادت ہے۔قرآن کریم میں جہاں رسول اللہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کو بیان کیا ہے وہاں ایک مقصد تلاوت بھی بتایا ہے (چنانچہ اس مضمون کی آیات تنقیح نمبر 12 میں گزر چکی ہیں)۔اسی طرح قرآن کریم میں ان لوگوں کی مدح وستائش مذکور ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ارشاد ہے:

الذین آتینا ھم الکتاب یتلونہ حق تلاوتہ اولئك یؤمنون بہ و من یکفر بہ فاولئك ھم الخاسرون (البقرہ۔ع14پ1)

''وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے، وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی اس سے منکر ہوگا تو وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں''۔

لیسوا سوآء ط من أھل الکتاب أمة قائمة یتلون آیات اللہ آنآء اللیل و ھم یسجدون (آل عمران۔ع12پ4)

''وہ سب برابر نہیں، اہل کتاب میں ایک فرقہ ہے سیدھی راہ پر، جو اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کے اوقات میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں''۔

اس لئے تلاوت قرآن کا رشتہ جادو منتر سے جوڑنا قطعی کفر اور سخت بدتمیزی ہے۔

(37)

''ایصال ثواب کا عقیدہ مکافاتِ عمل کے عقیدہ کے خلاف ہے''

یہ بھی سراسر غلط ہے، ایصال ثواب پر اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے اور اس پر جمہور امت محمدیہ کا عقیدہ ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس کے دلائل بکثرت موجود ہیں چنانچہ علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں ان کو تفصیل سے نقل کیا ہے اور اس سلسلہ میں لکھا ہے:

فهذه الآ ثارو ماقبلها و ما فی السنة أیضا من نحوها عن کثیر قد ترکناه لحال الطول یبلغ القدر المشترك بین الکل وهوان من جعل شیئا من الصالحات نفعه الله به مبلغ التواتر و کذا ما فی کتاب الله تعالیٰ من الامر بالدعاء للوالدین فی قوله تعالیٰ (وقل رب ارحمهما کماربیانی صغیرا) و من الاخبار باستغفار الملٰئکة للمؤمنین قال تعالیٰ(یسبحون بحمد ربهم و یؤمنون به ویستغفرون للذین امنو)(الی آخره الآیة) قطعی فی حصول الانتفاع بعمل الخیر۔

(ج2ص309)

''غرض یہ احادیث اور جو اس سے پہلے مذکور ہو چکیں۔ نیز اسی قسم کی اور روایات جو سنت ہیں اور بہت سے حضرات سے مروی ہیں جن کو ہم نے طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے ان سب کا قدر مشترک یہ نکلتا ہے کہ ایصال ثواب سے اللہ تعالیٰ میت کو نفع پہنچاتا ہے تواتر کی حد تک پہنچ گیا ہے اور اسی طرح کتاب اللہ میں جو والدین کے حق میں دعا کا حکم وارد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (تم یہ دعا کرو کہ اے میرے رب تو میرے ماں باپ پر اسی طرح رحم فرما جس طرح کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی)۔ اور اسی طرح کلام اللہ میں جو یہ بتلایا گیا ہے کہ فرشتے مومنین کے

لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (فرشتے اپنے پرودگار کی حمد کرتے ہیں اور اس پر یقین کرتے ہیں اور دعائے مغفرت کرتے ہیں ایمان والوں لئے)۔ یہ سب اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ دوسرے کے عمل سے انتفاع ہوتا ہے''۔

(38)

''دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے''

یہ بھی سراسر دروغ بے فروغ ہے اور اسلام کی مسلمہ تعلیمات سے انکار جو سراسر کفر ہے۔ اللہ کے فضل سے آج بھی دین اسلام اسی طرح محفوظ ہے جس طرح عہد رسالت میں تھا۔ ارشاد ربانی ہے:

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون o (الحجر۔ع1پ14)

''بلاشبہ ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی ہیں اس کی حفاظت کرنے والے''۔

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں تحریف کا قائل ہے وہ آپ کی تعلیمات کے محفوظ ہونے سے منکر ہے اور یہ درحقیقت آپ کی رسالت کے دائمی ہونے کا انکار ہے۔

(39)

''قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے اور موجودہ مسلمان برہمو سماجی مسلمان ہیں''

ایک مسلمان کو کافر کہنا یہ بھی کفر ہے چہ جائیکہ سارے مسلمانوں کو کافر کہا جائے العیاذ باللہ تعالیٰ۔ پرویز نے اس سلسلہ میں جو دو آیتیں تحریر کی ہیں ان کا صحیح مصداق خود پرویز ہے نہ کہ سارے مسلمان کیونکہ آیت کریمہ

ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین (آل عمران۔ع8پ3)

''اور جو شخص دین اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ محروم ہونے والوں میں سے ہے''۔

کا مضمون تو پرویز پر صادق ہے کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے مقابلہ میں ایک نیا دین پیش کر رہا ہے۔ اسی طرح دوسری آیت بھی اسی پر چسپاں ہے کہ اپنی ان ناپاک مساعی کی بدولت وہ اسلام سے بالکل نکل گیا۔

(40)

''صرف چار چیزیں حرام ہیں''

یہ دعویٰ بھی کفر ہے کیونکہ یہ ان تمام محرکات کے انکار پر مشتمل ہے جن کی حرمت صریح کتاب و سنت میں وارد ہے کیونکہ کتا، بلی، بھیڑیا، ریچھ، بندر، سانپ، بچھو وغیرہ سب حلال ہو جاتے ہیں۔

ان تنقیحات کا تفصیلی جواب ملاحظہ فرمانے کے بعد اب مندرجہ ذیل حدیث پڑھیے اور دیکھیئے کہ پرویز پر اس کا مضمون کیسا صحیح ثابت ہو رہا ہے:

عن المقدام بن معديكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انى أوتيت القران و مثله معه الا يوشك رجل شبعان على اريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجد تم فيه من حلال فاحلوه و ما وجدتم فيه من حرام فحرموه و ان ما حرم رسول الله كما حرم الله (الحديث)

''حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے یاد رکھو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز (حدیث جس کو قرآن میں حکمت سے موسوم کیا گیا ہے) یاد رکھو عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے صوفہ سیٹ پر بیٹھے ہوئے یہ کہے گا کہ بس تم صرف

اس قرآن کو لازم پکڑلو، اور جو اس میں حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسی کو حرام سمجھو حالانکہ اللہ کے پیغمبر نے جس چیز کو حرام کیا ہے وہ بھی اس طرح حرام ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا''۔

☆☆☆

اب ہم تاویل وتحریف والحاد کا حکم معلوم کرنے کے لئے اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم امام العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ کی تصنیف ''اکفار الملحدین'' سے مذکورہ ذیل اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ یہ کتاب کفر وایمان کی تنقیح میں متفقہ طور پر آخری فیصلہ کن کتاب تسلیم کی گئی ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس میں مذاہب ائمہ اربعہ کو پیش نظر رکھ کر کفر والحاد کا حکم بیان فرمایا ہے اور مشاہیر ائمہ کی آراء کو اس باب میں تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اکابر علماء عصر مثلاً حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، مفتی اعظم دارالعلوم دیو بند حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ، حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ صدر مدرس مظاہر العلوم سہارنپور، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے اس کتاب پر تصدیق وتائید کی مواہیر ثبت کی ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کے جستہ جستہ اقتباسات ذیل میں درج ہیں:

واما ما یتعلق من هذا الجنس بأصول العقائد المهمة فیحب تکفیر من یغیر بغیر برهان قاطع کالذی ینکر حشر الأجسادوینکر العقوبات الحسیة فی الآخرة بظنون وأوهام واستبعادات من غیر برهان قاطع فیحب تکفیره قطعًا۔

(اکفار الملحدین ۔ صفحہ 82۔ منقول از فیصل التفرقہ)

''امام غزالیؒ فیصل التفرقہ میں فرماتے ہیں، دین کے وہ مسائل جن کا تعلق اہم بنیادی عقائد سے ہے ان میں ہر اس شخص کی تکفیر لازم ہے جو ان کو بغیر کسی قطعی دلیل کے ظاہری معنی سے پھیر دیتا ہے اور ان میں تبدیلی کرتا ہے جیسا کہ کوئی شخص محض وہم و

گمان کی بنا پر حشر جسمانی کا انکار کرے یا حسی عذاب کو نہ مانے ایسے شخص کی تکفیر قطعاً ضروری ہے"۔

و من اجماعيات الصحابة رضى الله عنهم ما عند الطحاوى فى معانى الآثار وبعض طرقه الآخرفى فتح البارى من حدالخمر عن على رضى الله عنه قال شرب نفر من أهل الشام الخمر وعليهم يومئذ يزيد بن أبى سفيان و قالوا هى حلال و تأولوا " ليس على الذين آمنوا و عملوا الصالحات جناح فيما طعموا الآية " فكتب فيهم الى عمر فكتب عمرأن ابعثهم الى قبل أن يفسدوا من قبلك فلما قدموا على عمر استشار فيهم الناس فقالوا يا أمير المؤمنين نرى أنهم قد كذبوا على الله و شرعوافى دينهم ما لم يأذن به الله فاضرب أعناقهم و على ساكت فقال ما تقول يا أبا الحسن فيهم ؟ أرى أن تستتيبهم فان تابوا ضربتهم ثمانين ثمانين لشربهم الخمروان لم يتوبوا ضربت أعناقهم قد كذبوا على الله و شرعوا فى دينهم مالم يأذن به الله فاستتابهم فتابوا فضربهم ثمانين ثمانين ۔ (اکفار الملحدين منقول از طحاوی ص89 ج2۔ فتح الباری ص6 ج12۔ وکنز العمال)

"اجماعیات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو طحاوی نے شرح معانی آلاثار میں حد خمر کے سلسلہ میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے اور اس کے بعض طرق فتح الباری میں بھی ہیں جس میں مذکور ہے کہ شام کے کچھ لوگوں نے شراب پی لی، اس زمانے میں شام کے حاکم یزید ابن ابی سفیان تھے، ان شراب پینے والوں نے کہا کہ شراب ہمارے لئے حلال ہے اور آیت کریمہ لیس

علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا سے جواز نکالنا چاہا، یزید بن ابی سفیان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ان لوگوں کو فوراً میرے پاس بھیج دو اس سے قبل کہ یہ لوگ وہاں فساد برپا کریں۔ جب وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا، صحابہؓ نے عرض کیا امیر المومنین ہماری رائے یہ ہے کہ ان کو قتل کر دیں کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور دین میں ایک ایسی حرکت کی جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش بیٹھے تھے تو حضرت عمرؓ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں، حضرت علیؓ نے فرمایا، میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ ان سے توبہ کرائیں اگر وہ توبہ کرلیں تب تو ان کو شراب پینے کے جرم میں اسی اسی کوڑے لگائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو ان کو قتل کر دیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور اپنے دین کے بارے میں ایسی حرکت کی ہے جس کی اس نے اجازت نہیں دی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے توبہ کے لئے کہا انہوں نے توبہ کرلی پھر ان کو اسی اسی کوڑے لگائے گئے‘‘۔

و قال ابن القیم المجاز والتأویل لا یدخل فی المنصوص و انما یدخل فی الظاهر المحتمل له وهنا نکتة ینبغی التفطن لهاوهی أن کون اللفظ نصا یعرف بشیئین أحدهما عدم احتماله لغیر معناه وضعًا کالعشرة و الثانی ما اطرد استعماله علی طریقة واحدة فی جمیع موارده فانه نص فی معناه لا یقبل تاویلا ولامجازا و ان قد تطرق ذلك الی بعض أفراده و صارهذا بمنزله الخبر المتواترلا یتطرق احتمال الکذب الیه و ان تطرق الی کل واحد من أفراده و هذه عصمة نافعة تدلك علی خطأ کثیر من التأویلات فی السمعیات التی

اطرد استعمالها فی ظاهرها و تاویلها و الحالة هذه غلط فان التاویل انما یکون لظاهر قد ورد شاذا مخالفا لغیره من السمعیات فیحتاج الی تاویلها لیوافقها فاما اذا اطردت کلها علی و تیرة واحدة صارت بمنزلة النص وأقوی وتاویلها ممتنع فتأمل هذا۔ (اکفار الملحدین۔ ص72 منقول از بدائع الفوائد)

''علامہ ابن القیم بدائع الفوائد میں فرماتے ہیں، مجاز اور تاویل کی ''منصوص'' میں گنجائش نہیں، تاویل تو صرف ''ظاہر متحمل'' میں ہوسکتی ہے اور اس مقام پر ایک ضروری نکتہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ کسی لفظ کا ''نص'' ہونا دو باتوں سے معلوم ہوگا۔

1- وہ لفظ وضع کے اعتبار سے کسی دوسرے معنی کا احتمال ہی نہ رکھے مثلاً عشرہ کہ اس کے معنی سوائے دس کے اور کچھ نہیں۔

2- وہ لفظ اپنے تمام مقامات استعمال میں ایک ہی معنی کے لئے استعمال ہو ایسا لفظ بھی اپنے معنی میں ''نص'' ہی کہلائے گا جس میں کسی تاویل یا مجاز کی گنجائش نہیں ہوگی گو اس کے بعض افراد میں تاویل ہوسکتی ہے جس طرح کہ ''خبر متواتر'' میں بحیثیت مجموعی جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا گو خبر کے ہر فرد میں الگ الگ اس کا احتمال ہو سکتا ہے اور یہ خطا سے محفوظ رکھنے والا وہ نافع قاعدہ ہے جس سے تمہیں قرآن وحدیث میں بہت سے ان الفاظ کی تاویلات کا غلط ہونا معلوم ہوجائے گا جن کا استعمال اپنے ظاہری معنی میں برابر ہورہا ہے ایسی حالت میں ان الفاظ کی تاویل کرنا قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ تاویل کی ضرورت تو اس ظاہر میں ہوتی ہے جس کا استعمال شاذ اور وہ دوسری نقول سے معارض ہو۔ ایسی صورت اس کی تاویل کرکے اس کو دیگر نقول کے مطابق کیا جاتا ہے لیکن جو لفظ کہ ایک ہی معنی میں مسلسل استعمال ہوتا چلا آتا ہو وہ لفظ تو نص کی طرح ہوجاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قوی اس کی تاویل بالکل منع ہے''۔

اجماع الأمة علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورة والحکم بردته۔ (اکفار الملحدین ص65۔ منقول از ایثار الحق از محمد بن ابراہیم وزیر یمانی)

''جو شخص کہ ضروریاتِ دین کی مخالفت کرے اس کے کفر اور ارتداد پر اجماعِ امت ہے''۔

اعلم أن أصل الکفر ھو التکذیب المتعمد لشیء من کتب اللہ المعلومة أو لأحد من رسلہ علیھم الصلوٰة والسلام اولشیء مما جاؤا بہ اذا کان ذلك الأمر المکذب بہ معلوما بالضروة من الدین و لا خلاف أن ھذا القدر کفر ومن صدر عنہ فھو کافر۔ (اکفار الملحدین ص65۔ منقول از ایثار الحق علامہ محمد بن ابراہیم وزیر یمانی)

''واضح رہے کہ اصل کفر یہی ہے کہ کتب الٰہیہ یا کسی رسول کی لائی ہوئی کسی چیز کی عمداً تکذیب کی جائے جبکہ وہ ضروریاتِ دین میں سے ہو۔ اور اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ جس سے تکذیب سرزد ہو وہ بلاشبہ کافر ہے۔

☆☆☆

علماء کے مذکورہ بالا قطعی اور اجماعی فیصلوں کے پیش نظر غلام احمد پرویز کے کفر و ارتداد میں کسی مسلمان کو شک یا تردد نہیں ہوسکتا۔

علاوہ ان اقتباسات کے جو پرویز کی کتابوں سے استفتاء میں دیئے گئے ہیں اس کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تمام تر کوشش اس امر پر مرکوز رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قرآن کریم کی آیات بینات کو اپنی باطل تاویلات وتحریفات کے ذریعہ یورپ اور روس کے نظریاتِ باطلہ پر منطبق کیا جائے۔ چنانچہ لینن اور مارکس کا نظریہ حیات جو سراسر روحِ اسلامی کے منافی ہے اس کے نزدیک عین قرآنی نظریہ ہے، اس نظریے کی دعوت واشاعت کے لئے اس نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ''قرآنی نظامِ ربوبیت''۔ یہ کتاب اس کی تحریف معنوی

کا آئینہ ہے۔ سرکاری کلوکیم میں بھی جو 1958ء میں بمقام لاہور منعقد ہوا تھا اس نے اپنے مقالہ میں کھلم کھلا صاف اور صریح لفظوں میں کمیونزم کی حمایت کی تھی اور اس کو قرآن کریم سے ثابت کرنے کے لئے اپنا پورا زور صرف کر دیا تھا جس پر تمام علماء اسلام نے نہ صرف مصر اور شام بلکہ ایران کے علماء نے بھی اس وقت اس کی تردید کی تھی۔ اور اس نشست کا پورا وقت (تین گھنٹے) علماء نے اس کے مقالے اور معتقدات کی تردید ہی میں صرف کیا تھا اور وہاں اس سے کوئی جواب بن نہ پڑا تھا۔ خدا، رسول، نماز، روزہ وغیرہ عبادات اور تمام تر اسلامی عقائد و اعمال کے خلاف اس کی یہ صف آرائی درحقیقت اسی کمیونزم کے لئے راہ ہموار کرنے کے لئے ہے لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کا اظہار صاف لفظوں میں نہیں کرتا۔ اسی طرح ڈارون کا نظریہ ارتقاء جس کو خود فضلاء یورپ نے شدید اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے اور جو اسلامی تعلیمات اور قرآن کے نصوص صریحہ کے بالکل منافی ہے اس کے نزدیک قرآنی نظریہ ہے اور اسی بنیاد پر وہ آدم علیہ السلام کے شخصی وجود کا انکار کرتا ہے اور اس سلسلہ کی تمام آیات کی عجیب وغریب مضحکہ خیز تاویلات کرتا ہے۔

دنیا آج تک غلام احمد پرویز کو صرف منکر حدیث جانتی رہی لیکن ان تمام مذکورہ بالا انکشافات و اقتباسات سے ثابت ہے کہ وہ نہ صرف منکر حدیث بلکہ منکر قرآن و منکر اسلام ہے۔ وہ پورے دین اور اسلام کو ''عجمی سازش'' کہتا ہے۔ ساڑھے تیرہ سو سال کے اندر جس قدر مفسرین، محدثین، فقہاء، صوفیہ، متکلمین اور ائمہ پیدا ہوئے اور جنہوں نے اپنی خدماتِ جلیلہ سے اب تک اسلام کی حفاظت کی ان سب کو اس سازش میں شریک قرار دیتا ہے۔ اس کے نزدیک قرآن کا کوئی ماضی نہیں جس میں قرآن کو سمجھا گیا ہو، اس کی تفسیر کی گئی ہو اور اس پر عمل کیا گیا ہو، اور اس طرح مسلمانوں کو ان کے تابناک اور شاندار ماضی سے کاٹ کر عہد حاضر کے باطل فلسفوں اور غلط نظامہائے معیشت سے مسلمانوں کو وابستہ کرنا چاہتا ہے اور اس پر ستم ظریفی یہ ہے کہ اپنی ہر تحریف و غلط تاویل اور ہر تخریب و افساد دین کو عین اسلام کہتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن کریم کی اصل دعوت یہی ہے۔ لیکن یہ اس کا خیالِ خام اور تصورِ نا تمام ہے، ملت اسلامیہ کبھی اس قسم کے کفریات کو برداشت نہیں کر سکتی اور کبھی اس کی روادار نہیں ہوسکتی کہ یوں پورے دین اسلام

کو اسلام اور قرآن کا غلط نام دے کر ختم کر دیا جائے۔ قدیم و جدید قرامطہ اور ملاحدہ نے آج تک دنیا میں دین اسلام کے خلاف جو محاذ قائم کیا تھا پرویزی لٹریچر میں اس کو نئی تعبیر و نئے انداز سے پیش کیا جا رہا ہے تا کہ کمیونزم کے لئے راستہ ہموار کیا جائے۔ باطنیت اور کمیونزم اسلام کے خلاف سخت خطرناک تحریکیں ہیں ا۔ للہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے بچائے اور اس دجل وفریب کو سمجھنے کے لئے فہم صحیح عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ بھی واضح ہے کہ ضروریاتِ دین نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور اطاعت رسول وغیرہ کے معانی و مدلولات کے جاننے کے لئے علمی تحقیق کی مطلق ضرورت نہیں۔ ہر مسلمان سمجھتا، جانتا اور مانتا ہے کہ نماز سے کیا مراد ہے، روزہ کسے کہتے ہیں، حج وزکوٰۃ وغیرہ عبادات کا مصداق کیا ہے، اطاعت رسول علیہ السلام سے کیا مراد ہے۔ ان مشہور و معروف معانی و مصادیق کے خلاف جو معنی اور مصداق بھی بیان کیا جائے گا وہ صریح کفر اور ارتداد ہے، یہ دینی مصطلحات اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں اور امت محمدیہ میں تواتر و تعامل و توارث سے ان ہی معانی میں مستعمل ہیں جن پر امت ایمان لائی اور عمل کرتی چلی آئی ہے۔

اگر کوئی مسلمان قرآن وحدیث اور اجماع امت سے براہ راست واقف نہیں جب بھی دین اسلام کی ضروریات اور اسلامی عقائد کو خوب جانتا، سمجھتا اور ان پر ایمان لاتا اور عمل کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اب ان کے متعاف مفہومات کو بدلنا، ان کے ساتھ استہزاء کرنا دین اسلام کے عقائد و اعمال کی پوری پوری تحریف اور تلاعب بالدین ہے جس کے کفر وارتداد ہونے میں ذرا شک نہیں کیا جا سکتا۔

لہٰذا نتیجہ ظاہر ہے کہ غلام احمد پرویز شریعت محمدیہ کی رو سے کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نہ اس شخص کے عقدِ نکاح میں کوئی مسلمان عورت رہ سکتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہو سکتا ہے، نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرنا جائز ہوگا۔ اور یہ حکم صرف پرویز ہی کے لئے نہیں بلکہ ہر کافر کے لئے ہے اور ہر وہ شخص جو اس کے متبعین میں ان عقائد کفریہ کے ہمنوا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ اور جب یہ مرتد ٹھہرا تو پھر

اس کے ساتھ کسی قسم کے بھی اسلامی تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ولی حسن ٹونکی غفراللہ
مفتی و مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ
نیوٹاؤن کراچی

محمد یوسف بنوری عفااللہ عنہ
شیخ الحدیث و مدیر مدرسہ عربیہ اسلامیہ
نیوٹاؤن کراچی

محمد عبدالرشید نعمانی غفراللہ
مولف لغات القرآن، ورفیق شعبہ تصنیف
مدرسہ عربیہ اسلامیہ
نیوٹاؤن کراچی

☆☆☆

فتویٰ دارالعلوم دیوبند

الجواب : غلام احمد پرویز کے جو خیالات و معتقدات سوال میں نقل کئے گئے ہیں وہ تقریباً سب کے سب الحادو زندقہ اور کفریات پر مشتمل ہیں اور بلا شبہ ان کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان اعتقادات کو سامنے رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ غلام احمد پرویز کا یہ فتنہ غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے بھی کہیں زیادہ سخت ہے۔ چونکہ قادیانی لعین نے چند مخصوص دائروں میں رہ کر ارتکاب کفر کیا تھا لیکن موجودہ فتنے کے بانی نے پورے اسلام ہی پر ہاتھ صاف کر دیا ہے اور کتاب وسنت کے مفہوم بیان کرنے میں ہر جگہ تحریف باطل اور ضروریات دین کے انکار سے کام لیا ہے حتیٰ کہ ذات باری سجانہ کے وجود سے بھی جس کا اعتقاد تمام آسمانی مذاہب کی بنیاد ہے یہ کہہ کر انکار کیا ہے کہ خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کر لینا چاہتا ہے۔ حالانکہ اسلامی عقیدے کے مطابق خدا سے مراد چند اخلاقی صفات نہیں ہیں بلکہ خدا عبارت ہے ذات واحد متصف بجمیع الکمالات والمحامد سے جو واجب الوجود اور خالق کائنات ہے اور **اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم الآیۃ قل ھو اللہ أحد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد ولم یکن لہ کفوا أحد o لیس کمثلہ شیء و ھو السمیع البصیر الآیۃ وما قدروا اللہ حق قدرہ الآیۃ لاتدرکہ الأبصار و ھو یدرک الأبصار الآیۃ بدیع السموت والأرض الآیۃ** جس کی شان ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل سوال اقتباسات میں تحریف معنوی کے جو چند نمونے پیش کئے گئے ہیں وہ کھلے طور پر اسلامی اصول و مسلمات کو ختم کر دینے والے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ کیجئے آیات کے ترجمہ میں اللہ ورسول سے امام وقت کو مراد لیا گیا ہے جو کھلی تحریف اور الحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے۔ ملائکہ اور آدم علیہم السلام سے مراد چند قوتیں بتلائی گئی ہیں جن کو انسان مسخر کر سکتا ہیے۔ اسی طرح ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر دیا گیا ہے جس کو اسلام نے مشخص کیا

ہے یعنی بل عبادمکرمون (قرآن عظیم) والملائکة عباداللہ تعالیٰ عالمون بأمره لا یوصفون بذکورة ولا انوثة الخ (عقائد نسفی)۔ اور آدم شخص معین اور نبی ابوالبشر تھے جن کی تخلیق کا متعدد مقامات پر قرآن کریم نے تذکرہ فرمایا ہے اور انہیں کو جنت سے نکلنے والا آدم بتلایا ہے لیکن لغات القرآن کے حوالہ سے سوال کے مندرجہ اقتباس میں لکھا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا۔ بالفاظِ دیگر قصہ آدم کسی خاص فرد یا جوڑے کا قصہ نہیں بلکہ خود آدمی کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے اسی طرح مندرجہ اقتباسات میں جنت اور جہنم کے وجود کی قطعاً نفی کی گئی ہے جو صریح طور پر اسلام کے قطعیات کا انکار ہے۔ علی ہذا ارکان دین کی جو تشریح کی گئی ہے وہ اسلامی نظریات کے یکسر منافی ہے۔ الغرض مذکورہ سوال کے اقتباسات مجموعی طور پر کفریات پر مشتمل ہیں اور تحریفات باطلہ کا انبار ہیں اور یحرفون الکلم من بعد مواضعه کا مصداق ہیں جن کا کفر ہونا ظاہر ہے۔ عقائد نسفی اور شرح نسفی للتفتازانی میں اس کے بارے میں واضح طور پر لکھتے ہیں: والنصوص من الکتاب والسنة تحمل علی ظواهرها ما لم یصرف عنها دلیل قطعی و العدول عنها ای من الظواهر الی معان یدعیها أهل الباطن و هم الملاحدة و قصد هم بذلك نفی الشریعة بالکلیة الحاد أی میل وعدول عن الاسلام وا تصال والتصاق بکفر لکونه تکذیبا علیه السلام الخ۔

اور ضروریات و مسلمات دین کے انکار پر حاوی ہیں اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا شخص جن کی تفصیل اوپر گزر گئی ہے اور تحریفِ مراد کرنے والا جس کے نمونے سوال میں مذکور ہیں وہ اور اس کے متبعین و معتقدین خارج از اسلام ہیں اور اہل اسلام کو ان سے کسی قسم کا اشتراک و اختلاط اور ان کی تقریبات میں شرکت اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا پڑھانا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دینا جائز نہیں ہے۔ فقط

محمد جمیل الرحمٰن غفرلہ، نائب المفتی دارالعلوم دیوبند ۱۳-۶-۱۳۸۱ھ

الجواب صحیح : نصیر احمد عفی عنہ

جواب درست ہے : **محمد حسین** غفرلہ

الجواب صحیح : ان اقتباسات کے مطالعہ کے بعد کون سا ایسا مسلمان ہے جو **شخص مذکور** اور اس کے متبعین کے خارج اسلام ہونے میں شک کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم　　**سید مہدی حسن** مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب حق:　　**محمد جلیل** غفرلہ

الجواب صحیح:　　**مسعود احمد** عفا اللہ عنہ، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح:　　استفتاء میں جن خیالات اور اعتقادات کا مع حوالجات ذکر ہے ان کا اعتقاد اور قول بلا تاویل یقیناً الحاد و کفر ہے۔ ان کا معتقد نہ فقط ضروریات دین کا منکر ہے بلکہ درحقیقت وہ خدا اور رسول کا اور قرآن پر استہزاء کرنے والا۔ یہ سب امور باتفاق امت خروج عن الاسلام اور تکفیر کے موجب ہیں۔

کتبہ **ظہور احمد** غفرلہ، مدرس دارالعلوم دیوبند

یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے اس کا کفر اظہر من الشمس و اظہر من الامس ہے۔ کتب عقائد میں مصرح ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں۔ کذا فی الخیالی وغیرہ من کتب اھل الفتن۔ و اللہ أعلم

فخر الدین احمد غفرلہ، شیخ الحدیث

مہر

دارالعلوم دیوبند

عالم اسلام کے

جن مشاہیر علماء کے اس فتوے پر دستخط ہیں

ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

1- حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان۔

2- حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند (بھارت)

3- حضرت مولانا فخر الدین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند۔

4- حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری۔

5- حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف ریاست قلات صدر وفاق المدرس پاکستان۔ معتمد اسلامک اکاڈیمی اوقاف۔

6- حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم۔ ناظم وفاق المدارس، رکن قومی اسمبلی پاکستان۔

7- حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مہتمم دارالعلوم ٹنڈوالہ یار۔

8- حضرت مولانا محمد عبدالحامد صاحب القادری البدایوانی۔

9- حضرت مولانا محمد بدر عالم صاحب المہاجر المدنی، مصنف ترجمان السنۃ۔

10- حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث (غور غشتی)

11- فضیلۃ الشیخ الاستاذ یحیٰی امان الحنفی۔ قاضی القضاۃ مکہ مکرمہ۔

12- فضیلۃ الشیخ السید علوی عباس المالکی۔ مکہ مکرمہ

13- فضیلۃ الشیخ السید حسن مشاط المالکی مکہ مکرمہ

14- فضیلۃ الشیخ السید محمد امین الکلبتی مکہ مکرمہ

-15 فضیلۃ الاستاذ الشیخ سلیمان بن عبدالرحمٰن الصّنیع الحنبلی مکہ مکرمہ۔

-16 فضیلۃ الشیخ محمد نور سیف الحنفی۔

-17 فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد بن علی الحرکان الحنبلی، رئیس المحکمۃ الکبری جدّہ۔

-18 فضیلۃ الشیخ محمد قاسم الاندجانی۔ مدینہ منورہ

-19 فضیلۃ الشیخ السید محمود الطرازی مدینہ منورہ۔

-20 فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم الختنی مدینہ منورہ

-21 فضیلۃ الشیخ حامد الفرغانی مدینہ منورہ

-22 حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔

-23 حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ ٹنڈو الہ یار سندھ۔

-24 حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور۔

-25 حضرت مولانا خیر محمد صاحب بانی و مہتمم خیر المدرس ملتان۔

-26 حضرت مولانا محمد رسول خاں صاحب (استاذ الاساتذہ)

-27 حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب نافع سابق استاذ دارالعلوم دیوبند۔

-28 حضرت مولانا میرک شاہ شیخ الحدیث جامعہ مدینہ لاہور۔

-29 حضرت مولانا محمد صادق صاحب بہاولپور۔

-30 حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان۔

-31 حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب روپڑی۔

-32 حضرت مولانا محمد یونس صاحب۔ صدر مفتی دارالعلوم سعودیہ کراچی۔

-33 حضرت مولانا سید محمد رضی صاحب آل نجم العلماء مجتہد۔

-34 حضرت مولانا محمد نقی صاحب نجفی مجتہد لکھنوی۔

35- حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔

36- حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔

37- حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب۔

38- حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب خطیب و مفتی ہزارہ۔

39- حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔

40- حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ۔

41- حضرت مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکاخیل۔

42- حضرت مولانا فیض اللہ صاحب مفتی اعظم مشرقی پاکستان۔

43- حضرت مولانا شمس الحق صاحب فرید پوری مہتمم جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ۔

44- حضرت مولانا اطہر علی صاحب۔

45- حضرت مولانا احمد حسن جیری۔

46- حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب چاٹ گام۔

47- حضرت مولانا محمد فرقان صاحب مدرسہ عالیہ۔ چاٹ گام۔

48- حضرت مولانا صدیق احمد صاحب بریتلی۔

49- حضرت مولانا ابراہیم صاحب ٹیکناف۔

50- حضرت مولانا محمد ہارون صاحب، بابونگر۔

51- حضرت مولانا حفاظت الرحمٰن صاحب، راج گھاٹا۔

52- حضرت مولانا نور اللہ صاحب نواکھالی۔

53- حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب، برہمن باڑیہ۔

54- حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فینی۔

55- حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب ڈھاکہ۔

56- حضرت مولانا محمد اللہ صاحب ڈھاکہ۔

57- حضرت مولانا عمیم الاحسان صاحب، مدرسہ عالیہ، ڈھاکہ۔

58- حضرت مولانا عبدالخالق صاحب ہیبت نگر۔

59- حضرت مولانا منظور الحق صاحب، نتروکونہ۔

60- حضرت مولانا عبدالصمد صاحب، باڑیہ۔

61- حضرت مولانا محمد عبداللطیف صاحب، بریسال۔

62- حضرت مولانا ابوالحسن صاحب، جسر۔

63- حضرت مولانا قاضی سخاوت حسین صاحب، جسر۔

64- حضرت مولانا عبدالعلی، فرید پور۔

65- حضرت مولانا حسین احمد صاحب فرید پور۔

66- حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب۔ کھلنا۔

67- حضرت مولانا عبدالقادر صاحب، کھلنا۔

68- حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب، کھلنا۔

69- حضرت مولانا عبدالحق صاحب، چاند پور۔

70- حضرت مولانا مقبول احمد صاحب، قتلاشین۔

71- حضرت مولانا شاہد علی صاحب، کانائی گھاٹ۔

توقیعات علماء کراچی

علماء مدرسہ دارالعلوم۔ شرافی۔ لانڈھی

1- الجواب صحیح۔ بندہ محمد شفیع عفی عنہ (مہتمم مدرسہ ومفتی اعظم)

2- رشید احمد عفی عنہ (محدث)

3-	نور احمد	(ناظم مدرسہ)
4-	رعایت اللہ	مدرس
5-	محمد سلیم اللہ	مدرس
6-	سحبان محمود	مدرس
7-	محمد شمس الحق	مدرس
8-	محمد رفیع	مدرس
9-	محمد تقی عثمانی	مدرس

علماء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن

10-	محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ،	شیخ الحدیث ومہتمم مدرسہ
11-	ولی حسن عفی عنہ	مفتی و مدرس
12-	محمد لطف اللہ عفی عنہ	مدرس
13-	فضل محمد عفی عنہ	مدرس
14-	محمد ادریس عفی عنہ	مدرس
15-	محمد عبدالرشید نعمانی غفر اللہ لہ اعلیٰ شعبہ تصنیف مدرسہ عربیہ	(مولف لغات القرآن) و رفیق
16-	عبدالحق عفی عنہ	مدرس
17-	محمد بدیع الزماں	مدرس
18-	محمد حامد عفی عنہ	مدرس و ناظم کتب خانہ
19-	عبدالجلیل عفی عنہ	مدرس
20-	عبدالرزاق عفی عنہ	مدرس

21- محمد عفی عنہ مدرس

22- عبدالقیوم عفی عنہ

23- محمد احمد مختار، مدرس ومعاون شعبہ دارالتصنیف۔

24- اکبر علی اسلام آبادی، دارالافتاء، مدرسہ عربیہ اسلامیہ۔

25- عبدالباقی عفی عنہ فرید پوری سابق معاون دارالافتاء۔

علماء مدرسہ مظہر العلوم محلّہ کھڈہ

26- فضل احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ

27- ہدایت اللہ افغانی مدرس اول وناظم تعلیمات

28- محمد عبدالغنی غفرلہ مدرس

29- محمد زکریا مدرس وناظم دارالاقامہ

علماء مدرسہ احرام الاسلام لیاری

30- ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا اوراس کی شرعی سزا وہی ہے جو ایک مرتد کی ہوتی ہے۔ محمد عثمان مہتمم مدرسہ

علماء اہل حدیث

مدرسہ جامع العلوم سعودیہ

31- میں مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے حرف بحرف متفق ہوں۔ بلاشک منکر حدیث منکرینِ رسالت ہیں، چودھری غلام احمد پرویز اوراس کی جماعت کافر ہے۔ان سے ہر قسم کے تعلقات مثل شادی بیاہ وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ جولوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے اس کی جماعت میں داخل ہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے

خارج ہیں اگر وہ ایمان کی خیر چاہتے ہیں تو فوراً اس سے الگ ہو جائیں۔
بقولہ تعالیٰ **و لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار**
محمد یونس دہلوی ناظم تعلیمات مدرسہ ومفتی

32- میرے نزدیک منکر حدیث بھی ویسا ہی کافر ہے جیسا کہ منکر قرآن **من فرق بین کتاب اللہ و حدیث رسولہ فھو کافر مضل مبین ھذا ما لدیّ ، واللہ أعلم**
راقم الحروف عبدالجبار، مدرس و خطیب موتی مسجد۔

33- جواب مذکورہ بلا ریب صحیح ہے، پرویز اور اس کے ہم خیال یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ احقر عزیز الرحمٰن عفی عنہ مدرس۔

مدرسہ دار السلام

34- الجواب بعون الوہاب۔ قرآن و حدیث دونوں آپس میں لازم وملزوم ہیں، دونوں پر ایمان لانا واجب ہے ان میں سے ایک کا منکر بھی کافر ہے۔ پرویز صاحب اکثر صحیحین کی احادیث کی توہین وتحقیر کرتے رہتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا ارشاد ہے۔

و من یھون أمرھا فھو ضال مبتدع و متبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ جھنم الخ

حررہ العاجز ابو محمد عبدالستار غفر لہ الغفار مہتمم وخطیب مسجد محمدی۔

35- الجواب صحیح۔ احقر عبدالغفار سلفی۔ نائب مفتی مدرسہ۔

36- منکرین حدیث دراصل منکرین قرآن ہیں اس طور پر ان کا کفر دہرا ہو جاتا ہے حضرت مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے پورا اتفاق کرتا ہوں۔ عبدالخالق رحمانی عفا اللہ عنہ، خطیب مسجد صحرا، ماری پور۔

علماء بریلوی

37- محمد عبد الحامد القادری۔

38- حامداً و مصلیا و مسلما۔ پرویزی فتنہ اس وقت عظیم فتنہ ہے۔عبداللہ چکڑالوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس وقت علماء کرام نے اس فتنہ کو خاک میں ملا دیا، اب پرویز نے پھر اس فتنہ کو پھیلا دیا۔ اس کے خبیث عقائد کا استنباط جو پیش کیا گیا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام سے اس کا کوئی علاقہ نہیں، مسلمان اس سے دور رہیں۔ حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے پہلے ہی خبر دیدی ہے، حدیث شریف میں وارد ہوا ہے اللہ کے حبیب فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک شخص اپنے تخت پر بیٹھا میری حدیث کا انکار کر رہا ہے، اس حدیث میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ ان سے دور رہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچائے۔

کتبہ العبد المعتصم بذیل النبی الامی، عمر النعیمی۔

39- احقر نے (علمائے امت کا متفقہ فتویٰ پرویز کافر ہے) دیکھا، مفتی محمد شفیع صاحب نے جو تحریر فرمایا اس سے احقر کو پورا اتفاق ہے، مزید برآں پرویز صاحب نے انکار حدیث بھی کیا ہے اور آیات بینات میں تلبیس سے بھی کام لیا ہے، توڑ مروڑ کر اپنے مفاد کے موافق قرآن کریم کے مضمون صحیح کو غلط جامہ پہنا کر پیش کیا ہے، جس سے ان کے کفر میں کلام نہیں ہوسکتا۔ مذہب اہل سنت کے نزدیک وہ کافر بلکہ کافر گر ہیں **لقولہ تعالی ما آتکم الرسول فخذوہ وما نھکم فانتھوا** جو چیز ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں اس پر قائم و دائم ہو جاؤ اور جس چیز سے منع فرما دیں اس سے رک جاؤ، اس آیت شریفہ میں مولا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب عالی بیان فرما دیا کہ وہ قانون الہی میں مختار من جانب اللہ ہیں ان کا حکم اللہ ہی کا حکم ہے، دوسری جگہ فرمایا **و من یطع الرسول فقد أطاع اللہ** جس نے میرے رسول کی اطاعت کی

اس نے میری ہی اطاعت کی۔ تیسری جگہ ارشاد فرمایاو **ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی** ہمارے حبیب اپنی جانب سے کوئی بھی کلام نہیں فرماتے، جو فرماتے ہیں وہ میرا ہی کلام ہوتا ہے، اس سے ظاہر ہو گیا کہ قرآن کے علاوہ بھی حضور کا ارشاد گرامی ہے اس کو اہلِ علم حدیث کہتے ہیں، جو شخص قرآن اور حدیث کا انکار کرے وہ قرآن کریم کی رو سے کافر ہے۔**لقولہ تعالیٰ أفتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض** ۔کیا تم بعض قرآن کو مانتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو۔ بہرحال پرویز محرف بھی ہے، مفتن بھی ہے۔ مخرب دین متین بھی ہے، مجدد دین شیطانی بھی ہے، مرتد بھی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد مظہر احمد غفرلہ دارالافتاء والقضاء

فریر روڈ۔ کراچی

40- ایسے عقائد رکھنے والا یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔بقلم قاضی زین العابدین غفرلہ اللہ، مدرس مدرسہ مظہریہ جامع مسجد آرام باغ۔

41- پرویزی فتنے نے جو دراصل ارتداد کا علمبردار ہے، دینداروں کے جذبات مذہبی میں جس قدر ٹھیس لگائی ہے اور شیرازہ اتحاد اسلامی کو منتشر کیا ہے اہل دانش و بینش سے پوشیدہ نہیں، اس کا انسداد فرض اولیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے مامون و محفوظ رکھے۔ محمد عبدالسلام قادری غفرلہ صدر انجمن امانت الاسلام کراچی۔

علماء شیعہ امامیہ

42- پرویز صاحب کے جن عقائد کو نقل کیا گیا ہے وہ اسلام کے منافی ہیں اور اس قسم کے عقائد رکھنے والا قطعاً خارج از اسلام ہے۔

سید محمد رضی آل نجم العلماء (بانی و مستقل صدر کل پاکستان حسینی ایجوکیشنل سوسائٹی کراچی)

43- باسمہ سبحانہ وتعالیٰ۔ محترم پرویز کے بعض حیرت انگیز اقتباسات مجھے سنائے گئے جو کجراہ پردیو بے زنجیر ہونے کے ساتھ بڑے شد و مد سے گمراہ کن بھی ہیں، اسلامی نظریات ومسلمات کے مخالف ہونے کی وجہ سے مجبوراً اس مجموعہ کو غیر اسلامی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ نیز ماننا پڑتا ہے کہ مقدس اسلام سے محترم کو دور کی بھی نسبت نہیں رہی، اگر اس طرح کی کوئی ایک بات بھی کسی کلمہ گو کی زبان سے نکلے تو اس کے کفر کے ثبوت کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ محترم پرویز کے یہاں ایسی باتوں کا انبار موجود ہے۔

اللھم ارزقنا توفیق الطاعة و بُعد المعصیة

ناچیز محمد نقی (مجتہد)

45- باسمہ سبحانہ۔ پرویز صاحب کے عقائد جو وقتاً فوقتاً معلوم ہوتے رہتے ہیں ان سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں، ایسا انسان یقیناً خارج از اسلام ہے اور کفر وارتداد کا مرتکب ہے۔ احقر سید انیس الحسنین۔ ممتاز الافاضل وغیرہ لکھنو۔ لکچرر شعبہ دینیات جناح کالج ناظم آباد کراچی وبانی رضویہ کالونی کراچی۔

45- غلام احمد پرویز کے عقائد جہاں تک مجھے معلوم ہوئے اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اسلامی آڑ میں کوئی نیا دین دنیا میں رائج کرنا چاہتا ہے ایسا شخص قطعاً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ سید ظفر حسن صدر جامعہ امامیہ کراچی

46- باسمہ سبحانہ، لقد اصاب المجیب، احقر الوری سید شیر علی بخاری۔

مدرس جامعہ امامیہ کراچی۔

بقیہ علماء کراچی

47- عبدالجبار خطیب لال مسجد، بمبئی بازار کراچی

48- فقیر اسد القادری، کان اللہ لہ، نیوٹاؤن کراچی۔

49- محمد شعیب، برمی مسجد کراچی۔

50- عبد القیوم قادری، قادری مسجد۔ کراچی۔

51- عبد المقتدر عفی عنہ، صدیقی مسجد۔ بمبئی بازار کراچی۔

52- محمد عبد الحلیم چشتی (فاضل دیوبند)

53- محمد سلیم الدین شمسی (فاضل مدرسہ لطفیہ علی گڑھ)

توقیعات علماء سندھ

سجاول ضلع ٹھٹھہ

54- نور محمد غفرلہ ولوالدیہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجاول ٹھٹھہ۔

55- محمد یعقوب سابق مدرس مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول۔

56- نور محمد، مہتمم وصدر مدرس مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول۔

57- عبد اللہ، مدرس مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول۔

58- **انی مع الصالحین،** حاجی عبد اللہ ممبر ٹاؤن کمیٹی سجاول۔

59- محمود، مدرس وخطیب جامع مسجد سجاول۔

60- عبد الغفور ناظم اعلی، نظام العلماء، سجاول۔

61- محمد عمر سجاول۔

62- محمد قاسم سجاول۔

63- محمد عثمان، عربی ٹیچر ہائی سکول، سجاول۔

64- حکیم عبد الاحد عثمانی ناظم مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول۔

دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈ والہ یار

65- احتشام الحق تھانوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈ والہ یار سندھ)

66- الجواب صحیح کنت أدخل غلام احمد برویز فی فرقة الخوارج او لامثلهم و لکنه جاوز الحد وارتکب الالحادو الزندقة جهارا کالفرقة الباطنیة الملحدة فلاشك فی کفره وزندقته والحاده فالله یهدیه و یصلح باله۔ ظفر احمد عثمانی عفا الله عنه شیخ الحدیث بدر العلوم اسلامیه بتندو اله یار۔سند۔

67- ما احسن مااجاب واجاد الجواب صحیح بلامریة و هذا الرجل کافر ملحد بلامریة ۔ محمد وجیہ

خادم دارالافتاء والتدریس بدارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈ والہ یار۔

68- جو عبارات مستفتی نے غلام احمد پرویز کے مسلک کی نقل کی ہیں بلاشبہ قرآن، حدیث اجماع امت کے خلاف دین کی کھلی ہوئی تحریف ہے لہذا اس شخص کے کافر زندیق، مرتد اور ملحد ہونے میں کوئی شبہ از روئے دین اسلام نہیں۔ محمد جمشید علی عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم ٹنڈ والہ یار سندھ۔

69- المجیب مصیب۔ عبدالرحمٰن فرید پوری خادم دارالعلوم ٹنڈ والہ یار۔

70- الجواب صواب: و کفر من یعتقد تلك المعتقدات صریح والله اعلم و اکمل۔ محمد لطافت الرحمٰن کان اللہ لہ، مدرس دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈ والہ یار۔

71- الجواب صحیح، مطلوب الرحمٰن عفا عنہ الرحمٰن۔

72- الجواب صحیح۔ استفتا میں مندرجہ عبارات اور عقائد باطل اور شریعت اسلامی کی صریح تحریف وتوہین اور استہزاء ہے، ان کا مصنف، اس کے متبعین اور اشاعت کنندگان

دائرہ اسلام میں رہنے کے لئے اہل نہیں اور نہ اس کے مسلمان رہنے اور ان سے اسلامی تعلقات رکھنے کے لئے کوئی وجہ باقی ہے بلکہ ملت اسلامیہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دین اسلام کے ساتھ اس قسم کا اشتعال انگیز استہزاء اور توہین کرنے والے کو واقعی سزا دے اور اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے اور موجودہ اسٹاک ضبط کر کے ضائع کر دیا جائے۔ وہو الموفق ۔محمد محبوب الٰہی عفی عنہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔ٹنڈو الہ یار

73- احقر محمد عبدالمالک الکاندھلوی غفر اللہ لہ خادم الحدیث دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار۔

علماء شکار پور

74- مسٹر پرویز کے طلوع اسلام اور خطوط بنام سلیم، قرآنی فیصلے وغیرہ کے مطالعہ سے واضح ہے کہ ان کتب میں جمیع ارکان اسلام و جملہ شعائر دین کی تبدیل و تحریف کی گئی ہے، جس کی بنا پر وہ دین جس کے داعی حضرت رسول کریم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں باقی نہیں رہتا بلکہ مذکورہ کتب میں مارکس ولینن کی کمیونزم کے قریب قریب ایک تخیلاتی نظریہ کو دجل و فریب سے (دلائل و براہین سے نہیں) اسلام کا نام پہنا کر کمیونزم کی خوب خدمت کی گئی ہے۔ بنا بریں مسٹر پرویز کے دجال و کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔حررہ الفقیر الی اللہ الجلیل محمد اسمٰعیل العودری الشکارفوری عفی عنہ۔

75- محمد فضل اللہ شکارپوری۔

76- الٰہی بخش اعوان۔شکارپور۔

77- فضل احمد سرہندی۔شکارپور۔

78- لطف اللہ، شکارپور۔

79- نثار احمد، شکارپور۔

مدرسہ عربیہ جامعہ ہاشمیہ قصبہ نور محمد شجراع

شکار پور

ہم سب دستخط کنندگان ذیل آپ کے جوابات سے متفق اور مصدق ہیں جن سے مسٹر پرویز پر کفر ثابت کیا گیا ہے۔

80- عبداللہ صدر مدرس مدرسہ ہاشمیہ۔

81- سید عابد شاہ خطیب جامع مسجد، مدرسہ ہاشمیہ۔

82- گل محمد ثانی، مدرس مدرسہ ہاشمیہ۔

ضلع سکھر

83- محمد انور بن مولانا شبیر محمد مہتمم انوار العلوم ضلع سکھر۔

مدرسہ عربیہ دار القرآن میٹھر ضلع دادو سندھ

84- مسٹر پرویز کی جو عبارات رسالہ ''پرویز کا خط اور اس کا جواب'' میں درج ہیں جس کو دیکھ کر ایک مسلمان یہی کہے گا کہ یہ شخص روسی اشتراکیت کا داعی اور وظیفہ خوار ہے اور اسلامی بنیادی اصول کا محرف۔ تکفیر اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص ضریات دین کا منکر یا مؤول بتاویل باطل ہو اور پرویز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں، منکر بھی ہے اور محرف و مؤول بھی۔ احقر الانام عبدالمتین غفرلہ ہزاروی دیو بندی نقشبندی، صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ دار القرآن میٹھر ضلع دادو سندھ۔

مدرسہ عربیہ دار العلوم اسلامیہ

اشاعت القرآن ڈگری شہر ضلع تھر پار کر

85- مسٹر پرویز اپنی تحریر کردہ معتقدات کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور مسلمان کہلانے کا

مستحق نہیں اور علماء ہندوپاک کا متفقہ فتوی کفر بجا برموقع اور برمحل ہے، ہم فتوی مذکور کی رو سے اور اپنے مطالعہ کی بنا پر مسٹر پرویز کے کفر پر تصدیقی دستخط کر رہے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ رب العزت ہر مسلمان کے ظاہر و باطن، تحریر و تقریر کو خدا کے پیمبر کے تابع بنائے اور اس کو مشعل راہ سمجھیں۔

-86 الجواب صحیح ،حافظ محمد شفیع غفرلہ مہتمم دارالعلوم اسلامیہ ڈگری۔

-87 الجواب صحیح۔عبدالروف عفی عنہ،صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ ڈگری۔

-88 محمد اکرام الحق اختر عفاء اللہ عنہ،مفتی درالعلوم ہذا۔

-89 محمد یعقوب عفا اللہ عنہ، مدرس مدرسہ ہذا۔

-90 حافظ غلام غوث، مدرس مدرسہ ہذا۔

توقیعات علماء بہاولپور

-91 محمد صادق (مفتی وسابق ناظم امور مذہبی ریاست بہاولپور)

-92 محمد ناظم ندوی (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بہاولپور)۔

-93 غلام مصطفیٰ عفی عنہ، مبلغ ختم نبوت بہاولپور۔

-94 عبداللہ درخواستی (امیر جمعیۃ علماء اسلام)۔

-895 عبیداللہ۔(سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

-96 فاروق احمد۔(سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

علماء احمد پور شرقیہ

مذکورہ بالا شواہد نا قابل انکار حقائق ہیں جن میں مسٹر پرویز اور اس کے ہمنواؤں کے لئے کسی کمزور سے کمزور تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے، ان معتقدات باطلہ اور مزعومات فاسدہ کی بنا پر مسٹر پرویز دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو چکے ہیں اور جو شخص ان عقائد میں مسٹر پرویز کی موافقت کرے گا اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔اعاذنا اللہ من الکفر و الضلال۔

فقط۔ تاریخ 5 محرم 1382ھ مطابق 9 جون 1962ء

97- مفتی واحد بخش عفی عنہ۔ خطیب جامع مسجد احمد پور شرقیہ۔

98- نذیر احمد۔ خطیب مسجد قبہ والی احمد پور شرقیہ۔

99- عبدالرزاق۔ خطیب مسجد اقصیٰ احمد پور شرقیہ۔

100- الٰہی بخش۔ مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول احمد پور شرقیہ۔

101- محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ خطیب مسجد محمد یعقوب خاں احمد پور شرقیہ۔

102- محمد ابراہیم۔ خطیب جامع اہل حدیث احمد پور شرقیہ۔

103- محمد موسیٰ۔ خطیب مسجد چبوترہ احمد پور شرقیہ۔

104- سید گل حسن عفا اللہ عنہ۔ خطیب مسجد غوث شاہ صاحب احمد پور شرقیہ۔

105- سید غلام مرتضی شاہ صاحب خطیب مسجد کٹرہ احمد خان احمد پور شرقیہ۔

106- غلام احمد خطیب مسجد عباسیہ احمد پور شرقیہ۔

107- محمد صادق صدر مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ۔

108- عبدالعزیز دوم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ۔

109- محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ۔

110- عبدالعزیز عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ۔

111- عبدالرحیم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ۔

112- فتح الرحمٰن خطیب مسجد اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ۔

113- عبدالعلیم امام مسجد عمر احمد پور شرقیہ۔

114- خدا بخش عفی عنہ مسجد اسکول والی احمد پور شرقیہ۔

115- سعید احمد بیگ خطیب مسجد بہادر شاہ احمد پور شرقیہ۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر

مسٹر غلام احمد پرویز نے اسلام کے بنیادی متفقہ اور مسلمہ اصول کو جو متواتر اور قطعی ہیں

محض اپنی ذاتی رائے سے ٹھکرا کر ایسی جدید تصویر میں تبدیل کر دیا ہے جس کا ماننا قرآن کریم اور احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والتسلیم کی تکذیب کے ہم پلہ ہے لہٰذا ہم ان کے غیر مشتبہ الفاظ کو جو نظریہ اطاعت رسول، منصب رسالت، مصداق ملائکہ وشیاطین میں لکھے ہوئے ہیں، خلاف عقائد اسلامیہ کفریہ عقائد کہتے ہوئے قائل کو حسبِ ارشاد خداوندی **من لم یحکم بما أنزل الله فاولئك هم الکافرون** کافر کہتے ہیں۔

116- حررہ خادم الشرع عبدالقدیر عفا اللہ عنہ من المدرسۃ العربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

117- الجواب صحیح، عبدالواحد ثاقب مدرس مدرسہ ہذا۔

118- بیشک ہمارے نزدیک پرویز اس فتویٰ کفر کا مستحق ہے جو ہمارے علماء کرام کثر اللہ امثالہم نے دیا ہے۔ فضل احمد عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

119- صدق ما کتب عبداللطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

120- المجیب مصیب، محمد قمر الدین صدر مبلغ مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی۔

121- الجواب صحیح، محمد قاسم قاسمی مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

122- الجواب صحیح، مہر محمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

123- الجواب صحیح، احقر محمد اسلم شاکر۔

124- الجواب صحیح، احقر بشیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم۔

مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن

ڈونگا بونگا۔ بہاولپور ڈویژن

125- علماء حق نے پرویز پر کفر کا فتویٰ لگا کر امت کو ایک بڑے خطرہ سے بچایا ہے، میں تائید کرتا ہوں کہ علماء اس فتوے دینے میں حق بجانب ہیں۔

حررہ فقیر محمد سعید کان اللہ لہ، بانی مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ) صدر عید گاہ ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر۔

توقیعات علماء پنجاب

ملتان

126- شمس الحق افغانی، صدر وفاق المدرس العربیہ مغربی پاکستان۔

127- عبداللہ غفرلہ مفتی خیر المدرس ملتان۔

128- خیر محمد مہتمم خیر المدارس پاکستان۔

129- محمد علی جالندھری ناظم مجلس ختم نبوت پاکستان ملتان۔

130- غلام قادر مہتمم مدرسہ فاروقیہ ملتان۔

131- محمود عفا اللہ عنہ مفتی و شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر۔

132- احمد الدین جالندھری مہتمم مدرسہ دعوۃ الحق رجسٹرڈ ملتان۔

133- عبدالرحمٰن ناظم مدرسہ اسلامیہ غوثیہ ملتان۔

134- محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم۔

135- عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ محمدیہ قصبہ موطل ملتان تحصیل۔

دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع ملتان

ایسا شخص (مثلاً غلام احمد پرویز) جو محرف دین متین ہے اور متبع غیر سبیل المومنین ہے جس کے کفر پر علماء حق کا اتفاق ہے، یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔

136- محمد عبدالخالق عفی عنہ (مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم و سابق استاذ دارالعلوم دیوبند)

137- علی محمد عفی عنہ، مدرس دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع ملتان۔

138- عبدالمجید، مدرس دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا۔

139- الجواب صحیح، محمد سرور عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیر والا۔

140- الجواب صحیح ،ظہور الحق عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیر والا۔

141- الجواب صحیح ،محمد منظور الحق عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیر والا۔

خانیوال

142- دوست محمد غفرلہ مہتمم مدرسہ جامعہ مدنیہ ریلوے شیڈ خانیوال۔

منٹگمری (ساہیوال)

143- فاضل رشیدی جالندھری منٹگمری۔

144- عبداللہ رائے پوری مدرس مدرسہ رشیدیہ منٹگمری۔

جھنگ

145- الجواب صحیح۔ سید صادق حسین غفرلہ مہتمم مدرسۃ العلوم الشرعیہ وخطیب جامع مسجد غلہ منڈی صدر۔ جھنگ۔

146- محمد عبدالحلیم غفرلہ۔ جامعہ رحیمیہ جھنگ۔ صدر وخطیب جامع مسجد۔

چنیوٹ

147- منظور احمد۔ صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ۔

اوکاڑہ

148- دوست محمد مدرس مدرسہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ۔

میانوالی

149- محمد رمضان مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی۔

لاہور

150- ماکتبہ فی الجواب مولانا البنوری ھوالحق والحق أحق ان یتبع ،و ما قالہ غلام احمد برویز کلہ باطل و کفر۔ احمد علی عفی عنہ از لاہور۔

151- من شك فيه فقد كفر۔ فقط
غلام غوث، ناظم اعلیٰ مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان لاہور۔

علماء مدرسہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور

152- الجواب حق وصواب ونعم الجواب، ملحد مذکور کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے بالکل حق اور درست ہے، ملحد مذکور تمام یہود ونصاریٰ سے تحریف الکلم عن مواضعہ میں سبقت لے گیا ہے اور فتوے میں جو لکھا گیا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ کا مستحق ہے۔ والسلام
محمد ادریس کان اللہ لہ۔ شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ۔

153- والسلام على من اتبع الهدى و نار الله الموقدة على من اتبع الهوى
محمد رسول خاں۔ محدث ومفسر جامعہ اشرفیہ۔

154- المجیب مصیب۔ غلام مصطفیٰ کان اللہ لہ۔ مدرس۔

155- الجواب صحیح۔ نور محمد غفرلہ۔ مدرس۔

علماء مدرسہ جامعہ مدینہ نیلا گنبد لاہور

156- حامد عفی عنہ۔ امیر انجمن جامعہ مدینہ۔

157- سید میرک شاہ اندرابی، شیخ الحدیث۔

158- محمد ضیاء الحق کان اللہ لہ، مدرس۔

159- للہ در المجیب حیث اجاد فیما اجاب۔ احقر بدر السلام عفی عنہ۔ مدرس۔

160- فاضل مجیب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے، کریم اللہ غفرلہ۔ مدرس۔

161- المجیب مصیب۔ احقر محمد اجمل عفی عنہ، خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ۔

162- الجواب صحیح۔ محمد عبدالکریم قاسمی خطیب جامع گلبرگ و نائب ناظم مدرسہ عربیہ حنفیہ بہاولپور ہاؤس۔ لاہور۔

163- فتنہ پرویزیت کے استیصال کے لئے حضرات علماء کرام کی جدوجہد از بس ضروری ہے،

انکار حدیث کے سلسلہ میں یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ اس فتنہ کا مقابلہ حضرات علماء نے اول فرصت میں کرنا ہے۔ المجیب مصیب فیما قال ۔ حررہ محمد علی خطیب سنہری مسجد۔ لاہور

علماء حضرات اہل حدیث لاہور

164- مذکورہ بالا جوابات صحیح ہیں۔ میں ان سے پورا متفق ہوں۔ عبداللہ امرتسری روپڑی، مفتی۔

165- حافظ عبدالقادر روپڑی، مالک اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور۔

166- فاضل مجیب نے پرویز کے جن عبارات اور عقائد کا ذکر کیا ہے اور جس طرح اس نے اسلام کے سیزدہ سالہ معتقدات اور مسلمات کی تحریف و تاویل اور استہزاء کیا ہے میرے نزدیک یہ فتنہ باطنیہ اور قرامطہ سے کم نہیں، اس نے خود اپنے لئے کوئی وجہ جواز باقی نہیں رکھی کہ وہ دائرہ اسلام میں رہ سکے۔ فاضل مجیب للہ درہ نے جو کچھ اس کے لئے حکم لکھا ہے وہ صحیح ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے فقط
سید محمد داؤد غزنوی صدر مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان

حضرات علماء شیعہ لاہور

167- باسمہ عز شانہ۔ جو عقائد غلام احمد پرویز کے بیان کئے گئے ہیں وہ روح اسلامی کے منافی ہیں ایسے معتقدات اسلام کے قطعاً خلاف ہیں اور ایسے عقائد کا حامل اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔ جعفر حسین (مفتی)

168- باسمہ سبحانہ۔ بعض اقتباسات میں نے سنے جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پرویز اور دیگر اس قسم کے عقائد رکھنے والے حضرات یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔
سید صفدر حسین نجفی مدرس جامع المنتظر ۔ لاہور

169- باسمہ تعالی۔ مذکورہ بالا اقتباسات کو میں نے دیکھا جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص

کے عقائد بیان کئے گئے ہیں یہ خلاف مذہب اسلام ہیں، اور میرے نزدیک ایسا شخص ملحد و بے دین ہے اور خارج از اسلام ہے۔ فقط۔

فدا حسین نجفی پرنسپل جامعہ امامیہ، لاہور

☆☆☆

170- محمد بہاؤالحق قاسمی خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور۔

171- سید محی الدین شارق خطیب جامع مسجد نور نسبت روڈ لاہور۔

172- سید محمد ضیاء الدین نقشبندی، خطیب میرانی کھوہ (چاہ میراں) لاہور۔

173- شفاعت احمد عفا اللہ عنہ، خطیب جامع قاسمی فیض باغ لاہور۔

174- منظور احمد خطیب مزنگ۔

175- جواب باصواب ہے۔ محمد الیاس غفرلہ، خطیب جامع مسجد تبولیاں لوہاری منڈی۔

176 امین الحق عفی عنہ، خطیب جامع مسجد شیخوپورہ۔

177- محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد نئی انارکلی لاہور۔

178- حسن شاہ خطیب جامع مسجد باٹا پور کمپنی لاہور۔

179- جواب باصواب ہے۔ محمد حسین، خطیب دفتر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ لاہور

180- احقر عبید اللہ انور، مدیر ہفت روزہ خدام الدین لاہور۔

جامعہ حنفیہ ٹیمپل روڈ۔ لاہور

181- ابوالحسین محمد عبدالحلیم قاسمی مہتمم جامعہ حنفیہ ٹیمپل روڈ لاہور۔

182- ابوسعید محمد عبدالعلیم قاسمی، نائب مہتمم جامعہ حنفیہ ٹیمپل روڈ لاہور۔

183- ابومحمد عبدالرحیم قاسمی ناظم جامعہ حنفیہ ٹیمپل روڈ لاہور۔

184- محمد عبدالکریم قاسمی نائب ناظم جامعہ حنفیہ ٹیمپل روڈ لاہور۔

185- عبدالروف کامل پوری صدر مدرس جامعہ حنفیہ ٹیمپل روڈ لاہور۔

186- عبدالمالک لاہوری مدرس جامعہ حنفیہ ٹیمپل روڈ لاہور۔

187- حافظ حسین احمد معین المدرسین جامعہ حنفیہ ٹیمپل روڈ لاہور۔

علماء قصور

غلام احمد پرویز کا کفر اظہر من الشّمس ہے، اس میں اب کوئی مزید گفتگو کرنا تحصیل حاصل ہے...... اس طرف کے تمام علماء آپ کے ساتھ ہیں سر دست یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

188- مولانا عبدالعزیز صاحب نقشبندی مرتضائی۔

189- مولانا بشیر احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ قصور۔

190- مولانا نذر احمد صاحب نقشبندی۔

191- مولانا سید طالب حسین صاحب خطیب موضع میانوالہ تحصیل قصور۔

192- مولانا محمد طفیل صاحب۔

193- مولانا علم دین صاحب۔

194- مولانا عبدالرسول صاحب۔

195- مولانا پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب۔

196- مولانا سید اختر حسین شاہ صاحب۔

197- مولانا غلام رسول صاحب (گوہر قصوری کے ایک خط سے ماخوذ)

علماء گوجرانوالہ

198- محمد چراغ صدر مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔

199- فضل کریم، مولوی فاضل، فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد محلّہ ریتانوالہ۔

200- محمد موسیٰ، فاضل مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی، صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ۔

201- پرویز کے الحاد میں شک کی گنجائش ہی نہیں۔ احقر محمد سراج، فاضل عربی، خطیب جامع مسجد بی بلاک گوجرانوالہ۔

202- پرویز کافر ہونے کے علاوہ صحیح فہم انسان بھی معلوم نہیں ہوتا۔

امان اللہ خاں عفی عنہ، صدر مدرس دار العلوم رحمانیہ شیخوپورہ گیٹ گوجرانوالہ۔

203- احقر شمس الدین، ناظم جامعہ صدیقیہ چوک قاضیانوالہ گوجرانوالہ۔۔

204- معتمد علماء جو فیصلہ دے چکے ہیں مجھے اس سے بالکلیہ اتفاق ہے۔

احقر العباد عبد القیوم مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ۔

205- پرویز اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔عبد الواحد خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ۔

206- مسٹر غلام احمد پرویز کے کفر کے بارے میں ذرہ بھر تامل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ جس طرح اس نے اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کی ہیں اور مزید کرنے کا ارادہ ہے وہ کسی باہوش مسلمان سے مخفی نہیں ہے غرضیکہ اس کا کافر و مرتد ہونا ایک قطعی بات ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

احقر ابو الزاہد محمد سرفراز ،مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ 15 صفر 1382ء 18 جولائی 1962ء

207- صحیح حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر کافر ہے لہٰذا جو فتویٰ منکر حدیث پرویز پر لگایا گیا ہے اس سے مجھے بالکلیہ اتفاق ہے۔

خلیل الرحمٰن بقلم خود عفی عنہ، مدرس مدرسہ حسینیہ حنفیہ گوجرانوالہ۔

208- نذیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔

209- محمد صالح مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔

210- الجواب حق و ماذا بعد الحق الا الضلال، العبد ممتاز احمد تھانوی عفی عنہ مدرس و خادم دار الافتاء مدرسہ عربیہ جامع مسجد گجرات۔

211- ولی اللہ بقلم خود (استاذ الاساتذہ) گجرات۔

212- عبد المجید بقلم خود (فاضل دہلوی) ضلع گجرات۔

213- الجواب صحیح ،محمد نذیر اللہ خاں جامع مسجد حیات النبی نزد اڈہ لاریان گجرات۔

لائل پور (فیصل آباد)

214- عبدالمجید مہتمم مدرسہ ام المدارس گلبرگ ''ای'' لائل پور۔

215- عبدالعلی مہتمم مدرسہ انوار القرآن لیبر کالونی لائل پور۔

216- دوست محمد خطیب جامع مسجد فاروقیہ پیپلز کالونی لائل پور۔

217- محمد رفیق کشمیری غفرلہ ،صدر مدرس و مفتی دارالعلوم ربانیہ لائل پور۔

218- سیاح الدین کا کا خیل عفی عنہ ،صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لائل پور۔

219- بندہ محمد شفیع ،صدر مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم منڈی ماموں کانجن جامع مسجد ضلع لائل پور۔

مدرسہ دارالعلوم فیض محمدی خالد آباد لائل پور

220- گزارش ہے کہ پرویزی کفریات کے استیصال میں جو کوشش فرما رہے ہیں ،اس سے محض مجھ کو ہی اتفاق نہیں بلکہ مدرسہ مذکور کے جمیع مدرسین بھی متفق ہیں ،مزید توثیق کے لئے ان کے دستخط بھی ذیل میں مذکور ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالعزیز مہتمم مدرسہ ہذا۔

221- محمد انور کلیم صدر مدرس۔

222- عبدالغنی عفی عنہ۔

223- حافظ تاج محمد۔

224- نیاز مند بندہ عبدالستار نیازی۔

225- حافظ عبدالرحمٰن بقلم خود۔

226- میں پرویز کے سلسلہ میں آپ حضرات سے بالکل متفق ہوں۔

شبیر احمد، دارالعلوم فتح دین عبداللہ پور لائل پور۔

227- منکر حدیث خواہ پرویز ہو یا اور کوئی، کافر ہے۔ علمائے کرام کی رائے کے مطابق میری بھی رائے ہے۔ خاکسار پردیسی عالمگیر مدرسہ تدریس القرآن والحدیث۔

228- جو فتویٰ علمائے کرام نے چودھری غلام احمد پرویز کے عقیدہ کے متعلق شائع کیا ہے اس سے میرا اتفاق ہے۔

احقر العباد اللہ دتہ عفی عنہ۔ چک نمبر 422 ضلع لائل پور۔

229- عبداللہ۔ خطیب چک مذکور ضلع لائل پور۔

230- میں پرویز کو کافر سمجھتا ہوں۔ احقر غلام حسین از چک نمبر 422 ضلع لائل پور

سرگودھا

231- جلیل الرحمٰن، مدینۃ العلوم سرگودھا۔

232- الجواب صحیح، محمد عبدالکریم عفی عنہ مظاہری، خطیب جامع مسجد شاہ پور صدر ضلع سرگودھا مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا۔

233- مسٹر غلام احمد پرویز پر فتویٰ کفر محققین علماء اسلام کی طرف سے جو شائع ہوا ہے بندہ و دیگر خدام مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیرہ اس کی صحت کے ساتھ متفق ہیں اور ضروریات دین کے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ العبد الضعیف قطب الدین مدرس دارالہدیٰ۔

234- احمد شاہ بخاری بقلم خود۔ مدرس۔

235- الجواب صحیح غلام رسول بقلم خود۔ مدرس۔

236- مسٹر پرویز محرف قرآن اور منکر ضروریات دین ہے اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، اس کی کتابوں میں بہت سے کفریات میری اپنی نظر سے گزرے ہیں۔

محمد حسین غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا۔

مدرسہ شبیریہ میانی ضلع سرگودھا

227- مسٹر پرویز کے کئی رسالے بندہ کی نظر سے گزرے ہیں، یہ اپنے ہمنام غلام احمد قادیانی

سے بھی سبقت لے گیا ہے۔ یہ صرف زبان سے قرآن اور حدیث کا نام لیتا ہے ورنہ در پردہ اس نے ضرویات دین کا انکار کر کے صحابہ کرام کے زمانہ سے لے کر آج تک تمام سلف صالحین کے مسلک کا انکار کر کے ایک نیا دین بنا رکھا ہے...... یہ متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور مرتد ہے۔

احقر لاشئ محمد سعید، خطیب میانی ضلع سرگودھا۔

238- الجواب صحیح، رحمت دین، مدرس مدرسہ شبیریہ میانی۔

239- الجواب بالصواب، غلام حیدر۔

مدرسہ اشرف المدارس، لائل پور

پرویز کے سلسلہ میں جو کچھ جواب لکھا گیا ہے احقر اس سے حرف بحرف متفق ہے۔

240- الجواب صحیح وحق وماذا بعد الحق الا الضلال۔

کتبہ ننگ اسلاف عبدالعلیم جالندھری۔

241- محمد یحییٰ، فاضل دیوبند، مہتمم مدرسہ اشرف المدارس۔

242- غلام محمد بقلم خود، مدرس مدرسہ اشرف المدارس۔

243- مہابت خاں بقلم خود، مدرس مدرسہ اشرف المدارس۔

244- عطاء الرحمٰن بقلم خود، مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

245- غلام حسین بقلم خود، مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

ضلع مظفر گڑھ

246- ہم نے علماء امت کا متفقہ فتوی تکفیر چودھری غلام احمد پرویز دیکھا۔ اس فتوی سے ہمیں حرف بحرف اتفاق ہے۔ عبدالحق بقلم خود، ازڈیروالہ شمالی ضلع مظفر گڑھ۔

247- محمد عمر عفی عنہ، صدر مدرس و مہتمم مدرسہ احیاء العلوم عیدگاہ، مظفر گڑھ۔

248- نظام الدین شاہ، مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ، مظفر گڑھ۔

249- محمد صدیق مدرس مدرسہ عربی امداد العلوم محمود کوٹ شہر۔

250- غلام یسین، دار الاہتمام مدرسہ عربیہ محمود الاسلام خان پور بگا شہر۔

251- محمد کلیم اللہ غفرلہ، مدرس مدرسہ عربی تعلیم القرآن خان گڑھ۔

252- نعم ما قال، سعید احمد غفرلہ، فاضل دار العلوم دیوبند سکنہ جھگی والہ، جتوئی۔

253- محمد اکرم، خطیب ومتولی جامع ''دین پناہ''، ضلع مظفر گڑھ۔

254- احقر بشیر احمد بقلم خود۔

255- صدر الدین، خادم دینی درسگاہ خان گڑھ۔

256- ابوالحسن خطیب جامع مسجد کوٹ ادو۔

257- احقر عبدالرحمٰن خطیب کوٹلہ رحم شاہ صاحب۔

258- غلام نبی (فاضل خیر المدارس) مولوی فاضل، ایف اے۔ سکنہ علاقہ گورمانی مظفر گڑھ۔

259- عبدالرحیم عفی عنہ، مدرس مدرسہ فیض العلوم علی پور۔

260- محمد مسعود، صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو۔

261- محمود الحسن عفی عنہ، خطیب جامع مسجد عیدگاہ۔ مظفر گڑھ۔

جہلم

غلام احمد پرویز مدیر طلوع اسلام پر جو علمائے اسلام نے کفر کا فتوی صادر فرمایا ہے ہمارا اس سے اتفاق ہے اور اس فتوی کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔ حضرات علماء نے اپنے فرض منصبی کو صحیح اور بروقت ادا کیا ہے۔

262- قاضی عبداللطیف غفرلہ خطیب ومہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم۔

264- محمد شریف عامر بقلم خود، مدرس حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم۔

265- قاضی نصیر احمد بقلم خود، مدرس حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم۔

علمائے کرام نے منکر حدیث غلام احمد پرویز پر اس کی عبارات کی بنا پر جو کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ہمیں اس سے پورا پورا اتفاق ہے۔ والسلام۔

266- احقر مظہر حسین غفرلہ، مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

267- الجواب صحیح، بدر عالم مدرس مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

سیالکوٹ

268- الجواب حق لا ریب فیہ۔ بشیر احمد خطیب جامع مسجد و ناظم مدرسہ تعلیم القرآن پسرور ضلع سیالکوٹ۔

کیمبلپور (اٹک)

269- فضل الرحمٰن کان اللہ لہ ساکن بہبودی۔

270- مسکین نصیر الدین شیخ الحدیث غور غشتی۔

271- الجواب صحیح وصواب، بندہ عبد الرحمٰن غفرلہ، سابق صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور۔ یوپی۔

272 نور محمد مہتمم و صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملہوالی براستہ چھپ ضلع کیمبلپور۔

273- صوفی عبد اللطیف مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملہوالی براستہ چھپ ضلع کیمبلپور۔

راولپنڈی

دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار

274- جو اقتباسات صورت سوال میں مندرج ہیں اور بنا بریں جو جواب تحریر کیا گیا ہے صحیح ہے۔ عبد الرشید، مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار۔

275- غلام اللہ خاں، مہتمم دار العلوم تعلیم القرآن۔ راجہ بازار

276- محمد انور غفرلہ، مدرس دار العلوم تعلیم القرآن۔ راجہ بازار

277- احقر اللہ بخش قریشی، مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن۔ راجہ بازار

278- الجواب صحیح و ماذا بعد الحق الا الضلال۔

احقر محمد یٰسین خاں، مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن۔ راجہ بازار

279- عبدالشکور غفرلہ، مدرس۔ دارالعلوم تعلیم القرآن۔ راجہ بازار

280- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ مثلاً عدم وجوب اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے جو شخص پرویز کے عقائد باطلہ میں اس کا ہمنوا ہو یا ان کی تحسین کرے وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

احقر الانام سید احمد سجاد بخاری فاضل دیوبند و لکھنؤ، مدیر ماہنامہ تعلیم القرآن۔ دارالعلوم تعلیم القرآن۔ راولپنڈی۔

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ ورکشاپی محلّہ

281- عبدالحنان مہتمم مدرسہ۔

282- الجواب صحیح۔ احقر محمد امین کان اللہ لہ، خطیب و مدرس۔

283- الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ ولی اللہ قریشی مدرس مدرسہ۔

284- سعید الرحمٰن خطیب جامعہ اشرفیہ ڈھوزی روڈ راولپنڈی صدر۔

285- احقر عبدالہادی مدرس تعلیم القرآن۔

286- فضل الحق بقلم خود خطیب مسجد گنج منڈی۔ راولپنڈی۔

287- الجواب حق و ماذا بعد الحق الا الضلال۔ عبدالستار۔ خطیب جامع مسجد، چوک نیا بازار۔

288- محمد عبدالمالک مدرس مدرسہ فرقانیہ مدنیہ۔ محلّہ کرتار پورہ۔ راولپنڈی

289- عبدالحکیم خطیب و مہتمم مدرسہ فرقانیہ مدنیہ۔ محلّہ کرتار پورہ۔

290- سنت رسول کریم کو بعد قرآن کریم کا درجہ حاصل ہے، اور اس میں شک کفر و الحاد ہے، فالجواب اصح بلا ارتیاب۔

291- محمد عبدالحی سابق صدر جمعیت العلماء راولپنڈی وخطیب جامع مسجد محلّہ امام باڑہ۔

292- ما قال المجیب فھو صحیح۔ عبدالہادی مسجد شھان، راولپنڈی

علماء بریلوی

293- فاضل مجیب نے جو تنقیحات بعد از اقتباسات کی ہیں ان کو مطالعہ کرنے کے بعد ایسے غلط عقیدہ والے شخص کے کفر میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ امیدوار رحمت ابوالخیر حسین الدین غفرلہ۔ خطیب مسجد سبزی منڈی۔ راولپنڈی

294- اسلام میں کتاب اللہ کے بعد کلام رسول (حدیث) کا درجہ ہے۔ انکار حدیث فی الحقیقت انکار کتاب اللہ ہے، حدیث کے بغیر قرآن مجید کا وجود محال ہے۔ قرآن مجید کے معانی صرف حدیث میں پائے جاتے ہیں۔ اگر حدیث کو چھوڑ دیا جائے تو قرآن کے معانی مفقود ہو جائیں گے۔ ہر شخص ہر زمانے میں الفاظ قرآن کے معانی اپنے اپنے خیال کے مطابق کرنے لگے گا۔ ایسی صورت میں قرآن کریم کا عدم وُجود برابر ہو کر رہ جائے گا، لہذا احادیث کا ماننا ضروری ہے، انکار کفر ہے۔
محمد اسرار الحق مہتمم و بانی مدرسہ اسرار العلوم حنفیہ۔ مری روڈ۔ راولپنڈی

علماء اہل حدیث راولپنڈی

295- ہر دین اور مذہب کے کچھ اصول ہوتے ہیں جن کو مان کر انسان اس مذہب میں رہ سکتا ہے اور اگر ان اصولوں سے منحرف ہو جائے تو وہ اس دین سے خارج ہو جاتا ہے اور خروج کو کفر کہتے ہیں۔ غلام احمد پرویز نے ضروریات دین کا انکار کیا ہے اور اپنی تحریروں میں اس نے اصول دین سے انحراف کیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نے سنت کے دین ہونے سے انکار کر کے منکر رسالت ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا ہے، اسی طرح ملائکہ، قیامت، جنت اور دوزخ کا بھی وہ انکاری ہے، ان سب

چیزوں کے متعلق جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ تاویلیں نہیں بلکہ تحریفیں ہیں اس لئے غلام احمد پرویز قطعاً خارج از اسلام ہے۔ اس کے کفر میں شبہ کرنے والا یا تو اس کی تحریروں سے ناواقف ہے یا اسی طرح کا کافر۔

حافظ محمد اسماعیل ذبیح۔ خطیب جامع مسجد اہل حدیث راولپنڈی شہر۔

ہزارہ

296- امیر سرحدی۔ عقیل مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ۔

297- الجواب صحیح والمخالف فضیح، خویدم الاساتذہ خلیل الرحمٰن عفا اللہ عنہ۔ (مہتمم ومفتی) مدرسہ عربیہ احمد المدارس سکندر پور۔ ہری پور

298- محمد ہمایوں مدرسہ مدرسہ عربیہ احمد المدارس۔ سکندر پور۔ ہری پور

299- عبدالقیوم نائب مفتی ہزارہ وخطیب جامع مسجد چوک۔ ہری پور

300- الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ محمد عبداللہ خطیب جامع مسجد اہل حدیث۔ محلّہ تیلیاں۔ ہرپور

301- رفیع اللہ فاضل مدرسہ فتح پوری دہلی۔ ہزارہ

ایبٹ آباد۔ ہزارہ

302- میرے نزدیک پرویز اسلام سے خارج ہے۔
محمد اسحٰق، مفتی ہزارہ وخطیب جامع مسجد ایبٹ آباد۔

303- زاہد الحسینی، ٹیچر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج۔ ایبٹ آباد

304- شفیق الرحمٰن خطیب جامع مسجد کیال ایبٹ آباد۔

305- قاضی جن پیر خطیب جامع مسجد مرکزی ریلوے اسٹیشن حویلیاں۔

306- حافظ فضل الرحمٰن خطیب جامع مسجد دور لنگرہ حویلیاں۔

توقیعات علماء سرحد

دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک

307- عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔

308- عبدالحلیم عفی عنہ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔

309- عبدالغنی عفی عنہ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔

310- محمد علی عفی عنہ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔

311- محمد شفیع اللہ عفی عنہ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔

312- شیر علی شاہ عفی عنہ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔

313- قاری انوارالدین غفرلہ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔

314- سمیع اللہ غفرلہ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

315- محمد یوسف کان اللہ لہ مفتی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

316- المجیب مصیب، محمد فہیم مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

317- محمد فرید غفرلہ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

318- جواب بالکل صحیح ہے۔ عبدالقیوم عفی عنہ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

319- عبدالاحد مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

320- فضل محمود مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

321- مجیب نے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔ قاضی حبیب الرحمٰن فاضل دیوبند اکوڑہ خٹک۔

پشاور

322- محمد ایوب غفرلہ مہتمم دارالعلوم سرحد پشاور شہر۔

323- عبدالقیوم پوپلزئی مفتی پشاور شہر۔

324- حمید اللہ جان کتوزی ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام ضلع پشاور۔

325- عزیز الرحمٰن کان اللہ لہ (فاضل دیوبند) امیر نظام العلماء ضلع پشاور و مہتمم مدرسہ جامعہ رحیمیہ ڈھکی۔

326- شمس الحق مقام ریگی/ تحصیل و ضلع پشاور۔

327- محمد حسین خطیب علاقہ گنج پشاور شہر۔

328- عبدالسلام۔ ضلع پشاور۔

329- عبدالرشید غفرلہ۔ ریگی ضلع پشاور۔

زیارت کا کا صاحب

330- پرویز میں اور گزشتہ زنادقہ میں بڑا فرق ہے۔ بہ سبیل تمثیل باطنیہ اپنے الحاد و زندقہ کو رائج کرنے میں الفاظ کا آڑ لیتے تھے مثلاً انہوں نے صوم کو کتھان کے معنی میں لیا، صلوۃ و زکوۃ کے معنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ کے لئے۔ طہارت سے مراد طہارت قلب لی۔ وغیر ذلک۔ کیونکہ ان کو عربی جاننے والوں سے واسطہ تھا تو تلبیس کے بغیر گمراہ کرنا مشکل تھا مگر پرویز تحریف قرآن کے سلسلہ میں اس محنت سے بے نیاز ہے اور اپنی دیدہ دلیری سے لوگوں کو بالکل جاہل سمجھ کر احمق بنانا چاہتا ہے۔ پرویز کی تحریفات کی مثال بالکل ایسی ہے جس طرح کوئی جمل (اونٹ) کے معنی مرغی، جبل (پہاڑ) کے معنی پانی بتلائے۔

اسی طرح پرویز اور قادیانی میں بڑا فرق ہے، قادیانی نے مریم علیہا السلام کی منصوص عصمت کا انکار کیا، عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق ناگفتنی کہا، ختم نبوت کا انکار کیا، نبوت کا

دعویٰ کیا اور اس طرح کی دوسری باتیں کہیں مگر خدا کے وجود کا انکار، فرشتوں کا انکار، صوم وصلوۃ کا انکار حج کا انکار، عبادت کا انکار، اطاعت خدا ورسول سے انکار الغرض جملہ ضروریات دین وشعائر اسلام کا وہ بھی انکار نہ کرسکا۔ ضروریات دین کا انکار وہ بھی ڈنکے کی چوٹ اس بطل الحاد کا کارنامہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو جو کروڑوں باشندگان ملک کے مذہب اور دین سے کھیلتا ہے اور لکھوکا مخلوق کی دل آزاری کا مرتکب ہے کیفر کردار تک پہنچادے وما علی الرسول الا البلاغ۔

محمد عبدالحق (نافع) زیارت کا کا صاحب۔

-331 محمد عبدالرب۔ زیارت کا کا صاحب۔

-331 احقر حکمت شاہ کا کا خیل، ایم اے (فاضل دیوبند)

-332 انوارالحق زیارت کا کا صاحب۔

-333 الجواب سدید، عبدالشہید عفی عنہ (فاضل دیوبند) زیارت کا کا صاحب۔

-334 قاری حکیم اللہ زیارت کا کا صاحب۔

-335 خادم الشرع الشریف عصمت اللہ (قاضی) زیارت کا کا صاحب۔

-336 حافظ ارشادالدین زیارت کا کا صاحب۔

-337 خلیل گل کا کا خیل (فاضل خیرالمدارس) زیارت کا کا صاحب۔

-338 میاں گل عفی عنہ (فاضل دیوبند) خطیب دربند زیارت کا کا صاحب۔

نوشہرہ

-339 محمد مجاہد خاں الحسینی (فاضل دیوبند) نوشہرہ کلاں۔

-340 الجواب صواب، قاضی عبدالسلام عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد نوشہرہ۔

کوہاٹ

-341 احمد حسین سابق مہتمم دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

-342 حبیب گل صدر مجلس شوریٰ دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

343- فدوی محمد امین گل شیخ الحدیث دار العلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

344- محمود شاہ نائب صدر مدرس دار العلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

345- بندہ محمد فضل مولیٰ غفرلہ ساکن کوٹ۔ ٹل ضلع کوہاٹ

346- عبدالباری ساکن کنوزی ٹل ضلع کوہاٹ

347- محمد یوسف بہادر خیل ٹل ضلع کوہاٹ

مردان

348- سید گل بادشاہ امیر نظام العلماء سرحد طورد ضلع مردان۔

349- لطف الرحمٰن (فاضل دیوبند) طورد ضلع مردان۔

350- عبدالرحمٰن طورد ضلع مردان۔

351- عنایت اللہ طورد ضلع مردان۔

352- پیر مبارک شاہ (فاضل دیوبند) قاضی مردان و ناظم نظام العلماء سرحد۔

353- محمد عبدالحنان عفی عنہ، جہانگیرہ ضلع مردان۔

354- سید الابرار عفی عنہ (فاضل دیوبند) خواجہ گنج ہوتی مردان۔

355- صاحب حق عبدالخالق قاضی گڑھی کہورہ ضلع مردان۔

356- صاحب حق سیف الرحمٰن شہباز گڑھ ضلع مردان۔

357- لطف الرحمٰن شہباز گڑھ ضلع مردان۔

358- الجواب صحیح، عبدالباری بقلم خود، مدرس دار العلوم تعلیم القرآن شاہ منصور۔

359- عبدالہادی شاہ منصور ضلع مردان۔

360- اصاب من اجاب، مُلّا کوکا بقلم خود شاہ منصور ضلع مردان۔

361- اصاب من اجاب محمد زاہد مدرس دار العلوم شمس العلوم شاہ منصور ضلع مردان۔

362- عبدالرزاق مہتمم دار العلوم شمس العلوم شاہ منصور ضلع مردان۔

363- حافظ محمد ایوب ہوتی یار۔ دار العلوم شمس العلوم شاہ منصور ضلع مردان۔

364- عبد القدوس غفرلہ بالاگڑھی۔ دار العلوم شمس العلوم شاہ منصور ضلع مردان۔

365- فدوی عبد اللہ جان جلالیہ۔ دار العلوم شمس العلوم شاہ منصور ضلع مردان۔

366- محمد عبد القیوم جلالیہ۔ دار العلوم شمس العلوم شاہ منصور ضلع مردان۔

367- الجواب صحیح و کفر پرویز صریح۔ بندہ فضل حق ممتاز عفی عنہ، ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ شمس العلوم شاہ منصور تحصیل صوابی ضلع مردان۔

368- قاضی نور الرحمٰن طوروی عفی عنہ خطیب جامع مسجد ہوتی بازار ہوتی ضلع مردان۔

مدرسہ عربیہ شیر گڑھ ضلع مردان

369- بندہ کے نزدیک مسٹر پرویز قطعاً کافر ہے۔ محمد عنایت الرحمٰن، خادم التدریس مدرسہ عربیہ شیر گڑھ۔ ضلع مردان

370- بندہ احمد عفی عنہ مہتمم دار العلوم مدرسہ عربیہ شیر گڑھ۔ ضلع مردان

371- محمد عمر خاں مدرس مدرسہ عربیہ شیر گڑھ۔ ضلع مردان

372- حبیب اللہ مدرس مدرسہ عربیہ شیر گڑھ۔ ضلع مردان

373- محمد اکبر خاں مدرس مدرسہ عربیہ شیر گڑھ۔ ضلع مردان

374- سلطان محمد مدرس مدرسہ عربیہ شیر گڑھ۔ ضلع مردان

ڈیرہ غازی خاں

375- محمد عبد الحق غفرلہ امیر نظام العلماء ڈیرہ غازی خاں و خطیب جامع مسجد۔

376- فیض اللہ خاں ٹانک۔

377- علاء الدین غفرلہ مہتمم دار العلوم نعمانیہ و خطیب جامع مسجد قدیمی ڈیرہ غازی خاں۔

378- خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسٹر مذکور بوجہ تحریف قرآن مجید اور انکار حدیث نبی علیہ السلام و

اجماع ائمہ عظام بے شک اسلام سے خارج اور بلاشبہ کافر مرتد ہے۔

عبید اللہ عفی عنہ، مہتمم دار العلوم عبیدیہ وصدر اہل سنت و مفتی ڈیرہ غازی خاں۔

379- الجواب صواب بلا ارتیاب۔ قادر بخش مدرس دار العلوم عبیدیہ ڈیرہ غازی خاں۔

380- المجیب مصیب شمس الدین عفی عنہ نائب مفتی ڈیرہ غازی خاں۔

ڈیرہ اسماعیل خاں

381- عبد الکریم عفی عنہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔

لکی مروت۔ ضلع بنوں

382- فضل احمد غفر لہ، صدر مدرس دار العلوم اسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں۔

383- طلوع اسلام وغیرہ کی عبارات نظر سے گزریں، یقیناً ایسے عقیدہ والا شخص جو بھی ہو شرع محمدی میں کافر ہے، ایسے عقائد شرع محمدی کے منافی ہیں اور ایسے عقائد والا جو تائب نہ ہو چاہے غلام احمد پرویز ہو یا کہ غیر، دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کو مسلم سمجھنا ناجائز ہے۔

حررہ العبد الضعیف خان گل، ساکن دولت خیل مہتمم مدرسہ حزب الاحناف لکی مروت ضلع بنوں۔

384- المجیب مصیب، سکندر خاں بقلم خود۔

385- ایں جواب باصواب است، بندہ جمعہ خاں بقلم خود، نائب صدر مدرسہ مذکورہ۔

386- بے شک و یقیناً ایں جواب در حق کفر غلام احمد پرویز صحیح است۔

بندہ محمد خاں اول مدرس مدرسہ حزب الاحناف۔

چارسدہ

388- واضح اور لائح ہے کہ پرویز کے متعلق علماء امت محمدیہ کا متفقہ فتویٰ جن کے کفریات

صفحہ 22 سے 29 تک مشت نمونہ خروار ہیں بالکل صحیح ودرست ہے بلکہ جس کو اس حکم کے متعلق بعدفہم استفتاء اور جواب شک اور تردد باقی رہے وہ بھی عقائد دین اسلام سے خارج ہے۔حررہ مولوی رحمان الدین حنفی نقشبندی مجددی پڑنگ تحصیل چارسدہ۔

389- **الحمدلله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد فقد طالعت جُل تاليفات المومى اليه وجدته مجنونا افظع الجنون قبل ان يكون مارقا من الدين لا نه حرف نصوص الشرعيه القطعية و جحد و أول ضروريات الدين صرح الكفر البواح كما قيل۔**

و ابـــان عـــن كـــفـــر يـــنـــوع بـــعـــصـبة

و يـبـــوء بـــالاغـــلال و الاصـــفـــار

و انا العبدالعاصى عبدالرؤف والترنادى شيخ الحديث دارالعلوم چارسده

390- عبدالغفور عفی عنہ مہتمم دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

391- بندہ عنایت اللہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

392- محمد حسین عفی عنہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

393- عبدالرحمٰن عفی عنہ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

394- میاں محمد شفیع غفرلہ (فاضل دیوبند) نائب مہتمم دارالعلوم اسلامیہ۔چارسدہ

395- **البرويز المعهود رجل اضله الله على علم ، فمن يهديه بعد الله**

کتبہ الاحقر ابوالحسن مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔چارسدہ۔

396- بندہ محمد مطلع الانوار غفرلہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔چارسدہ۔

397- جنت گل عفی عنہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔چارسدہ۔

398- قمرزماں عفی عنہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔چارسدہ۔

399- احمد علی ساکن اتمان زئی مدرس دار العلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

400- فضل عظیم عفی عنہ مدرس دار العلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

401- محمد کریم غفرلہ مدرس دار العلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

402- فضل دین بقلم خود مدرس دار العلوم رحمانیہ پرانگ تحصیل چارسدہ۔

403- جنت میر خطیب مسجد شوگر ملز چارسدہ۔

404- محمد اللہ عفی عنہ بقلم خود چارسدہ۔

405- محمد حسن جان۔ پرانگ تحصیل چارسدہ۔

406- الاحوج الی فیض ربہ الجلیل محمد عبد الجلیل چارسدہ۔

407- فضل احکم، چھوٹا بازار جامع مسجد پرانگ تحصیل چارسدہ۔

408- حکیم حافظ محمد اسماعیل سابق مہتمم دار العلوم تعلیم القرآن پرانگ چارسدہ۔

409- المجیب مصیب وہو الحق الصریح مولوی فضل صمدانی چارسدہ۔

410- فضل واحد، مہتمم مدرسہ رحمانیہ ڈھکی چارسدہ۔

411- **الجواب المذکور الذی فی حق غلام احمد برویز بانه زندیق و ملحد صحیح لا ریب فیه و هو الذی اتخذ الهه هواء واخلد الی الارض فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یهلث او تترکه یلهث۔ فالله جل ذکره هدانی و هداه الله و سائر المسلمین۔**

محمد منیر عفی عنہ مدرس دار العلوم عربیہ رجڑ چارسدہ

412- غلام سرور ترنگزئی چارسدہ

413- شاہزادہ صاحب صدر مدرس دار العلوم عربیہ رجڑ چارسدہ

414- محمد حسن مدرس ترنگزئی چارسدہ

415- عبد المجید عمرزئی چارسدہ

416- فضل قدوس صدر مدرس تنگی چارسدہ

417- الجواب حق والحق ان یتبع۔ بندہ قاضی ابوالسعید الحاج رجڑ چارسدہ

418- سعید الحق غفرلہ مدرس رجڑ چارسدہ

419- بندہ محمد اسرائیل فاضل حقانیہ عفی عنہ مقام پڑپاؤ تحصیل چارسدہ۔

420- عبدالغفار فاضل حقانیہ پڑپاؤ تحصیل چارسدہ۔

421- سید رحمت گل عفی عنہ پڑپاؤ تحصیل چارسدہ۔

422- عبدالرزق مقام پڑپاؤ تحصیل چارسدہ

423- عبدالوارث پڑپاؤ تحصیل چارسدہ۔

424- عبدالرب پڑپاؤ تحصیل چارسدہ۔

425- بندہ غلام نبی پڑپاؤ تحصیل چارسدہ۔

426- صبیح الدین مہتمم دارالعلوم عربیہ رجڑ چارسدہ۔

427- گل فقیر مدرس دارالعلوم عربیہ رجڑ چارسدہ۔

428- غلام سرور مدرس دارالعلوم عربیہ رجڑ چارسدہ۔

429- عبدالحق (فاضل دیوبند) ترنگ زئی چارسدہ

430- اسرارالدین ترنگ زئی چارسدہ

431- سمیع الحق ترنگ زئی چارسدہ

432- شیر علی عفی عنہ عمرزئی چارسدہ۔

433- روح الامین غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئیچارسدہ۔

434- صاحبزادہ محمد رفیق عمرزئیچارسدہ۔

435- عنایت اللہ خاں عمرزئی چارسدہ۔

436- احمد جان عمرزئی چارسدہ۔

437- عبدالخالق عمرزئی چارسدہ۔

438- فضل مدرس تعلیم القرآنعمرزئی چارسدہ۔

439- میر گل سجادہ نشین حاجی محمد امین مرحوم مجاہد آباد چارسدہ

440- عبدالحلیم شاہ ناظم اعلیٰ جماعت تاجیہ صالحہ عمرزئی چارسدہ

441- عبدالصمد خطیب جامع مسجد چند تحصیل چارسدہ

442- صاحبزادہ عبدالباری (فاضل دیوبند) عمرزئیچارسدہ

443- عبدالرحیم مدرس دارالعلوم عمرزئی چارسدہ

444- مرزاعلیعمر زئی چارسدہ

445- فضل منان عمرزئی چارسدہ

446- حبیب الرحمٰن (فاضل دیوبند) عمرزئی چارسدہ

447- عبدالقدوس فاضل اسلامیہ چارسدہ موضع لیٹر پاؤ چارسدہ

448- بندہ کابل استاد سیبر پاؤ چارسدہ

449- بندہ نورالحسین ناظم تعلیمات و مدرس جامعہ اسلامیہ تنگیچارسدہ

450- مسکین عبدالروف مدرس جامعہ اسلامیہ تنگی چارسدہ

451- نورالحق خطیب جامع مسجد کاکاخیلاں تنگی چارسدہ

452- محفوظ اللہ تنگی نصرت زئیچارسدہ

453- عبدالعظیم مسجد خلیل الرحمٰن بادشاہ صاحب تنگی چارسدہ

454- محمد حبیب اللہ عفی عنہ، جامعہ اسلامیہ تنگی چارسدہ

455- بندہ زبیر گل مدرسہ دارالعلوم تنگی چارسدہ

456- محمد امین ناظم جامعہ اسلامیہ تنگی چارسدہ

457- رحمت اللہ جان مدرس تنگی چارسدہ

458- محمد اکبر خطیب مسجد خان صاحب تنگی چارسدہ

459- عبدالقدوس خطیب مسجد خان بہادر تنگی چارسدہ

460- غلام محمد خطیب زادگان تنگی چارسدہ

461- فضل مولی خطیب مسجد فاتح خیل تنگی چارسدہ

462- فضل جلیل خطیب خواجہ خیل تنگی چارسدہ

463- محمد زکریا ساکن نواکلی تنگی چارسدہ

464- عبدالجلیل خطیب مسجد خواجہ خیل تنگی چارسدہ

465- خلیل الرحمٰن ناظم جمعیت العلماء تنگی چارسدہ

466- محمد سعید فاضل دارالعلوم تنگی چارسدہ

دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی چارسدہ

467- محمد اسرائیل مہتمم دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی۔ چارسدہ

468- روح اللہ عفی عنہ ناظم دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی۔ چارسدہ

469- عبدالجلیل صدر مدرس دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی۔ چارسدہ

470- خلیل الرحمٰن مدرس دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی۔ چارسدہ

471- عبدالمنان عفا اللہ عنہ دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی۔ چارسدہ

472- عبدالسلام دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی۔ چارسدہ

473- عبدالباری دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی۔ چارسدہ

474- حبیب الرحمٰن دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی۔ چارسدہ

475- عبدالحنان دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی۔ چارسدہ

476- محمد فاضل دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی۔ چارسدہ

477- سمیع الحق دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی۔ چارسدہ

توقیعات علماء بلوچستان

کوئٹہ

478- مسٹر غلام احمد پرویز کی کفریات اور عقائد باطلہ روز روشن کی طرح سامنے آ چکے ہیں، جس کے بعد اس کے کفر میں شک وشبہ کی اب ذرہ برابر گنجائش نہیں رہی، ضروریات دین اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام سے انکار اور خرافات صاف بتا رہے ہیں کہ پرویز دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس بارے میں علماء امت کے متفقہ فتویٰ سے ہم پورا پورا اتفاق کرتے ہیں۔

عرض محمد مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ

479- محمد جان غفرلہ صدر مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

480- محمد ابوبکر غفر مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

481- محمد عبدالحی مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

482- محمد اشرف مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

483- عبدالقادر مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

484- احقر عبدالرحمٰن الکاشمیری مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

485- مفتی محمد امین اچکزی مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

486- مفتی محمود حسن غفرلہ مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نزد عیدگاہ ریلوے کالونی کوئٹہ

487- بندہ عبدالشکور خطیب جامع مسجد کوئٹہ۔

488- نور النبی خطیب جامع مسجد مارکیٹ کوئٹہ۔

489- غلام النبی صدر مدرس تجوید القرآن توغی روڈ۔ کوئٹہ

490- کتابچہ متفقہ فتوی جس میں تقریباً پانصد علماء کے دستخط وتصدیقات ہیں، ان حوالوں

کے مطابق اس قسم کے عقائد رکھنے والا، غلام احمد پرویز وغیرہ جو بھی ہوں دائرہ اسلام میں نہیں رہ سکتے۔

عبدالغفور مہتمم مدرسہ مظہر العلوم شالاں کوئٹہ

491- بندہ محمد منیر الدین عفی عنہ خطیب سنہری مسجد کوئٹہ

492- حبیب الرحمٰن غفرلہ مدرس مدرسہ فیض الاسلام کوئٹہ

493- محمد عبداللہ اجمیری کان اللہ لہ (استاذ الاساتذہ وشیخ المعقول والریاضی) صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالارہ کوئٹہ۔

494- بندہ نور محمد مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالارہ وپیش امام مسجد کباڑی مارکیٹ اسلام آباد کوئٹہ۔

495- عبدالعزیز مہتمم مدرسہ دار الرشاد، کوئٹہ۔

496- دوست محمد صدر مدرس مدرسہ دار الرشاد کوئٹہ۔

497- محمد عارف چشموی عفی عنہ مدرس مدرسہ دار الرشاد کوئٹہ۔

498- جلال الدین غوری مدرسہ دار الرشاد کوئٹہ۔

499- اختر محمد عفی عنہ مدرسہ دار الرشاد کوئٹہ۔

''مستونگ'' (قلات ڈویژن)

500- غلام احمد پرویز کے جو عقائد باطلہ منظر عام پر آ گئے ان کے پیش نظر وہ بلاشبہ کافر ہے اور جو بھی ایسے عقائد باطلہ رکھتے ہوں وہ بھی کافر خواہ کسے باشد

احقر العباد عبدالغفور عفا اللہ عنہ مہتمم۔ مدرسہ اسلامیہ حفظ قرآن مستونگ۔

501- خیر محمد عفی عنہ۔

502- عبدالخالق عفی عنہ۔

503- گل محمد غفرلہ، مدرسہ حفظ القرآن مستونگ۔

-504 احقر العباد امام الدین، ساکن مستونگ۔

-505 عبدالصمد سربازری۔(سابق قاضی القضاۃ ریاست قلات)

-506 احقر نور حبیب امام مسجد بازار قلات۔

-507 صالح محمد از مدرسہ جمالیہ نوشکی۔

-508 محمد صدیق از مدرسہ مفتاح العلوم۔

-509 احقر محمد یعقوب غفرلہ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ گرگینہ تحصیل مستونگ۔

-510 عبدالحلیم عفی عنہ۔

-511 عبدالروف (از علمائے سوات)

توقیعات علماء مکران

-512 رحمت اللہ کان اللہ لہ مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم سورو پنجگور ضلع مکران

-513 محمد عثمان صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم سورو پنجگور ضلع مکران

-514 عبدالجلیل کان اللہ لہ مدرس مدرسہ مفتاح العلوم سورو پنجگور مکران۔

-515 غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
احقر العباد غلام مصطفیٰ (قاضی)

-516 غلام احمد کے اعتقادات کفریات سے ہیں۔ برکت اللہ۔

-517 عبدالرحمٰن قاضی پنجگور۔

-518 اس قسم کے عقائد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگانا برحق ہے۔
احقر العباد محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ منبع العلوم پنجگور۔

-519 غلام احمد پرویز کافر ہے۔ احمد اللہ غفرلہ۔

-520 عبدالمجید پنجگور ضلع مکران۔

-521 خادم الاسلام عبدالواحد۔

توقیعات علماء آزاد کشمیر

522- محمد امیر الزماں۔ ناظم جمعیۃ العلماء اسلام آزاد کشمیر۔

523- مسٹر غلام احمد پرویز بلاشک مرتد ہے۔
عبدالقادر عفی عنہ مفتی دارالعلوم بلتستان موضع غواڑی ڈاک خانہ کریس براستہ سکردو آزاد کشمیر۔

524- محمد خلیل الرحمٰن عفی عنہ مہتمم دارالعلوم بلتستان موضع غواڑی براستہ سکردو آزاد کشمیر۔

525- عبدالرحیم مدرس دارالعلوم بلتستان موضع غواڑی براستہ سکردو آزاد کشمیر۔

526- محمد یونس مدرس دارالعلوم بلتستان موضع غواڑی براستہ سکردو آزاد کشمیر۔

527- مسٹر غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے غلام احمد قادیانی سے کم نہیں۔
محمد یونس اثری مہتمم دارالعلوم محمدیہ جامع اہل حدیث مظفر آباد (آزاد کشمیر)

توقیعات علماء مشرقی پاکستان

چاٹ گام

528- غلام احمد پرویز کے کفر والحاد اور زندقہ میں کسی قسم کا تردد اور شک نہیں ہے وہ بلاشک کافر وزندیق ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے یہ سب خیالات یقیناً کفر ہیں۔ ضروریات دین میں تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں۔ بندہ فیض اللہ عفا اللہ عنہ۔ ہاٹھ ہزاری مفتی اعظم مشرقی پاکستان

529- احقر الوریٰ محمد ابو جعفر مدرس مدرسہ حامی السنہ میکھل۔ چاٹ گام

530- الجواب صحیح نعم ما قال المفتی الاعظم ہاٹھ ہزاری۔ حررہ عبدالوہاب غفرلہ مہتمم مدرسہ معین الاسلام ہاٹھ ہزاری۔

531- عزیز اللہ عفی عنہ۔ مدرس مدرسہ حامی السنہ۔ ہاٹھ ہزاری

532- احمد شفیع غفرلہ السمیع خادم مدرسہ معین الاسلام ہاٹھ ہزاری

533- بندہ نادر الزماں۔ مدرس مدرسہ دار العلوم معین الاسلام نیشنل یونیورسٹی عربیہ عالیہ۔

534- اصاب ما اجاب۔ عبد القیوم غفرلہ۔ شیخ الحدیث مدرسہ دار العلوم ہاٹھ ہزاری۔

535- اصاب ما اجاب۔ محمد سلیمان غفرلہ۔ خادم مدرسہ دار العلوم ہاٹھ ہزاری۔

536- احمد عتیق عفا اللہ عنہ مدرسہ دار العلوم ہاٹھ ہزاری۔

537- تاوقتیکہ وہ تائب نہ ہوگا حکم مذکور اس پر شرعاً جاری رہے گا۔

احقر الوریٰ احمد الحق عفا اللہ عنہ۔ نائب مفتی۔ مدرسہ ہاٹھ ہزاری۔

538- احقر محمد علی مدرس مدرسہ دار العلوم ہاٹھ ہزاری۔

539- **لاشك فيما قاله العلماء المحققون فى حق ذلك الملحد۔فقط والسلام۔**

نذیر احمد شیخ الادب مدرسہ ہاٹھ ہزاری۔

540- محمد غلام الرحمٰن مہتمم مدرسہ منیر الاسلام۔ ابورھاٹ۔

541- محمد اسماعیل مہتمم ناصر الاسلام فتح پور۔

542- فیض احمد صدر مدرس ناصر الاسلام فتح پور۔

543- عبد الرحیم غفرلہ مدرس و ناظم تعلیمات ناصر الاسلام فتح پور۔

544- محمد فرقان محدث مدرسہ عالیہ سرکاری چاٹ گام شہر

545- محمد اسماعیل محدث مدرسہ عالیہ سرکاری چاٹ گام شہر

546- محمد شفیق احمد پرنسپل مدرسہ عالیہ دار العلوم چاٹ گام۔

547- احقر محمد اسماعیل مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم چاٹ گام ٹاؤن

548- المجیب مصیب احقر الانام محمد نور الاسلام محدث چاٹ گام ٹاؤن

549- القول حق ما قال العلماء۔ بندہ محمد یونس مدرس چاٹ گام ٹاؤن

550- لاریب فی کفرہ۔ محمد مسعود الحق کان اللہ لہ۔ شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم۔

551- لاشک فی کفر غلام احمد پرویز۔ احقر محمد اسحاق عفا اللہ عنہ مدرس

552- المجیب مصیب۔ احقر عبدالرحمٰن عفی عنہ۔

553- الجواب صحیح۔ صدیق احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ فیض العلوم بریتلی۔ ضلع چاٹ گام۔

554- لاریب فی صحۃ ہذا الجواب محمد ابراہیم مدرسہ اسلامیہ تیکناف ضلع چاٹ گام۔

مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

555- خادم العلم والعلماء علی احمد الخیلی الاسلام آبادی غفرلہ استاذ المدرسہ۔

556- ایسے عقائد کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ محمد اسحاق غفرلہ۔ شیخ الحدیث والادب۔

557- احقر محمد یونس کان اللہ لہ۔ مہتمم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ۔

558- لاشک فی کفرہ۔ العبد محمد دانش خادم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ۔

559- بندہ امیر حسین شیخ الحدیث مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ۔

560- غلام احمد پرویز کے کفر والحاد کے متعلق میری بھی وہی رائے ہے جس کی تصریح حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب۔ متعنا اللہ بطول بقاءہ نے فرمائی ہے اللہ اس کو دوبارہ دولت ایمان نصیب فرمائے۔

بندہ محمد ابراہیم غفرلہ۔ خادم دارالافتاء مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ۔

561- احقر سلطان احمد غفرلہ۔ مدرسہ عبیدیہ حافظ العلوم نانوپور۔

562- احقر بدل سبحان، خادم مدرسہ عبیدیہ حافظ العلوم نانوپور۔

563- احقر سلطان احمد غفرلہ۔ مدرس مدرسہ حسینیہ۔ راجگھاٹا۔ ساتکانیہ۔

564- احقر احمد حسن مہتمم مدرسہ جیری چاٹ گام۔

565- احقر الزماں محمد یعقوب غفرلہ۔ مدرسہ انوار العلوم چاٹ گام

566- احقر عبدالمنان عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دارالعلوم چاٹ گام

567- احقر محمد یوسف غفرلہ اسلام آبادی مہتمم مدرسہ محمودیہ مدینۃ العلوم۔ باتھوہ

568- احقر العباد شفیق الرحمٰن مدرسہ تجوید القرآن فقیرہاٹ۔

569- لاشک فی کفرہ۔ محمود احمد ظفر۔ چاٹ گام

570- محمد ہارون غفرلہ مہتمم مدرسہ عزیز العلوم بابونگر۔ چاٹ گام

571- محمد حفاظت الرحمٰن غفرلہ مہتمم مدرسہ حسینیہ۔ راجگھاٹا۔ چاٹ گام

572- فضل احمد غفرلہ۔ خادم مدرسہ رشید آباد۔ بشارت نگر

573- احقر عبدالقدوس مدرس مدرسہ معاون الاسلام۔ شرف بھاٹا

574- احقر الناس سید احمد عفا اللہ عنہ۔ مہتمم مدرسہ بحر العلوم درویش کاٹا۔

575- بندہ محمد حسن غفرلہ۔ مہتمم مدرسہ عالیہ ساتکانیہ۔

576- رشید احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ اسلامیہ کٹگرام۔

577- احمد الرحمٰن غفرلہ خادم مدرسہ عین الاسلام۔ فتح نگر

سلہٹ

578- عبدالکریم اسلام آبادی ۔سلہٹ

579- ریاست علی مہتمم مدرسہ راناپنگسلہٹ

580- عبدالرحیم مدرسہ رانا پنگ سلہٹ

581- عبدالغفار مدرسہ رانا پنگ سلہٹ

582- عبدالرحیم جیریار مدرسہ رانا پنگ سلہٹ

583- مشاہد علی محدث (شیخ الحدیث کناہی گھاٹ) سلہٹ

584- نصیب احمد صدر مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باڑی سلہٹ

585- احمد حسینی۔ مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باڑی سلہٹ

586- عبداللطیف مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باڑی سلہٹ

587- عبدالحنان مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باڑی سلہٹ

588- عبدالرحیم مدرسہ امدادالعلوم جھنگہ باڑی سلہٹ

589- محمد یعقوب مدرسہ جامع العلوم گاسباڑی سلہٹ

590- ادریس احمد مدرسہ جامع العلوم گاسباڑی سلہٹ

591- شفیق الحق مدرسہ جامع العلوم گاسباڑی سلہٹ

592- عبدالغنی مفتی مدرسہ جامع العلوم گاسباڑی سلہٹ

593- عبدالحکیم فولباڑی مدرسہ سلہٹ۔

594- عبدالرحیم فولباڑی مدرسہ سلہٹ۔

595- جمشید علی فولباڑی مدرسہ سلہٹ۔

596- امجد علی مہتمم مدرسہ راجہ گنج سلہٹ

597- رحمت اللہ استاد الحدیث مدرسہ رانا پنگ سلہٹ

598- منور علی مدرسہ رانا پنگ سلہٹ

599- جمشید علی مدرسہ رانا پنگ سلہٹ

600- سکندر علی مدرسہ رانا پنگ سلہٹ

601- محمد طاہر مدیر مدرسہ عربیہ حسینیہ سلہٹ

602- عبدالرشید مدرسہ عربیہ حسینیہ سلہٹ

603- محمود الرحمٰن زکی گنج سلہٹ

604- عبیدالحق زکی گنج سلہٹ

605- رضوان علی مدرسہ باگھا سلہٹ

606- اکبر علیمدرسہ باگھا سلہٹ

607- ابراہیم مدرسہ باگھا سلہٹ

608- عبدالواحد مدرسہ باگھا سلہٹ

609- عبدالمصور مدرسہ باگھا سلہٹ

610- محمد الیاس مدرسہ باگھا سلہٹ

611- مسعود مدرسہ باگھا سلہٹ

612- عبدالعزیز مدرسہ باگھا سلہٹ

613- عبداللطیف مدرسہ باگھا سلہٹ

614- شمس الدین پھولباڑی سلہٹ

615- لطف الرحمٰن مدرسہ پھولباڑی سلہٹ

616- عبدالرحمٰن مدرسہ پھولباڑی سلہٹ

617- اشرف علی دھومندل سلہٹ

618- مسیح الرحمٰن دھومندل سلہٹ

619- مظفر حسین بنیاچنگ سلہٹ

620- محمد اسماعیل بنیاچنگ سلہٹ

621- برہان الدین بنیاچنگ سلہٹ

622- عبدالقدوس بنیاچنگ سلہٹ

623- عبدالشہید مدرسہ امام باڑی سلہٹ

624- نورالحق مدرسہ میرپور سلہٹ

625- شریف الدین مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

626- خلیل الرحمٰن مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

627- مصباح الزماں مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

628- عبدالرحمان مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

629- مقدس علی مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

630- عبدالمومن مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

631- مطیع الاسلام مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

632- فیض الحسین لکھائی مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

633- عبدالروف مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

634- جمیل احمد مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

635- آفتاب الزماں مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

636- مطہر علی مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

637- عبدالحمید مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

638- ارشادالرحمٰن مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

639- احمد علی مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

640- حسین احمد بارہ کوٹی سلہٹ

641- منظور احمد مدرسہ باگھا سلہٹ

642- عبدالجلیل مدرسہ باگھا سلہٹ

643- لطف الرحمٰن برنوی سلہٹ

644- حبیب الرحمٰن سلہٹ

645- علی اکبر بنیاچنگ سلہٹ

646- عبدالحمید مدرسہ عالیہ بنیاچنگ سلہٹ

647- علاءالدین بنیاچنگ سلہٹ

648- فرخ حسین بنیاچنگ سلہٹ

649- رمیض الدین سابق پرنسپل مدرسہ عالیہ گورنمنٹ سلہٹ شہر

650- ہرمزاللہ سابق شیخ الحدیث مدرسہ عالیہ گورنمنٹ سلہٹ شہر
651- عبدالمتین چودھری پھولباڑی سلہٹ
652- عبدالمنان ہمتن پور سلہٹ
653- عبدالنور محدث مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ
654- حبیب اللہ مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ
655- عبدالرحمٰن مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ
656- منیرالدین مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ
657- عبدالسلام مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ
658- عبدالباری سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ
659- سعداللہ مدرس مدرسہ عالیہ مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ
660- شفیق الرحمٰن مدرسہ عالیہ مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ
661- عبدالغنی نوری۔ نالی ہوری مولوی بازار سلہٹ
662- عبدالمنان صدر مدرس مدرسہ نالی ہوری مولوی بازار سلہٹ
663- عطاءالرحمٰن مدرس نالی ہوری مولوی بازار سلہٹ
664- عبدالخالق صدر مدرس بھاؤ گاؤں مدرسہ مولوی بازار سلہٹ
665- رئیس الدین مدرس بھاؤ گاؤں مدرسہ مولوی بازار سلہٹ
666- عطاءالرحمٰن مدرس کلیار گاؤں مولوی بازار سلہٹ
667- عبدالباری آج منی سلہٹ
668- عبدالرحیم سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ شائستہ گنج سلہٹ
669- عرفان علی مدرس مدرسہ عالیہ شائستہ گنج سلہٹ
670- عبدالعزیز مدرس مدرسہ عالیہ شائستہ گنج سلہٹ

671- عبدالخالق مدرس مدرسہ عالیہ شائستہ گنج سلہٹ

672- غلام یزدانی مدرس مدرسہ عالیہ شائستہ گنج سلہٹ

673- روشن علی مدرس مدرسہ عالیہ شائستہ گنج سلہٹ

674- تبارک علی مہتمم وصدر مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم باہوبل سلہٹ

675- عبدالرحیم مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم باہوبل سلہٹ

676- عبدالباری علاپور سلہٹ

677- مصرف خاں بڑوئی اوری سلہٹ

678- امتیاز علی بڑوئی اوری سلہٹ

679- بشیرالدین ''کولاوَڑا'' مولوی بازار سلہٹ

680- احمد حسین ''کولاوَڑا'' مولوی بازار سلہٹ

681- عبدالخالق ''کولاوَڑا'' مولوی بازار سلہٹ

682- سراالنبی ''کولاوَڑا'' مولوی بازار سلہٹ

683- عبدالصمد ''کولاوَڑا'' مولوی بازار سلہٹ

684- مسعود احمد ''کولاوَڑا'' مولوی بازار سلہٹ

685- عبدالقادر خائکال سلہٹ

686- صدیق احمد خائکال سلہٹ

687- عبدالحی دینارپور سلہٹ

688- عبدالشہید دینارپور سلہٹ

689- عبدالمنان دینارپور سلہٹ

690- عبدالقادر مفتی دینارپور سلہٹ

691- امین الدین سنام گنج سلہٹ

692- عبدالحق سنام گنج سلہٹ

693- شبیر احمد سنام گنج سلہٹ

694- عبدالسبحان سنام گنج سلہٹ

695- عبدالباری سنام گنج سلہٹ

696- ساجدالرحمٰن سنام گنج سلہٹ

697- مقبول علی سنام گنج سلہٹ

698- عزیزالرحمٰن سنام گنج سلہٹ

699- عبدالرحمٰن سنام گنج سہلٹ

700- شمس الاسلام سنام گنج سلہٹ

701- عبدالملک سنام گنج سلہٹ

702- اشرف علی مولوی بازار سلہٹ

703- ریحان الدین مولوی بازار سلہٹ

704- لطف الرحمٰن مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ

705- مخلص الرحمٰن رائے دھر سلہٹ

706- عبدالحی رائے دھر سلہٹ

707- عبداللطیف رائے دھر سلہٹ

708- تفضّل حسین رائے دھر سلہٹ

709- عبدالرزاق گوھاڑوا باہوبل سلہٹ

710- تاج الاسلام گوھاڑوا باہوبل سلہٹ

711- عبدالخالق ساتپاڑیا سلہٹ

712- صغیرالدین صدر مدرس پوٹی جوڑی مدرسہ سلہٹ

713- بایزید مدرس پوٹی جوڑی مدرسہ سلہٹ

714- شمس الدین مدرس پوٹی جوڑی مدرسہ سلہٹ

715- عبدالرشید مدرس پوٹی جوڑی مدرسہ سلہٹ

716- ریحان الدین ایم ایم لکھائی سلہٹ

617- لطف الرحمٰن لکھائی سلہٹ

718- عبدالرحمٰن لکھائی سلہٹ

719- اسماعیل لکھائی سلہٹ

720- ابراہیم لکھائی سلہٹ

721- حبیب الرحمان زکی گنج سلہٹ

722- بدرالعالم مغلہ بازارسلہٹ

723- یوسف مغلہ بازارسلہٹ

724- عبدالوحد مغلہ بازار سلہٹ

725- عبدالرزاق گول گاؤں سلہٹ

726- یوسف صاحب چودھری رسید پور سلہٹ

727- عبدالمنان سیتاجوڑی سلہٹ

728- ثمرالدین سیتاجوڑی سلہٹ

729- واحدالاسلام چودھری وزیرپور سلہٹ

730- عبدالنور وزیرپور سلہٹ

731- عثمان بنیاچنگ سلہٹ

732- شفیق بنیاچنگ سلہٹ

733- غلام قدوس بنیاچنگ سلہٹ

734- غلام کریم بنیاچنگ سلہٹ

735- غلام رحمٰن بنیاچنگ سلہٹ

736- محرم بنیاچنگ سلہٹ

737- امیر الزماں گوئی بنیاچنگ سلہٹ

738- مفتی احرار الزماں گوئی بنیاچنگ سلہٹ

739- عبدالمنان گوئی بنیاچنگ سلہٹ

740- صدیق الباری گوئی بنیاچنگ سلہٹ

741- رفیق ڈھلیا بنیاچنگ سلہٹ

742- عبدالحلیم ڈھلیا بنیاچنگ سلہٹ

743- عبدالمنان گوئی بنیاچنگ سلہٹ

744- عبدالواحد چودھری شاہ پور بنیاچنگ سلہٹ

745- شرف الدین باہوبل سلہٹ

746- عبدالمجید شپپاشہ باہوبل سلہٹ

747- مقبول حسین دلوا باہوبل سلہٹ

748- اشرف علی دلوا باہوبل سلہٹ

749- عرفان علی دلوا باہوبل سلہٹ

750- عبدالرشید باگڈورا باہوبل سلہٹ

751- عبدالجبار راغب پاشہ میر پور سلہٹ

752- عبدالرحمٰن راغب پاشہ میر پور سلہٹ

753- عبدالحق راغب پاشہ میر پور سلہٹ

754- فضل الرحمٰن راغب پاشہ میر پور سلہٹ

755- نورالحسین راغب پاشہ میرپور سلہٹ

756- عبداللطیف پھول تلی سلہٹ

757- اشرف علی شائستہ گنج سلہٹ

758- سراج الحق پوران گاؤں نبی گنج سلہٹ

759- عبدالرحمٰن پوران گاؤں نبی گنج سلہٹ

760- سراج الاسلام سریمت پور نبی گنج سلہٹ

761- عبدالنور سریمت پور نبی گنج سلہٹ

762- رمیض الدین سریمت پور نبی گنج سلہٹ

763- عبدالمنان خواجہ خیر نبی گنج سلہٹ

764- عبدالمتین ضیاپور نبی گنج سلہٹ

765- علی اصغر نوری ضیاپور نبی گنج سلہٹ

766- سلیمان حبیب گنجسلہٹ

767- رفیق الدین حبیب گنج سلہٹ

768- عبدالباری حبیب گنج سلہٹ

769- سلیمان بھانوگاج حبیب گنج سلہٹ

770- منصف علی کرامتیہ مدرسہ بھانوگاج حبیب گنج سلہٹ

771- مصطفےٰ علی لہرج پور نبی گنجسلہٹ

772- عزت علی قاطعہ مدرسہ لہرج پور سنام گنجسلہٹ

773- نورالدین محدث گوہر پور سلہٹ

774- نظیر احمد گوہر پور سلہٹ

775- عثمان مولوی بازار سلہٹ

776- حبیب الرحمٰن آپر کگابلا مولوی بازار سلہٹ

777- محمد اسحاق دولت پور حبیب گنج سلہٹ

778- عبدالشہید خاں صادق پور حبیب گنج سلہٹ

779- اکبر علی مٹھور چک حبیب گنج سلہٹ

کملاّ (ضلع تر پورہ)

780- سراج الاسلام شیخ التفسیر مدرسہ برہمن بریا

781- محمد ریاضت اللہ (مفتی و مدرس) مدرسہ برہمن بریا

782- مطیع الرحمان ناظم مدرسہ برہمن بریا

783- نوراللہ ڈھاکوی مدرس مدرسہ برہمن بریا

784- ارشاد الاسلام مدرس مدرسہ برہمن بریا

785- عبدالنور مدرس مدرسہ برہمن بریا

786- عبداللطیف مدرس مدرسہ برہمن بریا

787- عبدالمجید مدرس مدرسہ برہمن بریا

788- رستم مدرس مدرسہ برہمن بریا

789- عبدالباری مدرس مدرسہ برہمن بریا

790- منیر الزماں مالیتھا مدرسہ برہمن بریا

791- ثناءاللہ ناصر نگر برہمن بریا

792- اشرف علی ناصر نگر برہمن بریا

793- عبدالرحیم تیلی نگر برہمن بریا

794- محمد اسماعیل محی الدین نگر برہمن بریا

795- میزان الرحمٰن محی الدین نگر برہمن بریا

796- سعید الرحمٰن بھوبن برہمن بریا

797- دلاور حسین (محدث) بھوبن برہمن بریا

798- عبدالباری صدر مدرس مدرسہ عالیہ تال شہر

799- عبدالرحمٰن سرائیل۔

800- محمد علی سرائیل

801- محمد تاج الاسلام صدر مدرس مدرسہ ہرش پور سہلٹ

802- امین الاسلام (نومسلم) چھتیاں سلہٹ

803- محمد علی بوالیہ کملا

804- اختر الزماں مدرسہ اسلامیہ پہاڑ پور

805- قربان علی محدث برورا مدرسہ کملا

نواکھالی

806- محمد عبدالغنی محدث اول مدرسہ عالیہ اسلامیہ

807- محمد ابوالخیر غفرلہ شیخ التفسیر مدرسہ عالیہ اسلامیہ

808- محمد غلام سرور غفرلہ خادم مدرسہ عالیہ اسلامیہ

809- محمد قاسم غفرلہ محدث مدرسہ عالیہ اسلامیہ

810- محمد خورشید عالم محدث مدرسہ کرامتیہ عالیہ

811- احقر محمد عتیق اللہ خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ

812- محمد عبدالخالق غفرلہ مدرسہ کرامتیہ عالیہ

813- محمد نور اللہ غفرلہ مدرسہ کرامتیہ عالیہ

814- محمد ناظم عفی عنہ مدرسہ کرامتیہ عالیہ

815- محمد عبدالرشید غفرلہ محدث مدرسہ عالیہ

816- محمد ابوبکر صدیق مدرس مدرسہ عالیہ

817- محمد مبارک اللہ غفرلہ مفتیمدرسہ عالیہ

818- احقر محمد دلیل الرحمٰن مدرس مدرسہ عالیہ

819- محمد عبدالسبحان غفرلہ خادم مدرسہ اسلامیہ

820- محمد ابوالمنصور غفرلہ مدرسہ اسلامیہ

821- محمد عبدالرحمٰن غفرلہ مدرسہ اسلامیہ

822- محمد بذل الرحمٰن غفرلہ مدرسہ اسلامیہ

823- محمد نوراللہ عفی عنہ خادم الحدیث مدرسہ عالیہ کرامتیہ وخطیب الجامع بالبلد۔

824- نوراحمد خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ

825- محمد فضل الرحمٰن مدرسہ کرامتیہ عالیہ

826- عبدالعزیز عفی عنہ متوطن تبتلی

827- عبدالحفیظ عفااللہ عنہ۔ اشرف المدارس تبلی۔

828- محمد عبیدالحق عفی عنہ۔ پرنسپل مدرسہ عالیہ فینی وناظم جمعیۃ المدرسین مشرقی پاکستان۔

829- محمد عبدالمنان عفی عنہ۔ محدث اول مدرسہ عالیہ فینی۔

830- محمد ابراہیم کتب خانہ اسلامیہ فینی۔

831- محمد ابراہیم ناظم مدرسہ عالیہ فینی وسابق ممبر اسمبلی مشرقی پاکستان۔

832- محمد عبداللطیف مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی

833- محمد ابراہیم غفرلہ مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی

834- محمد نوراسلام مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی

835- محمد شمس الحق غفرلہ مہتمم مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی

836- احقر محمد عبدالمتین خادم مدرسہ عزیزیہ اسلامیہ نارائن پور

837- بیشک ایسے عقائد باطلہ کفر ہیں۔ محمد عبدالملک مہتمم مدرسہ اشرفیہ۔ پھول غازی۔

ڈھاکہ

838- عزیز الحق خادم حدیث جامعہ قرآنیہ۔

839- محمد عبدالرحیم (13) کارکن باڑی لین۔

840- نور محمد اعظمی۔

841- شمس الحق پرنسپل جامعہ قرآنیہ شاہی مسجد لال باغ۔

842- محمد علی اکبر غفرلہ۔ سابق محدث مدرسہ اشرف العلوم۔

843- محمد عبدالمعز مفتی مدرسہ لال باغ۔

844- محمد عبدالکبیر خادم مدرسہ لال باغ

845- احقر محمد اللہ غفرلہ محدث جامعہ قرآنیہ لال باغ و خطیب شاہی مسجد

846- صلاح الدین جامعہ قرآنیہ۔ لال باغ

847- ہارون جامعہ قرآنیہ۔ لال باغ

848- ہدایت اللہ محدث جامعہ قرآنیہ۔ لال باغ

849- حشمت اللہ محدث جامعہ قرآنیہ۔ لال باغ

850- عبدالمجید جامعہ قرآنیہ۔ لال باغ

851- نور الحق جامعہ قرآنیہ۔ لال باغ

852- محمد معیار الدین نل گاؤں ڈھاکہ

میمن سنگھ

853- اطہر علی صدر جامعہ امدادیہ کشور گنج

854- احمد علی خاں مہتمم جامعہ امدادیہ کشور گنج

855- عبدالاحد قاسمی صدر مدرس جامعہ امدادیہ کشور گنج

856- محمد علی مفتی و محدث جامعہ امدادیہ کشور گنج

857- محمد علی ناظم و محدث جامعہ امدادیہ کشور گنج

858- احسان الحق جامعہ امدادیہ کشور گنج

859- عبدالخالق پرنسپل ہیبت نگر عالیہ مدرسہ کشور گنج

860- امین الحق محدث ہیبت نگر عالیہ مدرسہ کشور گنج

861- اسرائیل مدرس ہیبت نگر عالیہ مدرسہ کشور گنج

862- الطاف حسین مدرس ہیبت نگر عالیہ مدرسہ کشور گنج

863- میزان الرحمٰن مدرس ہیبت نگر عالیہ مدرسہ کشور گنج

864- منظور الحق مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم نتر وکونہ

865- عبدالصمد محدث مدرسہ اشرف العلوم بالیہ۔

866- ضیاء الحق محدث مدرسہ غفوریہ دارالسلام اسلام پور۔

867- عبدالقدوس مہتمم بانشوان کبیر پور مدرسہ عالیہ۔

868- انوارالرحمٰن مہتمم درگاہ پور مدرسہ۔

869- منیرالدین ناظم انوار العلوم ناجورہ ہاتھ شیر گنج۔

870- قطب الدین مدرس انوار العلوم ناجورہ ہاتھ شیر گنج۔

871- عبدالرحمٰن مدرس عراف العلوم کیسکوتی شیر گنج۔

872- احقر الناس، حسین احمد مدرسہ دارالسلام سہاگی۔

873- احقر الناس، محمد واعظ الدین لکھی پور اشاعت العلوم مدرسہ۔

874- محمد عبدالمطالب شام پور مدرسہ۔

875- محمد نبی حسین غفرلہ دارالسلام مدرسہ رنگینگہ پور۔

876- محمد غلام یاسین ناظم برادریہ صدیقیہ مدرسہ نانکائیل۔

877- ریاض الدین احمد مہتمم مدرسہ اسلامیہ تلولی ضلع مومن شاہی۔

878- محمد ابوالہاشم غفرلہ مہتمم مدرسہ جامع حسینیہ میرزاپور مومن شاہی۔

879- محمد سلامت اللہ غفرلہ قاسم العلوم۔ بانسانی۔ بھونیانر بازار۔

880- محمد عبدالجبار یورب دھولا۔ اکند شریف۔

881- محمد عبدالسلام مدرس باہتراجامعہ امدادیہ پوسٹ شاکوائی۔

882- سید شبلی فرقانی مہتمم بنارتریارا اسلامیہ مدرسہ۔ ڈاک خانہ نادینہ۔

883- محمد ابراہیم مدرسہ اشرفیہ کیندوا۔

884- محمد منیر الدین مدرسہ اشرفیہ کیندوا۔

885- محمد شمس الدین ناظم مدرسہ جامعہ مصطفویہ۔ دتو کاون۔

886- محمد سفیر الدین ناظم مدرسہ امداد دار العلوم باکندیہ۔

887- جعفر احمد ناظم مدرسہ دار العلوم ندی آئیل پوسٹ نندائیل۔

888- محمد سعید الرحمٰن مہتمم مدرسہ مصباح العلوم مہی نند۔ بہاشکر خیلا۔

889- مظفر احمد مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند۔ بہاشکر خیلا۔

890- عبدالجلیل مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند۔ بہاشکر خیلا۔

891- آفتاب الدین مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند۔ بہاشکر خیلا۔

892- عبدالحلیم مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند۔ بہاشکر خیلا۔

893- محمد عبدالباطن سہاگی مدرسہ۔

894- محمد سلیمان سہاگی مدرسہ۔

895- عبدالحکیم۔ ساکن جیکا تلا۔ سہاگی مدرسہ۔

896- محمد سلیمان ساکن گایوتا۔ سہاگی مدرسہ

897- رفیق اللہ بریسال۔سہاگی مدرسہ

898- مفیض الدین مہیش پور۔

899- محمد عبدالرشید مریض پور۔سہاگی

900- محمد حسین علی خطیب جامع مسجد صاحب نگر سہاگی

901- محمد علی نانداٸیل روڈ جامع مسجد صاحب نگر سہاگی

902- احمد علی خطیب مانور جامع مسجد۔ڈاکخانہ کمارول۔

903- شمس الہدیٰ خطیب جریادہ۔جامع مسجد۔ڈاک خانہ۔سہاگی

904- غیاث الدین ساکن جریارہ سہاگی

905- عبدالجبار ساکن یکایونا سہاگی

906- اشرف علی ساکن فانور کارول

907- محمد ابوالحسین ساکن جریارہ سہاگی

908- محمد سعد اللہ ساکن بتاجور جمال پور

909- عبدالجلیل ساکن بکایونا سہاگی

910- عبدالرحمٰن فقیر ساکن ہاروا ترجورا

911- حسین علی خطیب جامع مسجد شرشیرہ۔

912- شاہد علی مہتمم فرقانیہ مدرسہ داکوراشرینہ۔

913- عبدالحی خطیب جامع مسجد مہیش پور۔

914- رئیس الدین خطیب مالی رتی جامع مسجد کمارول۔

915- مجیب الرحمٰن مدرس اول ماتذ کھاین مدرسہ۔ڈاک خانہ نیل گنج۔

916- عبدالرشید خاں مدرس ماتذ کھاین مدرسہ۔ڈاک خانہ نیل گنج۔

917- عبدالرزاق مدرس ماتذ کھاین مدرسہ۔ڈاک خانہ نیل گنج۔

918- نورالدین ناظم مدرسہ دارالعلوم میمن سنگھ شہر

919- میاں حسین محدث مدرسہ دارالعلوم میمن سنگھ شہر

920- اختر الدین مدرس مدرسہ دارالعلوم میمن سنگھ شہر

921- وقاص علی مدرس مدرسہ دارالعلوم میمن سنگھ شہر

922- اکبر حسین محدث مدرسہ دارالعلوم میمن سنگھ شہر

923- یونس مدرس مدرسہ دارالعلوم میمن سنگھ شہر

924- مجیب الرحمٰن مہتمم مدرسہ دارالعلوم میمن سنگھ شہر

925- عبدالحمید ہیڈ مولوی شام گنج اسکول

926- محمد عمران بھونیاں مہتمم مدرسہ اسلامیہ دہرا

927- سلطان احمد ناظم کوکائیل مدرسہ

928- نور محمد ساکن تانکورا

929- عبدالغفور۔

930- محمد ظاہر الدین دارالعلوم مدرسہ شہلا

931- محمد امان اللہد ارالعلوم مدرسہ شہلا

932- محمد لقمان اسلام پور مدرسہ شہلا

933- محمد مختار الدین ہوکلہ اسلامیہ مدرسہ شہلا

934- شمس الدین

935- عبدالغفور

936- رستم علی

937- حسین احمد

938- عبدالرب

939- محمد علی چودھری پروفیسر نصیر آباد کالج

940- ابوالکلام جلال الدین پرفیسر نصیر آباد کالج

941- فیض الدین امام بڑی مسجد

942- محبّ الرحمٰن محدث مکتا کاجھ عالیہ مدرسہ

943- حبیب الرحمٰن مدرس مکتا کاجھ عالیہ مدرسہ

944- انیس الرحمٰن مکتا کاجھ عالیہ مدرسہ

945- محمد عبدالسلام مدرسہ دارالعلوم سہا کی

946- محی الدین مدرسہ دارالعلوم سہا کی

947- عبدالاول مدرسہ دارالعلوم سہا کی

948- زین العابدین مدرسہ دارالعلوم سہا کی

949- عبدالحکیم مدرسہ دارالعلوم سہا کی

950- عبدالغفور مدرسہ دارالعلوم سہا کی

951- عبدالغنی مدرسہ دارالعلوم سہا کی

952- محمد شمس الدین القاسمی مدرسہ دارالسلام سہا کی

بریسال ضلع

953- محمد یاسین عفی عنہ۔ عباداللہ مسجد شہر بریسال

954- محمد بشیر اللہ اطہری امام جامع مسجد شہر بریسال

955- محمد نور الزماں بریسالی سابق نائب ناظم جمعیت علماء اسلام ہند

956- محمد عبداللطیف خادم مدرسہ محمودیہ بریسال شہر

957- محمد یونس مدرسہ محمودیہ بریسال شہر

958- عبدالمتین مدرسہ محمودیہ بریسال شہر

959- عبدالقادر خادم مدرسہ محمودیہ بریسال شہر

960- عبدالمنان مدرسہ محمودیہ بریسال شہر

961- ممتاز الدین مہتمم مدرسہ ناظر پور بریسال شہر

962- حاتم احمد مدرسہ ناظر پور بریسال شہر

علماء جسر

963- قاضی سخاوت حسین امام جامع مسجد جسر

964- شمس العالم۔ مدرسہ دار العلوم جسر

965- عبدالحلیم مدرسہ دار العلوم جسر

966- امجد حسین مدرسہ دار العلوم جسر

967- رکن الزماں مدرسہ دار العلوم جسر

968- عبدالروف مدرسہ دار العلوم جسر

969- عبدالرزاق مدرسہ دار العلوم جسر

970- ابوالحسن محدث مدرسہ دار العلوم جسر

971- شمس الرحمان مدرسہ دار العلوم جسر

972- جلال الدین مدرسہ دار العلوم جسر

973- عیسی روح اللہ مدرسہ دار العلوم جسر

974- انوار اللہ مدرسہ دار العلوم جسر

975- مقبول احمد مدرسہ دار العلوم جسر

976- محمد قاسم مدرسہ دار العلوم جسر

977- منصور احمد مدرسہ دار العلوم جسر

فرید پور

978- عبدالعلی خطیب کوٹ مسجد فرید پور

979- حسین احمد امام جامع مسجد گو پال گنج ضلع فرید پور

980- محمد عبدالحفیظ کو ہر راز کہ مدرسہ خادم العلوم یات کاتی

981- محمد عبدالستار غفرلہ استاد مدرسہ خادم العلوم یات کاتی

982- شفیع اللہ استاد مدرسہ خادم العلوم یات کاتی

983- عبدالمقتدر احمد استاد مدرسہ خادم العلوم یات کاتی

984- عبدالمنان استاد مدرسہ خادم العلوم یات کاتی

985- محمد نور الحق استاد مدرسہ خادم العلوم یات کاتی

986- محمد عبدالباری استاد مدرسہ خادم العلوم یات کاتی

987- محمد مشرف حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ خادم العلوم یات کاتی

988- محمد اشرف علی مدرس مدرسہ خادم العلوم یات کاتی

مدرسہ محی الاسلام جسر

989- محمد انور مدرسہ محی الاسلام جسر

990- عبدالستار مدرسہ محی الاسلام جسر

991- علی احمد مدرسہ محی الاسلام جسر

992- محمد یونس مدرسہ محی الاسلام جسر

993- جلال الدین مدرسہ محی الاسلام جسر

994- عبدالمنان مدرسہ محی السلام جسر

995- عبدالملک مدرسہ محی الاسلام جسر

996- عبدالمقیت مدرسہ محی الاسلام جسر

997- خواجہ عبدالمجید مدرسہ محی الاسلام جسر

998- عتیق الرحمٰن مدرسہ محی الاسلام جسر

کھلنا

999- عزیز الرحمٰن مہتمم مدرسہ ادیپور

1000- خلیل احمد مدرسہ ادیپور

1001- فہیم الدین مدرسہ ادیپور

1002- عبد القادر مدرسہ عالیہ کھلنا شہر

1003- محمد اسحاق مفتی مدرسہ عالیہ کھلنا شہر

1004- عبد الستار مدرسہ عالیہ کھلنا شہر

1005- عبد الرحمٰن مدرسہ عالیہ کھلنا شہر

1006- محمد شوکت علی مدرسہ عالیہ کھلنا شہر

1007- عبد اللطیف مہتمم مدرسہ اسلامیہ کھلنا شہر

1008- عبد العزیز امام جامع مسجد کھلنا

1009- عبد الاول جامع مسجد کھلنا

1010- مذکر الباری جامع مسجد کھلنا

1011- حسین احمد جامع مسجد کھلنا

بقیہ کملا ضلع

1012- محمد عبد الحق خطیب جامع مسجد پوران بازار چاندپور

1013- محمد وحید الدین ناظم مدرسہ قاسم العلوم چاندپور

1014- احقر محمد علی مفتی مدرسہ قاسم العلوم چاندپور

1015- ابو الفیض مدرسہ قاسم العلوم چاندپور

1016- قاری ابو الخیر مدرسہ قاسم العلوم چاندپور

1017- احقر الانام تاج الاسلام مدرسہ برہمن باڑیہ ضلع کملا

1018- احقر غلام رسول استاد مدرسہ برہمن باڑیہ ضلع کملا

مومن شاہی

1019- مقبول احمد مدرسہ عالیہ قتلاشین

1020- آفتاب خادم مدرسہ عالیہ قتلاشین

1021- محمد یوسف خادم مدرسہ عالیہ قتلاشین

1022- محمد سہراب علیخادم مدرسہ عالیہ قتلاشین

1023- نور الاسلام خادم مدرسہ عالیہ قتلاشین

1024- علیم الدین خادم مدرسہ عالیہ قتلاشین

1025- عبدالقادر خادم مدرسہ عالیہ قتلاشین

1026- حشمت اللہ خادم مدرسہ عالیہ قتلاشین

1027- عبدالرشید خادم مدرسہ عالیہ قتلاشین

☆ ☆ ☆

میرے معاملات اللہ کے ساتھ کیسے ہیں؟ کیسے ہونے چاہئیں؟

میرے معاملات اللہ کی مخلوق کے ساتھ کیسے ہیں؟ کیسے ہونے چاہئیں؟

میرے معاملات اپنے نفس/جسم کے ساتھ کیسے ہیں؟ کیسے ہونے چاہئیں؟

یہ جاننے کے لئے

ایک فکر انگیز کتاب

المنتخب

مرتبہ

مولانا سید خلیق ساجد بخاری

ایسی کتاب جو ہر فرد کی ضرورت ہے۔

ایسی کتاب جو ہماری زندگی میں مثبت تبدیلی لا سکتی ہے۔

ایسی کتاب جو ہمارے ایمان اور عقائد کی پختگی کی ضامن ہے۔

ایسی کتاب جس کے بغیر آپ کی لائبریری نامکمل ہے۔

علماءِ ممالکِ اسلامیہ سے جو استفتاء کیا گیا تھا اس کا عربی متن درج ذیل ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الاستفتاء

كان ظهر فى الهند (المتحدة الغير المنقسمة) رجل يدعى المرزا غلام احمد القاديانى ، وادعى النبوة ، وأمورا من الكفر والالحاد، فاتفق علماء الاسلام على كفره شرقا وغربا، عجما و عرباً، و قد عرف حاله، و شرقت انبائه و غربت۔ و ظهر اليوم رجل فى هذه البلاد سميه و بلديه، يدعى غلام احمد ويقلب " برويز " ذلك اللقب المجوسى الذى كان يلقب به كل من ملك بلاد فارس والفرس فى القرون الخالية۔ و قد أبدى اشياء غربية مدهشة، حتى سبق سميه المتنبئ السابق فى عقائده الضالة، وأفكاره الخاسره، وآراء ه الفاجرة۔ و هو وان لم يدع النبوة مثل بلديه و سميه ، و لكن لم يغادر شيئا من عقائد الدين المحمدى، و أحكام الشريعة الاسلامية الطاهرة ، الاوقد ألحدفيها و حرفها تحريفا شنيعا منكرا حتى أنكر ضروريات الدين كلها كما سيأتى بيان ذلك قريبا۔ ثم لم يقتنع بهابل سرعان ما اصبح داعية لنشرتلك المعتقدات الاثيمة الضالة فى الناشئة الجديدة التى صلتها بالدين فى غاية الوهن، و معرفتها به فى غاية السطحية۔ وأصدر مجلة سماها " طلوع اسلام " واتخذها منبرا لا ذاعة تلك الافكار المنكرة باسلوب يلبس الحقائق، والف تاليف عديدة، شحنها بكل ما امكن له من تسويل و تلبيس والحاد۔ ثم سمى كل ذلك اسلاما حقيقياً حقيقًا

بالقبول والاذعان، وسمى الاسلام الرائج بين المسلمين الحاوى على عبادات و طاعات و معتقدات طاهرۃ مجوسية و مكيدۃ ضدالاسلام۔ و بالجملة فلم يغادرأساسا للدين الاسلامى الا وقد زعزعه، وأورث شكوكا و شبهات فى جميع المتواترات و ضروريات الدين ، حتى تفاقم الامر و بلغ السيل الزبى، و لم يبق وجه للسكوت و لا رخصة للاعراض والتغافل عن اظهار الحق الصريح، فقام رجال اولوعلم و ذووأقلام وألسنة للدفاع عن الدين والرد على الحاده و كفر ه و ضلاله بتآليف و صحف و مقالات و مجلات۔غير انها كانت جهودا انفرادية غير كافية بالمقصود لا ستئصال هذه الشجرة الخبيثة فكانت المصالح الدينية تستدعى الى ان يجمع نبذمن كفره والحاده لكى تكون الامة على جلية من امره على ما يستحق به الاكفار، و فعلًا قد جمع ذلك و قدم للعلماء فى بلاد الهند والباكستان الشرقية والغربية، فاتفقت كلمتهم على الحكم بكفره وارتداده وخروجه عن دائرۃ الاسلام ، و لم يتخلف أحد من المشاهير و كبار العلماء و المشائخ عن الافتاء بكفره حتى اتفق علماء السنة وعلماء الشيعة و طوائف أهل العلم من جميع الفرق الاسلامية على كفره۔ و قد طبعت هذه الفتاوى والتوقيعات فى صورۃ رسالة خاصة سميت :" علماء امت کا متفقه فتوی برویز کافر هے"۔ و شاعت هذه الرسالة باللغة الاردوية و لا قت اقبالاً من الجماهير، وتلقوه أرباب الجرائد والمجلات والصحف بنقلها و تلخيصها و تشريحها، فكان اٰخرالدواء الكى ، و قطعت جهيرة قول كل خطيب ۔ واحببنا ان نقدم الآن اشياء من ضلا لا ته لعلماء الاسلام فى الممالك الاسلامية جزيرة العرب والحرمين الشريفين و الحجاز و نجد والشام و القدس والقاهرۃ والجزائر و تيونس و غيرها۔ و نقدم منهاما لا يحتمل تاويلا بحيث لا مخلص

لقائلها غير التوبة، والرجوع الى الاسلام !فدونكم أيها العلماء والفضلاء أكباد بلاد الاسلام ، وأفذاذ بلاد العرب ـ نبذًا من أفكاره و معتقداته۔ والله يقول الحق و هو يهدى السبيل

غلام احمد برويز و نبذمن معتقداته

الاحكام القرانية ليست أبدية

1- يقول:ان جميع ماورد فى القران الكريم من الصدقات والتوريث و ما الى ذلك من الاحكام المالية كل ذلك موقت تدريجى انما يتدرج به الى دور مستقل يسميه هو نظام الربوبية، فادجاء ذلك الوقت تنتهى هذه الاحكام لا نها كانت موقتة غير مستقلة (" نظام ربوبيت " ـص 25، 167 و " سليم كے نام " ج1۔ص24و ص 180)

لكل عصر شريعة

2- ان رسول الله صلى الله عليه وسلم والذين معه قد استنبطوا من القرآن احكاما فكانت شريعة و هكذا كل من جاء بعده من اعضاء شورائية لحكومة مركزية، لهم ان يستنطبوا احكاما من القرآن ، فتكون تلك الاحكام شريعة ذلك العصر، ليسوا مكلفين بتلك الشريعة السابقه ثم لا تختص تلك بباب واحد بل العبادات، والمعاملات، والاخلاق كلها يجرى فيه ذلك ، و من أجل ذلك القرآن لم يعين تفصيلات العبادة (مقام حديث ـ ج1ص 391، و ص 424)

اطاعة الله و رسوله هی اطاعة الحکومة

3- قوله تعالی :" واطعیوا الله واطعیو الرسول و اولی الامرمنکم " ان المراد من اطاعة الله ورسوله هو اطاعة مرکز الملة۔ ای الحکومة المرکزیة ۔والمراد " باولی الامر " الجمعیات التی تنعقد تحتها۔ فالحکومة المرکزیة تستقل بالتشریع ، و لیس المراد باطاعة الله اطاعة کتا به القران الکریم، ولا باطاعة الرسول اطاعة احادیثه ، فکل حکومة مرکزیة قامت بعد عهد الرسالة منصبها منصب الرسول، فاطاعت الله والرسول انما هی اطاعة تلك الحکومة۔ والرسول کان مطاعا من جهة انه کان امیرا واماما للحکومة المرکزیة والحکومة المرکزیة هی المطاعة۔
(معارف القران ۔ج4۔ص616، 623، 624،625، 626، 628،630، 631،686۔ اسلامی نظام۔ ص 110، 111۔ مقام حدیث ج1ص 19۔ سلیم کے نام ج 1ص175)

لیس الرسول مطاعا

4- قد صرح القران الکریم: بانه لا یستحق الرسول ان یکون مطاعًا ، و لیس له ان یأمرهم باطاعته، ولیس المراد من اطاعة الله و اطاعة رسوله الا اطاعة مرکز نظام الدین الذی ینفذ احکام القران فقط (معارف القران۔ ج4ص616، اسلامی نظام ص86)

الایمان بالملائکة و معنی سجود الملائکة

5- المراد بالملائکة القوی المودعة فی الکائنات، و معنی الایمان بها ان

یسخرها الانسان و یذعن الانسان تلك القوی ۔ ومعنی سجود الملائکه لآدم:ان تلك القوی قد سخرها الانسان، و لیس المراد بآدم شخص خاص، و انما ارید به الانسان، و آدم وحواء عبارة عن زوجین للنسل الانسانی (لغات القران ص214)
و قصتهما حکایة تمثیلیة للمعاشرۃ الانسانیة (لغات القران ج1ص215)

الجنة والنار

6- لیس المراد بالجنة والنارأمکنة خاصة بل هی کیفیات للانسان۔
(لغات القران ج1ص448)

الصلوۃ

7- الصلوۃ التی یصلیها المسلمون أخذوها من المجوس و لیست هی مرادۃ فی القرآن، والقرآن انما أمر باقامة الصلوۃ، واقامة الصلاۃ هی اقامة اسس لاصلاح الأفراد علی وفق ما یقتضیه النظام (مجلة " طلوع اسلام " لشهر یونیوسنة 1950۔ص48۔ قرآنی نظام ربوبیت ص86)
8- کل من کان نائبا عن الرسول له أن یغیرصورۃ الصلاۃ المعروفة علی ما یقضیه ذلك العصر ۔ (قرآنی فیصلے ص14و15)

الصلاتان فی القرآن

9- لم یذکر فی القران غیر صلاۃ الفجر وصلاۃ العشاء فلم یثبت

الاجتماع فی عهد النبوۃ للصلاۃ الا فی هذین الوقتین (لغات القرآن ج3ص 1044)

الزکاۃ و صدقة الفطر

10- الزکاۃ کل جبایة مالیة تکون من جهة الحکومة، فاذا لم تکن حکومة اسلامیة لم تجب الزکاۃ۔ و صدقة الفطر و غیر ها من الصدقات انما هی جبایات و قتیة یلزمها الحکومة لحاجات خاصة، و نوائب واردۃ۔ (قرانی فیصلے ص35، 38، 52)

الحج

11- لیس الحج عنده عبادۃ خاصة، و انما هو مؤتمر عالمی و یستهزأ بجعله عبادۃ فی کتابه (معارف القران ج3ص392)

الاضحیة

12- حقیقتها ذبح الحیوانات للذین یشترکون فی ذلك المؤتر العالمی۔ ای لیست عبادۃ خاصة فی غیر ذلك المؤتمر۔ (رساله قربانی ص3)

المعجزات

13- لم یصدر من الرسول معجزۃ غیر القران (سلیم کے نام ج 3ص36)

الدین الاسلامی

14- الدین الاسلامی الرائج بین الأمة المسلمة الیوم لیس دین القرآن ،و انما ھو مرکب ممارا ج بین المجوسیین، و من رسوم الیھود،و تصوف النصاری وافلا طون۔ (قرانی نظام ربوبیت ص45)

تدوین الحدیث

15- تدوین الروایات الحدیثیة انما ھی أول مکیدۃ۔ ضدالاسلام، فأورثت عقیدۃ فی المسلمین بان مع القران الکریم وحی آخر معه (مقام حدیث۔ ج1ص 421 و ج2 ص39، 40)

الوحی الغیر المتلو

16- الذی یسمونه الوحی الغیر المتلو کلھا اکاذیب و مفتریات وھذہ الاکاذیب اصبحت مذھباً للمسلمین (مقام حدیث ج2ص 122)

امھات الحدیث

17- صحیح البخاری و مسلم والمؤطا و مسند احمد و سنن ابی داود والترمذی والنسائی والبیھقی من الکتب الموثوقة عند ھم ، و ھذہ الکتب مادامت معتبرۃ عندھم فی أصول الدین لم یکن للامة الاسلامیة أن تخرج من کبوتھا۔ و ھذہ مکیدۃ عجمیة انتقم بھا من الاسلام (مقام حدیث ج2ص 124)

القدرة الالهية

18- القدرة الالهية ربما تظهر ثمراتها بعد ملايين السنوات، و جرثومة واحدة تطوى مراحلها الارتقائية فى ملايين السنين حتى تصبح انساناً و لكن اذا ساعدت يدالانسان القدرة الازلية تظهر نتائجها فى أسرع مدة وفى أجمل صورة۔ (من ويزدان ص 11)

الايمان بالقدر

19- الايمان بالقدر خيره و شره مكيدة مجوسية جعلتها عقيدة للمسلمين۔ (قرآنی فیصلے۔ص 190)

الشريعة القرانية

20- ان الرسول والذين معه قد كوّنوا شريعة تحت ضوء أصول القرآن و فصلوا تلك الجزئيات التشريعية التى لم يصرح بها القران، فكذلك كل حكومة و أعضاؤها الشورائية لهم أن يكوّنوا جزئيات تطابق عصرهم و تكون هى شريعة ذلك العصر۔ (مقام حديث ج1ص 391)

هذة قطرات من تلك الطامات التى شحنت به تاليفه و مجلته و كتاباته قد مناها كالنموذج من أفكاره و معتقداته وارائه، فياعلماء البلاد الاسلامية و يا علماء الحرمين الشريفين والحجاز المقدس والجزيرة العربية و غيرها ماذاحكم الشريعة المحمدية المطهرة فى هذه

المعتقدات ؟۔ و ما ذاحکم من اعتنق بها واعتقدها و دعا
الیها بکل و سیلة ؟۔

أفتونا مأجورین ابقاکم الله ذخرا لحفظ الدین و
سدودًا منیعة حصینه دون فتن یأجوجیة موفقین لا ظهار
الحق المبین۔

المستفتی محمد یوسف البنوری

مدیر المدرسة العربیة الاسلامیة و شیخ الحدیث بها

کراتشی رقم۵ باکستان

○ ○ ○

الجواب

علماء حرمین شریفین نے جو جوابات دئیے ہیں ان کاصحیح متن
حسب ذیل ہے۔

1- صورة ماکتبه الاستاذ الکبیر الشیخ یحیی امان لحنفی،نائب رئیس
المحکمة العلیاء بمکة (قاضی القضاة)

بسم الله الرحمن الرحیم

الجواب عن القول الاول و هو ان کل ما ورد فی
القرآن موقت تدریجی۔ هو انه لا حاکم و لا مشرع الا الله
سبحانه، فلا تشریع و لا توقیت بعده سبحانه و تعالٰی و

كون شرعه ابديا اوموقتًا انما يستفاد من الشارع الحكيم وقد استفدنا من شرعه ان شرعه أبدى سرمدى الى قيام الساعة و انه غير موقت فما مستندهذا الكاذب فى دعواه والنسخ قد يعترى بعض الا حكام الشرعية القابلة للنسخ فى زمن النبى صلى الله عليه وسلم و بعد موت النبى صلى الله عليه وسلم صارت الاحكام كلها محكمة لا تقبل النسخ ولا التغيير و لا التبديل لان الناسخ كان ينزل على النبى صلى الله عليه وسلم ليبلغ الامة به قال علماء الاصول الخطاب الشفاهى الوارد فى زمنه صلى الله عليه وسلم كقوله تعالٰى: " أقيموا الصلوة وآتوالزكاة "۔ "و لله على الناس حج البيت" ۔ " وكتب عليكم الصيام "۔ " حرمت عليكم الميتة "۔ " يوصيكم الله فى أولادكم "۔ للذكر مثل حظ الانثيين "۔ " ولا تأكلوا الربا "۔ " ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الابالحق " و نحوذلك هو خطاب لمن كان موجودا فى ذلك الزمن متصفا بصفات التكليف، والمعدومون وقت الخطاب۔ هذه الخطابات متعلقة بهم تعلقا معنويا بمعنى انهم اذا وجدوا واتصفوا بصفات التكليف تتوجه تلك الخطابات السابقة و لم يوجد من الشارع شريعة أخرى متجددة خوطب بها من كان معدوما حين الخطابات حتى يقال ان ذلك كان موقتا والأدلة على ما قلناه كثيرة من الكتاب والسنة ليس هذا موضع بسطها۔ و

يكفى فى ذلك الاجماع والتواتر القولى والعملى۔

جواب الثانى : ان الاستنباط استخراج حكم من الاحكام الشرعية من الكتاب او السنة فالحكم المستنبط موجود فى كتاب الله او سنة رسوله صلى الله عليه وسلم الا انه يختلف بالوضوح والخفاء وهو مراتب و من له مكة الاستنباط يحق له ان يستنبط و من لا فلا فالمستنبط لم يأت بحكم شرع جديد من عنده بل اظهر الحكم الكائن فى النصوص كالقياس فان القائس مظهر للحكم الشرعى لا مثبت، بل المثبت للاحكام الشرعية هو الله وحده۔

و من الاستنباطات العجيبة استنباط بعض من يدعى الاجتهاد فى اكل لحم الخنزيرمن قوله تعالیٰ ”الا ماذكيتم“ و قال انما حرم اكله لعلة و هو وجود جراثيم فيه تمنع عن حل اكله لكنه اذا غلى الماء غليانا شديدا أو وصل فى الحرارة الى درجة كذاثم القى فيه الخنزير ذهبت تلك الجراثيم المانعة عن حل اكله فيحل اكله و هو داخل فى قوله تعالى ” الا ما ذكيتم “ و مادرى المسكين ان السباق والسياق يمنع هذا و ان الزكاة الشرعية انما تعمل فى محل يقبلها و هو غير قابل للطهارة بل هو عين النجاسة ، وعين النجاسة لا يقبل الطهارة ثم هذا القائل لم يفرق بين قوله زكى و ذكى۔ فان الاول معناه الطهارة و الثانى معناه الذبح الشرعى من الاهل فى المحل القابل للزكاة۔ و من

الاستنباطات العجيبة امراة تدعى الاجتهاد ان النساء افضل من الرجال من قوله تعالى " اصطفى البنات على البنين " و هذا دليل على جهلها الجهل المركب وانها لا تعرف همزة الانكارو همزة الاقرار فضلا عن معرفة الفرق بينها۔ و من الاستنباطات العجيبة استنباط من يدعى ان فقه الفقهاء حال بين الناس و بين القرآن ۔ ان الربا انما يحرم اذا كان اضعافا مضاعفة، اما اذا كان ضعفا واحدا فيجوزومادرى المسكين عن حديث الذهب بالذهب والفضة والفضل ربا الحديث، ولا شك ان الفضل يشمل الضعف والاضعاف ، و اما هذا الرجل الكاذب الذى يتمشدق بالاستنباط و يعده شرعا جديدا للمستنبط الموجودفى جماعته فهو فى جهل الجاهلين و اجهل من الدواب و ما جزائه آلا الايلام بالضرب الشديد بالعصى و النعال......

ثم قتله واراحة العالم من شره المستطير خصوصًا فى هذا الزمن الذى كثرت فيه المحن والزلازل ......والفتن وحكمه كله باطل فى نفسه يشترك فى معرفة بطلانه الصبيان والبله والمغفلون والباطل هو الذاهب فهو لا يحتاج الى بيان بطلانه و ليكن ان يؤثر فى اناس يعيشون فى شواهق جبال لا يعرفون شيئا من الدين اصلًا وهذا الرجل لو سمع أهل السوق بجراته الذين يعرفون اركان الاسلام يقول:الصلاة التى يصليها المسلمون اخذوها عن المجوس لأو جعوه

ضربا حتى قضوا عليه حيث ان بطلان الباطل مركوز فى أدمغة الناس ، فما جواب قائله الرد عليه باللسان بل الطعن بالسنان۔

جواب الثالث:قوله و من اجل ذلك ظاهران اسم الاشارة يرجع الى ما ذكره من ان رسول الله و من معه استنبطوا من القرآن فكانت شريعة يعنى خاصة بهم دون بعدهم كذلك القرآن لم يعين تفصيل العبادات يعنى فله و لامثاله من الجهلة الفجاران يستنبطوا من القرآن شرائع خاصة بهم و بزمنهم فعلى هذا الشرائع تتعدد بتعدد الامم والقرون وهكذا يتلاعبون بكتاب ويفسرون الصلٰوۃ وغيرهابماشاء وا وبمايوحى اليهم شيطانهم و نقول الصلاۃ والزكاۃ والصوم والحج وردت فى القرآن كلها مجملة و لكنها بينها كلها السنة النبوية بيانا شافيا كافيا وافيا وكتب السنة كلها طافحة بذلك البيان و قد قال عليه الصلوۃ والسلام :الا انى أوتيت القرآن و مثله معه و بيان النبى صلى الله عليه وسلم هو بيان الله لكلامه و وحيه لأن الكل من عند الله تعالى۔ قال تعالى '' و ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى '' و قد تحمل بذلك المسلمون فى جميع الأقطار و تواترالقول والعمل بجميع ما ذكر من لدن رسول الله صلى الله عليه وسلم الى زمننا هذا وسيستمر ذلك كله الى قيام الساعة والله سبحانه وتعالى لم يغير مما شرعه من

الأحكام فالعمل والقول بالشريعة مستمر و لوحصل تغير شيء مما شرعه أظهر و تواتر نقله ۔ و شريعة صالحه لجميع الأ مة المحمدية من أولها الى آخرها و لكل زمان و مكان۔

ان الحكومة اذا كانت مؤمنة منقادة لأوامر الله و مجتنبة لنواهيه يحب اطاعتها لأمر الله بذلك حيث قال :" واطيعو الله والرسول و اولى الامرمنكم "۔ و اما اذا كانت تأمر بالمعاصى والتناهى فلا تجب طاعتها بل تحرم لانه لا طاعة لمخلوق فى معصية الخالق۔ و قد قال أمير المؤمنين أبو بكر الصديق لأ صحابه بعدان ولى الخلافة (لاخير فيكم اذا لم تقولوا و لا خير فىّ اذا لم أستمع فقالواله:لورأينا فيك اعوجاجًا لقومناه بسيوفنا)

و جواب الرابع: قدصرح القرآن بوجوب طاعة الرسول فقال تعالىٰ:" واطيعوا الله و الرسول و اولى الامرمنكم " و قال تعالى " و من يطع الله و رسوله يد خله جنات تجرى من تحتها الانهر " و هنالك آيات و احاديث كثيرة دالة على وجوب طاعة الرسول۔

و جواب الخامس: الملائكة هم أجسام نورانية قادرة على التشكل بالصورة الحسنة و الحوار الذى و قع منهم بينهم وبين ربهم دال على انهم عقلاء و ليسوا بقوى و قدرأى النبى صلى الله عليه وسلم جبريل و جناحاه و

قدسدالأفق ورحلاه فی تخوم الارض والسجود معناه اللغوی معروف و سجود الملائکة لآدم سجودتحیة لا عبادة المراد بآدم شخص معین و قصتها حقیقیة کما قصة القرآن۔

وجواب السادس :ان الجنة أمکنة خاصة و قد أخبر خالقها بانها أمکنة خاصة ۔والعلم بکونها أمکنة خاصة تعلم من أخبار خالقها بذلك لا من مخلوق مثلها و من أصدق من الله قیلا۔ و من اصدق من الله حدیثا ۔

و جواب السابع: ان الصلوة التی یصلیها المسلمون واردة عن الله فی کتابه العزیز غیر موضع وکیفیتها قد تولی لله بیانها علی لسان رسول الله صلی علیه وسلم بفعله وعمله جبریل علیه السلام کیفیتها و علم بها الناس و عملوها و لا یزال العمل بها جاریا الی قیام الساعة بکیفیاتها واوضاعها السابقة و هذا القائل یجب قتله قتلة شنعاء۔

و جواب الثامن: النائب الذی عد نفسه نا ئبا یستحق الصفح والضرب و القتل ، والنائب نیابة صحیحة یقول کل ما اتی به الرسول صلی الله علیه وسلم فحقه التسلیم و القبول لا ان یحرف دینه او یغیره۔

جواب التاسع: ان قوله تعالیٰ :اقم الصلوة لدلوك الشمس الی غسق اللیل۔ یشتمل اربع صلوات۔ الظهر، و

العصر، والغرب والعشاء و قوله تعالیٰ ''و قرآن الفجر'' هی صلاۃ الفجر فشملت الآیة الصلوات الخمس و قد بینت السنة ذلك بیانا شا فیا۔

و جواب العاشر :لم یذکر هذا الجواب۔

و جواب الحادی عشر :الحج عبادة بالاجما ع و کذا الا ضحیة و منکر ما اجمع علیه وعلم من الدین بالضرورة کافر۔

و جواب الثانی عشر: غیر مذکور

و جواب الثالث عشر: و معجزات النبی کثیرة غرر منها و اعظمها نزول القران علیه و منها تکثیر الطعام القلیل و نبع الماء من بین الاصابع و قد شهد ذلك جمع عظیم یستحیل تواطئهم علی الکذب و الباقی جمیعه انکار من هذا الشخص لما علم من الدین بالضرورة وکذاما سبق وفاعله یستحق علیه القتل و لا جواب له غیر ذلك والسلام تمام۔

1381/12/17 کتبه الراجی عفوربه

الحنان المنان محمد یحی امان

2- صورة ما کتبه فضیلة الشیخ محمد العربی المالکی التبانی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الهادی عباده الی الصراط المستقیم

والصلاة والسلام على المبين للناس ما نزل اليهم من ايات الله والذكر الحكيم، و على اله و اصحابه الرافعين لواء الاسلام لكل ظاعن و مقيم۔ اما بعد :

فاقول ان العشرين مسألة التى ذكرها المستفتى العلامة الشيخ محمد يوسف البنورى من هَوَس المسمى (غلام احمد) كل واحدة منها تدل دلالة صريحة على كفره وزندقته و افترائه على الله تبارك و تعالىٰ و على رسوله صلى الله عليه وسلم كما تدل دلالة صريحة على انه من أذناب الملاحدة الاباحيين الخرمية والباطنية والبهائيه والبابية اعداء الاسلام والمسلمين۔

والله متم نوره ولوكره الكافرون۔

حرره و كتبه خادم العلم بمدرسة الفلاح والحرم المكى

محمد العربى بن التبانى الجزائرى ۔ يوم الثلاثاء

الموافق 18فى ذى الحجة الحرام عام 1381

3- صورة ماكتبه فضيلة الشيخ الاستاذ السيد علوى المالكى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادى الى سبيل الرشاد، والقامع أهل الزيغ و الكفر والالحاد والصلاة والسلام على سيدنا محمد

الداعی الی الصراط المستقیم و علی اله و اصحابه و التابعین لهم باحسان ۔اما بعد

فقد اطلعت علی السؤال المقدم من فضیلة الشیخ العلامة الاستاذ محمد یوسف البنوری عن حکم من اعم الرجل الهندی المدعو غلام احمد ”فرویز “ و فتنة التی قام بها فی الهند علی نسق الدجال الاول القادیانی الکذاب، الذی تسمی باسمه۔ و جری علی ضلاله ورسمه فذلك ادعی النبوة جراء ة و بهتانا، وهذا حرف وألحد وأنکر ودعا الی الضلال والشرك و کفر و أنکر عقائد الدین و لبس الحقائق علی الجاهلین حتی أضل ناشئة جدیدة عقولها سخیفة و صلتها بالدین ضعیفة ، و من عادة هؤلاء الدجالین الماجورین خدمة الاستعمار وبائعی ضمائرهم الذین یتسمون بالمسلمین ، والاسلام منهم برآء۔ ان یأتو بالشکوك والشبهات حتی فی المتواترات والضروریات لیهد موا اسس الاسلام و یهاجموا عقائد الاسلام الصافیة المحکمة النقیة، ویأبی الله الا ان یتم نوره و لو کره الکافرون۔ و هؤلاء الابالسة الدجاجلة سماسرة الکفر ودعاة الالحاد وائمة الضلال، اتخذوا الصحافة و الاذاعة والخطب فی النوادی و المجتمعات والسفر من قطر الی قطر ، اتخذوا ذلك کله لمحاربة الاسلام و النیل منه و تأدیة رسالة ساداتهم و شیاطینهم (وان الشیاطین لیوحون الی اولیائهم لیجادلوکم و ان أطعتمو هم انکم لمشرکون) حتی

انتشر الشر و تفاقم الأمر و بلغ السيل الذبى و تسلسلت المكائد ضد الاسلام فلذا صار الواجب على أهل العلم و دعاة الخير و ائمة الهدى أن يهبوا التحذير العوام والناشئة من هذه المعتقدات الاثيمة الضالة۔ بل ان طامة واحدة من أفكاره و معتقداته تكفى لتقرير كفره ، فكيف ببقية الطامات و الأفكار ؟۔ فلا وجه للسكوت على مثل هذا۔ وجزى الله رجال الارشاد من العلماء الاعلام من ائمة الهدى الذين قاموا بواجبهم من الدفاع عن الدين ، واقامة السدود المنيعة، والحصون القوية للحيلولة بين هذا الدجال واضرابه و بين العوام الغافلين ، فليت لناسيف الفاروق ليطهر الارض من امثال هؤلاء الدجالين الافاكين الماجورين الاعداء الباطنيين الذين هم أشد ضررا وأكثر خطرا علينا من الكفار الحربيين، فمعتقداتهم باطلة وآرائهم فاسدة واستنباطاتهم فلسفية و جرأتهم على الله و على رسوله تقشعر منها قلوب المتقين وتشمئز من جدها أفئدة المؤمنين فنعوذ بالله و نلتجى اليه من هذا الداء المبين، والله يقول الحق و هو يهدى السبيل الا وان الرجل المذكوراحقر من أن تنقض أقواله بقواعد أصولية او نصوص نقلية فان ذلك معلوم سيماوقد قام به كثير من علماء الدين جزاهم الله خير الجزاء۔ ومن المعلوم أن الشريعة المحمدية ناسخة لجميع الشرائع و أحكامها باقية مستمرة الى يوم القيامة لأنها خاتمة الشرائع والنبى صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين ۔ و قد

تبینت العبادات فی الکتاب و السنة۔ و السنة بیان للقران من الله علی لسان رسوله قال تعالیٰ (وأنزلنا الیك الذکرلتبین للناس ما نزل الیهم) و هؤلاء المهملون للسنة یریدون أن یفرقوا بین الله و رسوله و یقولون نؤمن ببعض و نکفر ببعض۔ یریدون أن یتخذ بین ذلك سبیلا۔ اولئك هم الکافرون حقا۔ والتارك للسنة فی الحقیقة تارك للقرآن القائل (و ما آتاکم الرسول فخذوه و ما نهٰکم عنه فانتهوا) و لا شك ان الحج عبادة روحیة بدنیة ما لیة فهذه المسائل التی خالف فیها البرویز المسکین الاجماع و سلك فیها مسلك الفکر والابتداع کلها تدل علی هوسه وزندقته والحاده وتبین بهذا انه من الدجاجلة الذین یظهرون بین یدی الساعة۔ اعاذنا الله من شرورهم و رد کیدهم فی نحورهم و فیما ذکرناه من التحذیر والتلویح من الشرح والتوضیح کفایة والله اعلم۔ والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ۔

کتبه الفقیر الی الله۔ المدرس بالمسجد الحرام علوی بن السید عباس المالکی۔

5- صورة ما کتبه فضیلة الشیخ محمد امین الکتبی

الحمد لله رب العالمین ، قد اجاد شیخنا (محمد یحیی امان نائب رئیس المحکمة العلیابمکة) و افاد فجزاه الله خیرا۔

محمد امین کتبی المدرس بالمسجد الحرام

5- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ حسن محمد مشاط المالكى

بسم الله الرحمن الرحيم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذهديتنا و هب لنا من لدنك رحمة انك أنت الوهاب۔

الحمد لله الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا أن هدانا الله والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبعوث رحمة للعالمين بشريعة واضحة محكمة باقية الى يوم الدين، و على اله وصحبه اجمعين والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين۔ اما بعد :

فانى قرأت ما ذكرهنا من معتقدات غلام المذكور فوجدتها و ماتضمنته من العقيده الاولى الى تمام العشرين عقيدة كلهاضلال وكفر ومن اعتقدها أو اعتقد شيئا منها فهو كافر حلال الدم، و من دعا اليها اوالى شىء منها فهو ضال مضل عليه اثم ذلك و اثم من تبعه لا ينقص من اٰثامهم شيئا۔ هذا ما نعتقده و ندين به و نسأل الله تعالىٰ الهداية والثبات على دين الاسلام ، والقيام بالمحافظة على تعاليمه ونعوذ بالله من مضلات الفتن ما حيينا، و نسأل الله الموت على دين الاسلام فى لطف و عافية و صلى الله وسلم على سيدنا محمد و على اله و صحبه اجمعين۔

كتبه الفقير الى مولاه تعالى حسن محمد مشاط

1381/12/18 تجاه بيت الله الحرام

6- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ نور محمد سيف الحنفى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى جعل حملة هذا الدين من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين و انتحال المبطلية و تأويل الجاهلية والصلاة والسلام على أشرف المرسلين سيدنا محمد النبى العربى الهاشمى الامين الذى ختم الله به النبيين و على اله و صحبه و من تبعهم باحسان الى يوم الدين (اما بعد) فأقول مستمدا من الله التوفيق والهداية لأ قوم طريق ان بعض ما جاء فى هذا الا ستفتاء من بيان ضلالات " غلام احمد برويز " كاف اتم الكافية فى الحكم عليه بالكفر والزند قة والالحاد وانه مباح الدم والمال لاخلاص له من ذلك الا بالرجوع الى الاسلام فكيف بها مجتمعة وكيف بها منضمة الى جميع طاماته التى شحنت بها تاليفه و مجلته وكتاباته كما أشيرالى ذلك فى الاستفتاء المذكور۔ و هذا المارق الملحد وان كان باطله مكشوفا وخزيه مفضوحا لا يعدم ان يجدله من الملاحدة المتحللين الابا حيين من يستعذب مشربه و ينساق وراء ه فاذازُيّف بهرجه وازهق باطله لم يجد هو و لا أنصاره مجالا للدس والتشغيب۔ ولا بأس أن نشير الى تفنيد بعض هذا المزاعم

الكافرة و من يعلم تفنيد الباقى فنقول و بالله المستعان ۔

1- زعم عدو الله " ان جميع ما ورد فى القرآن الكريم من الصدقات و التوريث موقت الخ مما هذى به وأقول دحضا لباطله ان الشريعة الاسلامية بجميع ما فيها من أحكام مالية و اعتقادات قلبية و عبادات بدنية و انكحة و معاملات وحدود وجنايات وغير ذلك من أحكامها كلها واحدة لا تتجزأ شريعة خالدة الى يوم الدين خلود كتا بها المبين المعجز للعالمين :قال الله تعالىٰ "اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام دينا"۔ و قال تعالىٰ " و من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو فى الآخرة من الخاسرين " ۔ وأخرج الحاكم من حديث أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه أنه قال " خطب النبى صلى الله عليه وسلم فى حجة الودا ع فقال :تركت فيكم شيئين لن تضلوا بعدهما كتاب الله و سنتى ولن يتفرقا حتى يردا على الحوض "۔ فمن زعم كهذا المارق المأفون ان بعضها وقتى فهو مرتد كافر حلال المال والدم۔

2- ادعى عدو الله " ان أهل كل عصر بعد عصر النبى صلى الله عليه وسلم لهم ان يستنبطوا أحكاماً جديدة تكون شريعة لعصرهم و ليسوا مكلفين بتلك الشريعة السابقة وان ذلك لا يختص بباب واحد وانه من أجل ذلك لم يعين القرآن تفصيل العبادات"۔ و أقول هل ادل على زندقة هذا

الباطنی الملحد من هذه الدعوی فانها تجتث الدين من أصله و زعمه ان القرآن لم يعين تفصيل العبادات '' الحاد مكشوف '' بل عينها اتم تعيين حيث عهد الى المنزل اليه صلى الله تعالى عليه واله وسلم ببيان ذلك اذ يقول عزوجل: '' و أنزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم ''۔ فبينها صلوات الله وسلامه عليه و اله و اصحابه باقواله و افعاله حتى صارت معلومة من الدين بالضرورة على توالی الاعصار بحيث يكفر جاحدها فسحقا لهذا المارق سحقا ۔

3- افترى عدوالله على الله و رسوله حيث زعم ان المراد من قوله تعالى:'' اطيعو الله واطيعو الرسول و اولی الامرمنكم '' اطاعة مركز الملة أی الحكومة المركزية والمراد '' باولی الامر '' الجمعيات التی تنعقد تحتها والحكومة المركزية تستقل بالتشريع و ليس المراد باطاعة الله اطاعة كتابه القران الكريم و لا باطاعة الرسول اطاعة أحاديثه و أقول ان هذا الزنديق مباهت ينتحل الباطل و يروج له فان اطاعة الله هی اطاعة كتابه والانقياد لاحكامه و اطاعة الرسول صلى الله عليه وسلم هی اتباع سنته والعمل بشريعته و هاتان الاطاعتان واجبتان مطلقا اما اطاعة أولی الامر على الخلاف بين المفسرين فی المراد بهم هل هم العلماء أوالأمراء فمقيدة بأن تكون فی غيرمعصية لما فی الحديث الصحيح من قوله صلى الله عليه وسلم :لا طاعة

لمخلوق فی معصیة الخالق :

4- زعم عدو الله انه " قد صرح القران الکریم۔ بانه لا یستحق الرسول أن یکون مطاعا و لیس له أن یأمرهم بطاعته الخ هذیانه " وأقول لعنة الله علی الکاذبین فان القرآن الکریم طافح بالآیات البینات فی وجوب طاعة الرسول صلی الله علیه وسلم بل اخبر سبحانه فی شان رسوله صلی الله علیه و سلم بما هواعظم من ذلک حیث جعل طاعة رسوله طاعة له اذ یقول : " من یطع الرسول فقد أطا ع الله " فلیخسأ عدو الله و لیمت غیظا و کمدا ۔

5- زعم عدوالله ان المراد بالملائکة القوی المودعة فی الکائنات الخ سخافانه و ترهاته و أقول:ان عدو الله له سلف من الملاحدة والزنادقة سبقوه الی هذا الهواء فزعموا أن الملائکة والجن قوی مودعة فی الکائنات۔ و ان کتاب الله تعالیٰ الذی لا یأتیه الباطل من بین یدیه و لا من خلفه یردعلیهم ابلغ الرد و یفند مزاعمهم اعظم التفنید۔ فقوله تعالیٰ اخبارا عن مخاطبته للملائکة حیث یقول " و اذ قال ربک للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفة " و اجابتهم له بقولهم " قالوا أتجعل فیها من یفسدفیها الآیة " دلیل واضح علی أنهم اجسام ذووعقول و بیان یخاطبون و یجیبون و ذلک ینافی کونهم قوی اذ القوی امور معنویة لا وجود لها فی الخارج و لا یتصور فیها ذلک و قوله تعالیٰ ایضا فی

حقهم " و اذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابليس " برهان ظاهر على انهم اجسام يعون الخطاب و يسجدون و اين ذلك من القوى المعنوية۔ وقوله تعالیٰ فی شانهم " جاعل الملائكة رسلا أولى أجنحة مثنى و ثلٰث وربٰع " حجة قاصمة لظهور من يزعمون انهم قوى معنوية وورد فی صحيح مسلم فی تفسير قوله تعالیٰ : " لقد رأى من آيات ربه الكبرى " قال رأى جبريل فی صورته له ستمائة جناح والآيات والاحاديث الواردة فی حق الجن ايضا، و انهم اجسام كيثرة يطول سردها۔ اماما جاء فی المواد الباقية من رقم 6 الى رقم 20 فزيغها اظهر من ان يخفى نعم الرقم 18 فيه ما يشيربه عدو الله الى معتقد سلفه الملحد الافاك داروين الزاعم ان أصل الانسان يرجع الى القرد وانه لم يزل يترقى حتى وصل الى ما وصل اليه و هذا مصادم للواقع ولنصوص القران الكريم الدال على ان خلق البشر كله من آدم و زوجه على الكيفية التی بينها الله تعالیٰ فی كتابه الكريم و الى هنا انتهى ما أردت تعليقه على باطل ذلك الملحد المارق الزنديق الكافر المأفون المباح المال والدم قطع ان دابره وسلبه مددالا مهال و سلط عليه نقمة تجعله عبرة على مدى الاجيال وختامًا نسأل الله سبحانه و تعالى ان ينصر دينه و يجمع شمل المسملين على طاعة و يجعلهم يدا واحدة على من سواهم و صلى الله على سيدنا

محمد و علی اله و اصحابه و سلم تحریرًا فی یوم الجمعة
الحادی والعشرین من ذی الحجة الحرام عام احدی و
ثمانین بعد الثلثمائة و الالف من هجرة من خلقه الله علی
أکمل وصف صلی الله تعالیٰ و سلم علیه و علی اله و
صحبه أجمعین ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین۔

و کتبه العبدالفقیر الی الله تعالیٰ خادم طلبة العلم
بالمسجد الحرام ومدرسه الفلاح
1381/12/21 محمد نور بن سیف بن هلال
عفاالله عنه ووالدیه واشیاخه والمسلمین

8-7- صورة ما کتبه فضیلة الشیخ القاضی محمد بن علی الحرکان رئیس المحکمة الکبری بجدة و فضیلة الاستاذ الشیخ عبدالرحمن الصنّیع مدیر مکتبة الحرم المکی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لانبی
بعده اما بعد فقد اطلعنا علی الاستفتاء الموجه من فضیلة
الشیخ محمد یوسف البنوری مدیر المدرسة العربیة
الاسلامیة بکراتشی و شیخ الحدیث بها الی علماء البلاد
الاسلامیة و علماء الحرمین الشریفین عن الرجل الذی
ظهر حدیثا فی بلاد الهند المدعو غلام احمد برویز وعن
النبذ من معتقدات هذا الرجل التی اوضحها فضیلة السائل

فی استفتائه المشروح اعلاه کما اطلعنا علی الجواب الذی
اجاب بہ فضیلة السید علوی بن عباس المالکی المذکور
بعالیه و قد وجدنا ان فضیلته قد اجاب علی هذا الاستفتاء
بما فیه الکفایة لان جمیع ماجاء فی النبذ الموضحة فی هذا
الاستفتاء من معتقدات هذا الرجل هی کفر بالله و رسوله
وردة عن الاسلام باجماع المسلمین و انکار و تحریف لما
هو معلوم بالضرورة من دین الاسلام و لا یخالف فی کفره
من له أدنیٰ المام بالاسلام وشرائعه قد قال الله تعالیٰ (من
یهد الله فهو المهتد ومن یضلل فلن تجدله ولیا مرشدا)
والله یهدی من یشاء برحمته و یضل من یشاء بحکمته و
صلی الله علی سیدنا و نبینا محمد و علی اله و صحبه
وسلم۔

محمد بن علی الحرکان۔ رئیس المحکمة
الشریعة الکبری بجدة۔ 12محرم الحرام 1382

سلیمان بن عبدالرحمن الصنیع فی طلبة العلم
بالمسجد الحرام۔

9- صورة ما کتبه فضیلة الشیخ الاستاذ السید محمود الطرازی (المدینة)

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی وسلام علی عباده الذین
اصطفی۔ اما بعد :فقد قرأت هذا الا ستفتاء المبارك من أوله

الی آخره فوجدت صاحب هذه المعتقدات مخالفا للعقائد
الاسلامية الصحيحة التی يكفر من خالفها باجماع
المسلمين فلم أتوقف فی شانه ای فی كفره و عدم ايمانه
وكفر من مشی خلفه من اخوانه و تابعه فی خسرانه۔
أعاذناالله من مثل هذه الفتن۔

المجيب العبد العاجز السيد محمود الطرازی
المدرس بالحرم النبوی الشريف عفی عنه

10- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ قاسم الاندرجانی (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالیٰ فی كتابه الكريم:ود كثير من أهل الكتاب لو يردونكم من بعد ايمانكم كفارا حسدا من عند أنفسهم من بعد ماتبين لهم الحق (109/2) ودوا لوتكفرون كما كفروا فتكونون سواء فلا تتخذوا منهم اولياء (89/4)

فلما لم يقدروا علی ان يردوا المسلمين علی أعقابهم بل نشاؤا امة يدعون الی الخير و يأمرون بالمعروف ونشروا دينهم الاسلام علی ارجاء المعمورة وصفهم الله تعالیٰ بقوله ”اولئك هم المفلحون “۔ فيئسوا عن ردهم علی أعقابهم وقاموا من بعد ذلك قومة واحدة فی قتال المسلمين ودامت هذه الحروب بين المسلمين و بين

كفار أهل الكتاب مئتى سنة وكان علماء المسيحيين قدحر
فوا الانجيل كما حرف اليهود التوراة وهذه الحروب هى
الحروب الصليبية ثم نشاء ت الدهرية ضد أهل الكتابيين
وعرفوا أن القساوسة والاحبار انما يعيشون على أعناق
الناس بلاحق وليسوا على حق فى شىء و قد قاسوا الدين
الاسلامى على أهل الديانتين فقاموا ضده كما قام
غلادستون فى انكلترا فصاح فى برلمانها :مادام هذا القرآن
موجودا فى أيدى الناس فلاسلام بينهم فاعلنوا على الاسلام
حربا شعواء لاهوادة فيهامرة ثانية و لكن بالدسائس فانشاء
الا نجليز بفلوسها فى الهند القاديانية فاقامت الرجل الذى
باع دينه بدنيا انجليز وهو غلام احمد القاديانى حتى قامت
بهذه الوسيلة فتنة عمياء تضلل الناس الجهال يردونهم عن
دينهم و هو يدعى النبوة فى الدين الاسلامى يحسبون انهم
يحسنون صنعا اولئك الذين حبطت أعمالهم فلانقيم لهم
يوم القيٰمة وزنا۔

ثم قام فى هذه الآونة من تلامذة المستشرقين
المبشرين رجل باسم غلام احمد (برويز) فكتب كتاب
معارف القران فى أربع مجلدات يصدق ما قاله فى
الاستفتاء وجعل النشأة والارتقاء معيارا لتفسيره وجعل
قصة سيدنا آدم عليه السلام قصة تمثيلية غير حقيقية و
غير الحقائق وهو ممن أضله الله على علم و ختم على سمعه

وقبله وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعدالله فانما
هووأمثاله دهريون كفار لا بسون لباس الاسلام حتى يقوموا
بين الجهال يضلونهم۔ فلا يجوزلأحد فى ان يشك
فيكفرهم و كفرمن اتبع هو اهم۔ و قالوا ما هى الاحياتنا
الدنيا نموت و نحيا وما يهلكنا الا الدهر وما لهم بذلك من
علم ان هم الا يظنون۔ وكان فتى من جند ابليس فارتقى به
الحال حتى صار ابليس من جنده۔

السيد قاسم الاندجانى

11- صورة ماكتبه فضيلة الشيخ الاستاذ

ابرهيم بن الملاسعدالله الختنى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى علمنا البيان و نزل لنا الفرقان ۔
والصلوة والسلام على خيرخلقه سيدنا محمد الذى بين لنا
ما نزل الينا و لم يترك مجالا لذى افتراء و بهتان وعلى اله و
صحبه و علماء امته الذابين فى كل زمان و مكان۔

اما بعد:

فقد طالعت صورة الاستفتاء عن هذا الضال
المضل المفسد فى الارض غلام احمد الثانى الذى
ظهرالآن وطغى فى بنجاب فلقب نفسه بلقب ملوك
المجوس برويزمفتخرابه فطالعتها بمقدمتهاو بمااشتملت

علیه من المسائل العشرین التی اختارها کالانموذج فضیلة المستفتی العالم الثقة الا مین مصرحابما نقل کل واحدة عنها من مجلات ورسائل هذا الملحد الزندیق و معینا صحائفها واجزائها فلم یبق عندی ریب وتردد فی شأنه وجزمت بانه مرتد وملحد وزندیق وکذا کل من اتبعه و وافقه فی زیعه و الحاده بل یکفی کل واحدة من تلک المسائل العشرین التی ذکرت واختیرت فی الاستفتاء فی الحکم بکفره وارتداده وزندقته وکذا بارتداد کل من وافقه واتبعه وهذا بدیهی و ظاهر لا یحتاج الی اقامة الادلة حتی ان المسلم العامی لا ینبغی ان یتردد فی الحکم بکفره و ارتداده وزند قته فضلا عن عالم بأصول الدین وفروعه فیجب علی أولی الامروعلی حکام تلک البلاد أیدهم الله تعالیٰ ونصرهم نصرا موزرا ان یستتیبوهم فان لم یقبلوا التوبة الصادقة یجب علیهم ان یقتلوهم و یقطعو ا دابرهم فانهم مفسدون فی الارض و هم خطرعلی الاسلام و علی الحکومة المحلیة لا زالت منصورة موفقة والله هوحافظ دینه القویم و هو الموفق لما یحبه و یرضاه۔ والله هو الملهم للصواب۔

کتبه المجیب الراجی الطاف ربه الکریم الرحیم

محمد ابراهیم بن ملا سعد الله الفضلی الختنی ثم المدنی

کان الله تعالیٰ معه وله ولأ هل الاسلام اجمعین

1382/1/13

12- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ الكبير

مولانا محمد بدر عالم المهاجر المدنى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادى الى الحق والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبعوث لدعوة الحق واله و صحبه اما بعد :

فالذى مازلت اعلم من الحادالرجل الآخرومن معتقداته استاذه محمد اسلم الذى مضى لسبليه كلها اتبا ع اليهود شبرا بشبروذراعا بذرا ع و تحريف الكلم عن مواضعه و من بعد مواضعه ولو استطا ع ان يحرف كلام الله لم يتأخرعنه ولكنه خاب وخسرلان القدرة الاذلية قد تكفل بحفاظته و كذلك تقدم على الباطنية والزنادقة فى تحريف حقائق الشريعة و لم يكتف بذلك حتى اسس دينا جديدا سماه بالاسلام الذى سول له قرينة و فتح لهذه المقاصد الكفرية بابًا جديدًا و هو انكار الاحاديث النبوية وان كان قدسبقه الى هذا الكفر كثيرمن اخوانه ، و لكنه اختار منهجا آخر لكفره فتارة يجعله تاريخا اذا واقف رأيه و هواه وتارة يجعله افتراء اذا خالف رأيه و لكن الحمد لله الذى سبق قول نبيه صلى الله عليه وسلم بحفظ هذا الدين بقوله يحمل هذا الدين مناك خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين

وانتحال البطلة و تأويل الجاهلين فقام العلماء الربانيون
لاستيصال هذه الفتنة و جرى مولانا السيد محمد يوسف
البنورى حيث قام لمكافحة هذه الفتنة الدهماء وجزى الله
هؤلاء العلماء حيث يبذلون جهودهم فى دفع تلك الفتن
التى ظهرت ضد الاسلام و وفقهم لخدمة الدين والذب عن
الدينالمحمدى۔ اللهم انصر من نصردين سيدنا محمد
صلى الله عليه وسلم واخذل من خذل دين سيدنا محمد
صلى الله عليه وسلم ۔ سبحان ربك رب العزة عما يصفون
و سلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين۔

العبد محمد بدر عالم عفاالله عنه

محرم الحرام 1382 نزيل المدينة المنورة

13- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد حامد الفرغانى (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على
سيدالمرسلين و على اله وصحبه اجمعين ۔وظيفة علماء
الاسلام حفظ الدين عن تحريف المحرفين وقيامهم فى
الذب عنه غاية طاقتهم لانهم الوارثون علوم النبى صلى الله
تعالىٰ عليه و على اله و صحبه وسلم المامورون بحفظها بلا
زيادة ولا نقص فمن اراد قلب حقائق الدين و تبديل معالمه

و شعائره یجب علیهم رده واظهار شیطنته ووساوسه و نفثاته فی غوغاء الناس من النشو والمغلفین کما فعل الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فی مسیلمة و غیره و الصحابة و من بعد هم رضی الله تعالیٰ عنهم من اهل الحق و قاسوا من الحق والشدائد فی اطفاء نارالفتن کالامام احمد وغیره من الائمة رحمهم الله تعالیٰ۔ ففی هذا الزمان الذی ظهرفیه الدجالون و المغیرون بتاکد قیام من قدر علی الذب عن الدین بقدر وسعه کفضیلة الاستاذ المحترم صاحب الاستفتاء شکرالله سبحانه و تعالیٰ سعیهم وجعلهم من الذین ورد فی حقهم و من أحسن قولا ممن دعا الی الله الآیة ۔فممن خرج من الدجاجلة فی الهند غلام احمد الثانی المذکور فی الاستفتاء و قول هذا المارق ان جمیع ماورد فی القران الکریم من الاحکام تنتهی الخ باطل و زندقة و تکذیب بدوام الشریعة الی انقراض الدنیا۔

و قوله ولکل عصر شریعة هذا انکار للدین و خروج منه لقوله سبحانه و تعالی ما کان لهم الخیرة۔

و قوله اطاعة الله ورسوله هی اطاعة الحکومة افتراء و تحریف و تبدیل للدین۔

وقوله :لیس الرسول مطاعا تکذیب لقوله لقوله سبحانه وتعالی فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجربینهم الآ یة۔ ونحوها من الآیات۔

قولہ المراد بالملائکة القوی المودعة فی الکائنات هذا تکذیب لامثال قوله سبحانه و تعالی :کل آمن بالله وملٰئکته الآیة۔ وتأویله آدم علیه السلام و حواء رضی الله تعالیٰ عنها وسجودالملائکة مروق عن الدین لترکه ظاهر القرآن۔

قوله: لیس المراد بالجنة أمکنة خاصة الخ کفر بواح لانکاره الضروریات۔

و قوله: الصلوة التی یصلیها المسلمون الخ هذا تکذیب للمقطوعات۔

و قوله:لم یذکر فی القران غیر صلاة الفجر و صلاة العشاء هذا اتهام منه وکفر بقوله سبحانه و تعالی و ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی۔۔۔۔۔۔۔

قوله : الزکوٰة کل جبایة مالیة الخ انکار بما ثبت فی مواضع عدیدة من القرآن المجید۔

قوله:فی الحج انما هو مؤتمر اسلامی عالمی الخ انکار بما ثبت من أعماله ومناسکه ما لیس للعقل مدخل فیه فی القرآن الکریم و الاحادیث۔

قوله: حقیقة الاضحیة ذبح الحیوانات للذین یشترکون فی ذلک المؤتمر الاسلامی هذا تصادم عن الحق الذی ثبت عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه و علی اله و صحبه وسلم۔

قولہ: لم یصدرمن الرسول معجزۃ غیر القران و هذا یدل علی انہ من الذین ختم اللہ علی قلوبهم و علی سمعهم و علی ابصارهم غشاوۃ۔

قولہ: الدین الاسلامی الرائج بین الامۃ المسلمۃ لیس دین القرآن هذا انکار للمتواترو هذیان منہ۔

قولہ: تدوین الروایات الحدیثیۃ انما هی أول مکیدۃ ضد الاسلام الخ

هذا تحقیر للاحادیث وتضلیل لحملتها فهو کفرمحض۔

قولہ :الذین یسمونہ الوحی الغیر المتلو کلها أکاذیب الخ و هذا یدل علی انہ من الذین ورد فی القرآن المجید:ارأیت من اتخذ الهہ هواہ و أضلہ اللہ علی علم و ختم علی سمعہ وقلبہ و جعل علی بصرہ غشاوۃ ۔فمن یهدیہ من بعد اللہ ۔الآیۃ۔

قولہ: صحیح البخاری الخ تکذیب للاحادیث قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ و صحبہ وسلم ألا فلیبلغ الشاهد الغائب، ونضر اللہ امرأً سمع مقالتی فوعاها واداها کما سمع فرب حامل فقہ لیس بفقیہ الی من هوافقہ منہ او کما قال۔

قولہ: ان الرسول والذین معہ قد کوّنوا شریعۃ الخ هذا تشریک فی التشریع واختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و

على آلـه وصحبـه وسلم۔ معلوم من الدين بالضرورة فهذا مروق الدين۔

فهـذا الـمـارقة والطاغية قد تكبروتجبرواستهزأ بالدين وحاول شيئا لا يتأله ابدا و لوكان جميع الناس معه۔ ولو قال من ادعى الاسلام عشر معشار مقال هذا الدجال لخرج من الدين خروجابينا فيستتاب فان تاب والايقتل۔

قال القاضى عياض فى اواخرالشفاء وكذلك نقطع بتكفيركل من كذب وأنكرقاعده من قواعد الشرع و ما عرف يقيناً بالنقل المتواتر من فعل الرسول صلى الله تعالىٰ عليه وعلى اله وصحبه وسلم ووقع الاجماع المتصل عليه كمن أنكر وجوب الصلوات الخمس الخ وكذلك اجمع على تكفير من قال الصلوة طرفى النهار وعلى تكفير الباطنية فى قولهم ان الفرائض اسماء رجال الخ و من أنكر صفة الحج۔ وكذلك يكفر اذا جوز على جميع الائمة الوهم والغلط الخ و كذلك من أنكرالجنة أوالنارفهو كافر باجماع الخ ملتقطًا۔

كتبه العاجز الفقير المولوى حامد المهاجر الفرغانى المتوطن فى المدينة المنوره على صاحبها الف صلاة وتحية

توقيعات علماء الشام و جمعية العلماء بحماء

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ، والصلوة والسلام على سيد المرسلين و على اله و صحبه و التابعين ومن تبعهم

باحسان الی یوم الدین اما بعد فقد اطلعنا علی صورة الاستفتاء التی نشرتموها فی البلاد الاسلامية جمعاء عن غلام احمد الجدید ومالهمن الطامات التی تاتی علی الاسلام من اصوله ، فان له من الاجتهادات والتأویلات والتفسیرات فی الدین الاسلامی ومصادره ما لا یبقی ذرة مماهومعلوم من الدین بالضرورة، فقد طعن بارکان الایمان والاسلام کلها والعیاذ باللہ تعالیٰ، و جعلها من أعمال المجوس وأمثالهم، فکل نبذة من معتقداته و أفکاره کفیلة لاخراجه من الاسلام کلیًا ،دون وجود أی احتمال ببقائه علی الاسلام ، فنشکرکم و نشکراخوانکم أهل العلم فی الهند و الباکستان وغیرهم ممن یغارون علی الاسلام و یدافعون عنه و یذودون عن حیاضه ، و هذاما یؤکده قول النبی صلی اللہ علیه واله وسلم، لا تزال طائفة من أمتی ظاهرین علی الحق ۔ والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته،

ربیع الاول 1382 مفتی حماء محمد سعید

1962/8/10

رئیس جمعیة العلماء بحماء محمد توفیق الصباغ

نائب رئیس جمیعة العلماء محمد علی المراد

محمد الحامد

مطالعہ کے لیے چند مفید کتب

المنتخب من الاحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا سید خلیق ساجد بخاری

منشورات قلم، مسلم سنٹر، اردو بازار، لاہور۔

تعبیر الرویاء (جدید نظر ثانی شدہ ایڈیشن)

مولانا سید خلیق ساجد بخاری

علی میاں پبلیکیشنز، العزیز مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

شجرہ مبارکہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو لبیق بخاری

محمد عبد الرحیم ناشران قرآن، العزیز مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

تسہیل اوراد رحمانی (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ)

ابو لبیق بخاری

محمد عبد الرحیم ناشران قرآن، العزیز مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

القاب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

مولانا سید خلیق ساجد بخاری

منشورات قلم، مسلم سنٹر، اردو بازار، لاہور۔

جن جادو اور اسلام

مولانا سید خلیق ساجد بخاری

منشورات قلم، مسلم سنٹر، اردو بازار، لاہور۔